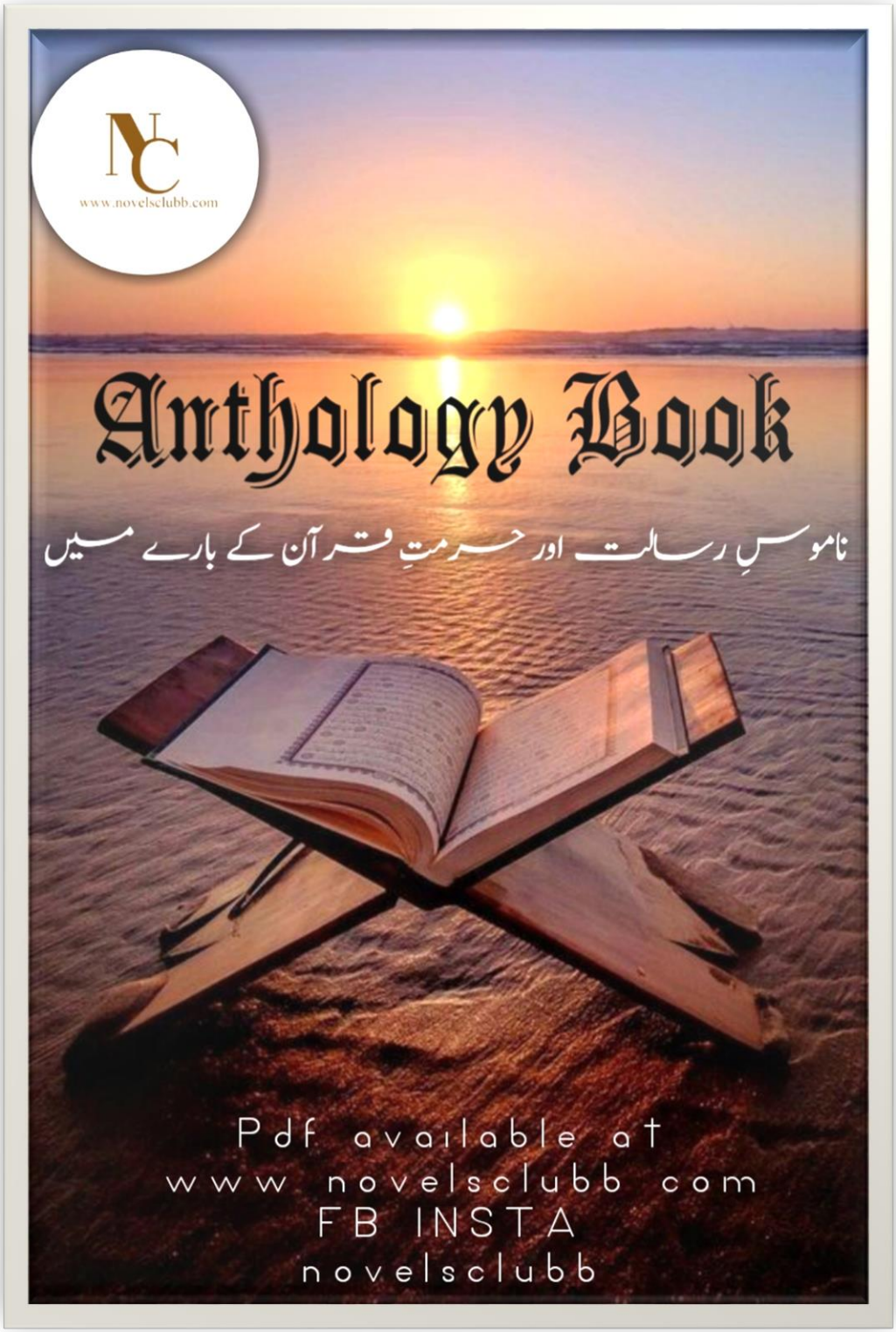
www.novelsclubb.com
Anthology Book
ناموسِ رسالت اور حرمتِ قرآن کے بارے میں
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ناموسِ رسالت

اور

حرمتِ قرآن

www.novelsclubb.com

مرتبین: محمد منشاء بھٹی صاحب،

محترمہ چندا آمنہ صاحبہ

انتساب

ہدیہ عقیدت و محبت تحفتاً

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

اسلام علیکم!

اس کتاب "ناموسِ رسالت اور حرمتِ قرآن" کو مرتب کرنے کا میرا مقصد آقائے دو جہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس اور قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والے گستاخانِ اسلام کے قبیح فعل کی مذمت کرنا ہے اور قلم کا حق ادا کرتے ہوئے اس گستاخی کے خلاف آواز بلند کر کے "جہاد بالقلم" کا اعلان کرنا ہے۔ عاشقانِ رسول، تعظیمِ قرآن اور خادمینِ اسلام ہونے کا ثبوت دینا ہے اور تمام دنیائے عالم بالخصوص غیر مسلم و گستاخین اسلام کو یہ بار آور کروانا ہے کہ ہم دین اسلام کے پیروکار، عاشقِ رحمۃ للعالمین اور حرمتِ قرآن کے متولی ہیں۔ ہم ناموسِ رسالت اور حرمتِ قرآن کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔ ہم مر تو سکتے ہیں اپنا سر دھڑ سے جدا تو کروا سکتے ہیں مگر اپنے آقا کی شان میں گستاخی اور قرآن کی بے حرمتی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم "لبیک یارسول" کا نعرہ بلند کرنے والے ہیں اور یہ ہمارے لیے باعث فخر ہے۔

محترمہ چندا آمنہ صاحبہ

تعارف

یہ کتاب "ناموسِ رسالت اور حرمتِ قرآن" دو حصوں پر مشتمل ہے۔ کتاب کے ایک حصے میں نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ (پیدائش سے لے کر رحلت تک کا سفر)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات، تبلیغِ دین اسلام، تبلیغ کی راہ میں حائل رکاوٹیں، ناموسِ رسالت و قانون سزا اور ختمِ نبوت پر اپنے ایمانی جذبات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ جبکہ کتاب کے دوسرے حصے میں نزولِ قرآن، قرآن کی اہمیت وفضیلت، قرآن سے محبت، قرآن کے معجزات اور حرمتِ قرآن پر قلم آزمائی کی گئی ہے۔

اس کتاب کو مرتب کرنے کی ضرورت (محترمہ چندا آمنہ صاحبہ) نے حالیہ (29 جون 2023ء) سویڈن میں قرآن کریم کی بے حرمتی اور اس کو نذرِ آتش کرنے کے گستاخانہ جسارت کے پیشِ نظر کی۔

کیا اس گستاخ میں عاشقانِ رسول سے زیادہ جرات ہے جو وہ اربوں مسلمانوں کے مذہبی جذباتوں کو کچھ منٹوں میں مجروح کرنے کی شرمناک جسارت کو سرانجام دے گیا؟؟؟ نہیں! اس کے پسِ پردہ اسلام وفوبیا اور غیر ملکی قوتیں تھیں جو انتشار اور مسلمانوں کو مذہبی طور پر ایذہ پہنچا کر کمزور کرنا چاہتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

میرا مقصد اس گستاخی پر آواز اٹھا کر اس کی مذمت میں ایسی کتاب لانا تھا جس میں دنیائے عالم کو یہ بار آور کروانا ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمتہ للعالمین اور قرآن کریم تمام عالم کے لیے رشد وہدایت اور کامیابی کا زینہ ہے۔

اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے پاکستان بھر سے مسلمان رائٹرز کو اس کتاب میں لکھنے کی دعوت دی۔

اس کتاب کو مرتب کرنا میرے لیے ایک سعادت اور توفیق ہے اس کتاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ "یہ حالیہ 29 جون 2023ء میں سویڈن میں قرآن مجید کی بے حرمتی اور نذرِ آتش کرنے کے بعد پاکستان کی پہلی مذمتی کتاب ہے" اس کتاب کو مرتب کرنے اور پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مفتی ابو بکر صدیق صاحب جن کا تعلق سرگودھا سے ہے ان کی خدمات پیش پیش رہیں جنہوں نے اس کتاب میں میری بھرپور معاونت کی۔ قرآن وحدیث کے حوالے سے میری راہنمائی فرما کر ہم سب شریکِ مصنفین کی اصلاح کی ۔ یہ کتاب مسلمانوں کے لیے راہنمائی کا موجب بنے گی اور ہماری آنے والی نسلوں میں بھی ناموسِ رسالت اور حرمتِ قرآن پر قربان ہونے کا جذبہ بیدار کرے گی اور تمام عالم اور مسلم امہ کے لیے سرچشمہ ہدایت، راہنمائی اور معلومات کا خزینہ بنے گی

۔

اس کتاب کو "ربیع الاول" کے مبارک مہینے میں منظرِ عام پر لانے کا مقصد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو بطورِ تحفہ پیش کر کے ان سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کرنا ہے۔اللہ پاک اسے ہمارے لیے باعثِ نجات بنائے آمین ثم آمین۔

محترمہ چندا آمنہ صاحبہ

www.novelsclubb.com

فہرست

نمبر شمار	مصنفین اور عنوانات	صفحہ نمبر
1	محمد منشاء بھٹی۔۔۔۔شانِ مصطفیٰ	1
2	چندا آمنہ۔۔۔۔ختمِ نبوت، قرآن کی بے حرمتی	6
3	ساجد عباس ساجد۔۔۔۔ناموسِ رسالت و عظمت قرآن مجید	13
4	روزی یوسف۔۔۔۔حرمتِ قرآن	18
5	کائنات قمر محمد شریف۔۔۔۔محاسبہ ایمان	22
6	اریبہ اقبال۔۔۔۔قرآن کی اہمیت اور فضیلت	27
7	اقرا حفیظ۔۔۔۔جانِ ایمانِ عالم	32
8	عقیلہ اصغر۔۔۔۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	37
9	ثمینہ یاسمین۔۔۔۔دعوتِ نبی کی راہ میں حائل مشکلات	41
10	عائشہ جمیل۔۔۔۔فاتحۃ الکتاب	45
11	نمرہ امین۔۔۔۔رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرزِ زندگی	49

www.novelsclubb.com

12	تعبیر خٹک۔۔۔۔سیرتِ النبی	53
13	فائزہ عنصر۔۔۔۔تحفظ ختمِ نبوت اور گستاخِ رسول کی سزا	58
14	مدیحہ رضوی۔۔۔۔نبی کی مسکراہٹیں	62
15	شازیہ یاسین۔۔۔۔حرمتِ قرآن	67
16	ماہم حامد۔۔۔۔حرمتِ رسول	72
17	حلیمہ سعدیہ۔۔۔۔نبی آخرالزماں کا وقتِ بعثت	77
18	مریم احمد۔۔۔۔حرمتِ قرآن	84
19	عائشہ اسلم۔۔۔۔حرمتِ قرآن اور ہمارا معاشرہ	88
20	17:حفصہ امین۔۔۔۔سیرتِ نبوی	91
21	تنزیلہ برکت۔۔۔۔قرآن مجید کا نزول اور فضیلت	96
22	نائمہ نور۔۔۔۔ناموسِ رسالت اور قانونِ توہین رسول	101
23	رائے سمیع اللہ۔۔۔۔کتابِ الٰہی	106
24	فائزہ پروین۔۔۔۔الفرقان	110
25	سعدیہ یوسف سعدی۔۔۔۔قرآن مجید کا نزول اور اہمیت	121

www.novelsclubb.com

26	قرات العین شفیق۔۔۔۔قرآن مجید کی عظمت	126
27	سیدہ علیشبہ تنویر۔۔۔۔نبی کے معجزات	130
28	کرن مرتضی۔۔۔۔ناموسِ رسالت اور قرآن مجید	133
29	نجم الحسن۔۔۔۔عقیدہ ختمِ نبوت ایمان کا حصہ ہے	136
30	فقیہہ بتول۔۔۔۔ہدایتِ قرآن	141
31	طوبی نور خانم۔۔۔۔طرزِ زندگی	147
32	ار بار فیق راجپوت۔۔۔۔تبلیغِ دین اسلام اور ختمِ نبوت	153
33	کنزہ رفیق (ماہی) راجپوت۔۔۔۔قرآن مجید اور ختمِ نبوت	158
34	فاطمہ ساجد۔۔۔۔قرآن سے محبت	163
35	ارسلان احمد۔۔۔۔نبی کے معجزات	168
36	شگفتہ ملک۔۔۔۔ناموسِ رسالت	171
37	علیزہ خالد۔۔۔۔قرآن مجید کا نزول	174
38	ایس کے ثانی۔۔۔۔حرمتِ قرآن	180
39	نمرہ توصیف۔۔۔۔حرمتِ قرآن مجید	184

www.novelsclubb.com

40	مسکان عطاریہ۔۔۔۔خدائے عظیم کا عظیم تحفہ	188
41	مقدس بشیر۔۔۔۔دنیائے اسلام کی لاڈلی کتاب	192
42	منزہ جاوید۔۔۔۔حدیث اور قرآن	196
43	سائرہ مبین۔۔۔۔مشعلِ راہ قرآن	202
44	تہنیت آفرین ملک۔۔۔۔نبی کریم بحثیت محسن انسانیت	208
45	کومل صدیقی۔۔۔۔سیرتِ نبی	213
46	سویرا قیصر۔۔۔۔نبی کریم کی طرزِ زندگی	219
47	منظم حیات۔۔۔۔سرکارِ کائنات اور فضیلت قرآن	224
48	عائشہ ذیشان۔۔۔۔ناموسِ رسالت	228
49	فاطمہ جبیں۔۔۔۔قرآن	232
50	اقراء جبیں۔۔۔۔تحفہ قرآن	236
51	سونیا سحر ش۔۔۔۔ناموسِ رسالت	240
52	ارم شاہین۔۔۔۔عظمتِ قرآن	244
53	کائنات ارشد۔۔۔۔ناموسِ رسالت	252

www.novelsclubb.com

54	شگفتہ اعجاز۔۔۔نبی کی طرزِ زندگی	255

www.novelsclubb.com

محمد منشاء بھٹی

محترم کا نام محمد منشاء بھٹی ہے. محترم تحصیل چونیاں ضلع قصور کے ایک گاؤں "بکن کے" کے رہائشی ہیں۔ انہوں نے 2012ء میں صحافت شروع کی۔ 2018ء کے شروع میں اپنے اخبار "روزنامہ ہم عوام لاہور پاکستان" اور "ایم بی نیوز چینل" کا آغاز کیا۔ اس وقت ان کا یہ اخبار ایک نامور ادارہ بن چکا ہے۔ جس کے تحت مختلف اخبار اور چینل چل رہے ہیں اور ایک میگزین "ماہنامہ ماہ روح انٹرنیشنل" اور انتھولوجی کتاب " گوشہ تخیل" بھی پرنٹ ہو چکی ہے۔ محترم اب اس میں بانی چیئرمین ہم عوام میڈیا گروپ لاہور پاکستان ہیں اور محترمہ چندہ آمنہ صاحبہ چیف ایگزیکٹو کی سرپرستی میں اب ایک اور اخبار شائع ہونے جارہا ہے۔ "روزنامہ صدائے تحریر لاہور پاکستان" میں عشر وزکوۃ کمیٹی کے بھی چیئرمین ہیں۔ یہ نیشنل یونین آف جرنلسٹ آف پاکستان کے نائب صدر پنجاب ہیں۔ جرنلسٹ موومنٹس آف پاکستان کے سیکرٹری ونشریات مرکزی اور پنجاب ہیں۔ یہ مختلف اخبارات میں ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں۔ اب بھی "روزنامہ مظلوم کی آواز"، "روزنامہ صدائے تحریر لاہور پاکستان اور روزنامہ ایس ایم بی" میں بطور ایڈیٹر کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"شانِ مصطفیٰ"

حضرت محمد ﷺ کی وہ شان ہے کہ "اگر ساری ساری دنیا کے درختوں کے قلم بنا لیے جائیں اور ساری دنیا کے سمندروں کے پانی کی سیاہی بنالی جائے اور ساری دنیا کے لوگ ہمارے نبی پر رسول ﷺ کی شان میں لکھنے لگ جائیں یہ قلم ختم ہو جائیں گے، یہ پانی کی سیاہی بھی ختم ہو جائے گی، ہم ختم ہو جائیں گے، پر ہمارے پیارے نبی رسول ﷺ کی شان ختم نہیں ہو گی۔" میرے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی وہ شان جس کا پہلے نبیوں اور پیغمبروں نے بھی ذکر کیا اور ہمارے پیارے نبی رسول ﷺ کے صدقے میں رب سے مانگا۔ میرے حضور اکرم ﷺ کی وہ شان جس کی خاطر زمین و آسمان بنائے گئے، عرش و فرش بنایا گیا، جس کا خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اگر میں اپنا محبوب نہ بناتا نہ زمین بناتا نہ آسمان نہ یہ عرش بناتا نہ فرش بناتا۔"

اور میرے نبی کی وہ شان ہے جس پر پوری کائنات درود سلام پڑھتی ہے، وہ نبی جس پر نماز میں درود نہ پڑھا جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ اگر دعا میں نہ پڑھا جائے تو دعا نہیں قبول ہوتی اور حتیٰ کہ میرے سوہنے نبی حضرت محمد رسول ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے تو کیا اللہ تعالیٰ خود درود شریف پڑھتے ہیں۔

درود پاک کی اہمیت اور قرآنِ مجید میں اس کا حکم:

نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا حکم قرآن کریم میں دیا گیا ہے، سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف فرمائی ہے، اس کے بعد اپنی نورانی مخلوق فرشتوں کی طرف، پھر اہلِ ایمان کو حکم فرمایا کہ اے مؤمنو! تم بھی درود بھیجو، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَه يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا}

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر، اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (بیان القرآن)

حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھتے ہیں "السلام علیک أیها النبي ورحمة اللہ وبرکاتہ" صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجیے تو آپ ﷺ نے درودِ ابراہیمی سکھایا، یعنی

"أللّٰهم صل علٰى محمد وعلٰى أٰل محمد كما صليت علٰى إبراهيم وعلٰى أٰل إبراهيم إنك حميد مجيد أللّٰهم بارك علٰى محمد و على أٰل محمد كما باركت علٰى إبراهيم وعلٰى أٰل إبراهيم إنك حميد مجيد".

درود پاک پڑھنا مسلمان پر حق ہے:

درودِ پاک پڑھنا اہل ایمان پر نبی کریم ﷺ کا حق ہے، چنانچہ بالغ ہونے کے بعد پوری زندگی میں کم از کم ایک بار درود پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ (قرطبیؒ، ص: ۲۳۲) نیز کسی مجلس میں جب ایک سے زیادہ بار حضور ﷺ کا ذکر ہو تو کم از کم ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اور ہر بار درود پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔ (ردالمحتار، ج: ۱، ص: ۵۱۶)

درود شریف کے کلمات:

درود شریف کے بہت سے صیغے اور طریقے منقول ہیں، علماء نے اس موضوع پر مستقل کتب لکھی ہیں، البتہ یہ ضروری نہیں کہ وہ تمام کلمات حضرت محمد ﷺ سے بعینہٖ منقول ہوں، بلکہ کسی بھی درست مفہوم پر مشتمل کلمات سے درود پڑھ سکتے ہیں اور اس سے حکم کی تعمیل اور درود وسلام پڑھنے کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے، مگر ظاہر ہے کہ جو الفاظ خود حضور ﷺ سے منقول ہیں وہ زیادہ بابرکت و باعث اجر ہیں۔

www.novelsclubb.com

(معارف القرآن، ج:۷، ص:۲۲۳)

البتہ ان میں درودِ ابراہیمی دوسرے درودوں کی بہ نسبت افضل ترین کلمات پر مشتمل ہے، اور اس کے صیغے تمام درودوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں، رسولِ کریم ﷺ نے نمازوں کے لیے اس درورد کا انتخاب فرمایا ہے، لہذا نمازوں میں اور نماز کے باہر اس درود پاک کا وِرد زیادہ افضل ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؒ سے نقل کیا ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ "کیا میں تجھے ہدیہ دوں؟ ایک دن حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ پر کن الفاظ میں سلام بھیجا کریں "السلام علیک... وبرکاتہ" لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو: "اَللّٰھم صل علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد کما صلیت علٰی اِبراھیم وعلٰی اٰل اِبراھیم اِنک حمید مجید اَللّٰھم بارک علٰی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علٰی اِبراھیم وعلٰی اٰل اِبراھیم اِنک حمید مجید". (صحیح بخاری، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، ج:۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بے شمار رحمتوں اور فضیلت کا موجب ہے، اس سلسلہ میں علماء کرام نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، درود شریف کے فضائل کی تفصیل کے لیے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کی کتاب "فضائل درود شریف" کا مطالعہ کرنا مفید ہے۔ ذیل میں درود شریف کے فضائل پر مشتمل چند روایات ذکر کی جارہی ہیں:

" وَعَنْ اَبِیْ هُرَیرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ عَشْرًا".(صحیح مسلم)

ترجمہ: اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) راوی ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا جو آدمی مجھ پر ایک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔(صحیح مسلم)

"وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلٰواتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْاٰتٍ وَرَفَعْتُ لَہ، عَشْرُ دَرَجَاتٍ". (رواہ النسائی)

ترجمہ: حضرت انس (رضی اللہ عنہ) راوی ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس (مرتبہ) رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور (تقرب الی اللہ کے سلسلے میں) اس کے دس درجے بلند کرے گا۔(سنن نسائی)

"وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّی وَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَاضِرٌ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَہُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللہِ تَعَالٰی ثُمَّ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ". (رواہ الترمذی)

ترجمہ: اور حضرت عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ (ایک روز) میں نماز پڑھ رہا تھا رحمتِ عالم ﷺ (بھی وہیں) تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے پاس حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) بھی حاضر تھے، چناچہ (نماز کے بعد) جب میں بیٹھا تو اللہ جل شانہ کی تعریف بیان کرنا شروع کی اور پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا، اس کے بعد میں اپنے (دینی و دنیاوی مقاصد کے) لیے مانگنے لگا (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مانگو! دیئے جاؤ گے، مانگو! دیئے جاؤ گے (یعنی دعا مانگو ضرور قبول ہو گی)۔(جامع ترمذی)

" وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْلَی النَّاسَ بِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَكْثَرُ ھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً". (رواہ الترمذی)

ترجمہ: اور حضرت عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) راوی ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا قیامت کے

دن لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے۔
(مشکوۃ المصابیح کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص: 87ط: قدیمی کتب خانہ)

چندا آمنہ

محترمہ کا نام چندا آمنہ ہے ان کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر ضلع قصور سے ہے۔ یہ ایک سوشل رائٹر ہیں۔ ان کا قلم تھامنے کا مقصد حق و صداقت کی آواز بلند کرنا، مسائل کو منظر عام پر لانا تاکہ ان کی اصلاح ہو سکے اور عام انسان کی آواز بننا ہے۔ "اصلاح برائے تنقید" ان کا مقصد ہے۔ یہ پاکستان کی مختلف اخبارات اور رسالوں میں لکھ چکی ہیں۔ کچھ انتھالوجی کتابوں کا بھی حصہ ہیں جن میں "گوشہ تخیل" "ازواجِ مطہرات" اور
"رنگ قدرت" شامل ہیں۔ ہمسایہ ملک بھارت میں 40 سے زائد انتھالوجی کتابوں میں کو-آرتھر کی حیثیت سے لکھ چکی ہیں اور انڈیا کی کتاب "میجک آف لو" کی کمپائلر ہیں۔ بہت سی ادبی سرگرمیوں کا حصہ بن کر پوزیشنز اور اعزازی اسناد حاصل کر چکی ہیں۔ ہم عوام لاہور پاکستان نیوز پیپر کی بانی وچیئرمین ہیں اور ان کے ادارے کے تحت شائع ہونے والے میگزین "ماہنامہ ماہ روح انٹرنیشنل" کی مدیرہ ہیں۔ ان کا تعلق محکمہ صحت سے ہے۔ یہ النور بلڈ فاؤنڈیشن کی ممبر ہیں جو کہ تھلیسیمیا کے مریضوں کے لیے خون کے عطیات جمع کرنے میں سرگرم ہے۔ ایک تنظیم رضاکار پاکستان خواتین میں اپنے ضلع قصور کی صدر ہیں جو کہ ضرورت مندوں کے لیے عطیات اور تھلیسیمیا کے مریضوں کے لیے خون جمع کرنے میں سرگرم

ہے۔ان کی خواہش ہے کہ وہ خواتین لکھاریوں کو تحفظ فراہم کر کے ادب کی دنیا میں آگے بڑھنے کا موقع دیں ان کو پر موٹ کرنا ان کی زندگی کا مقصد ہے۔یہ چاہتی ہیں اگر یہ "عشق" لکھیں تو عشق ہو جائے، یہ "درد" لکھیں تو قاری وہ درد محسوس کریں یہ "اصلاح" لکھیں تو ان کے الفاظ انقلاب برپا کر دیں۔ حالیہ محترمہ نے عمیر محمود بلڈ فاؤنڈیشن کی قیادت شروع کی ہے جسے انہوں نے اپنے 21 سالہ مرحوم بھائی جس کا انتقال (8 اگست 2023) کو ہوا اس کے نام پر شروع کیا ہے۔اب عمیر محمود بلڈ فاؤنڈیشن کے ذریعے انسانیت کی مدد کرنا محترمہ کی زندگی کا مقصد ہے تاکہ ان کے محروم بھائی کو اس کا ثواب ملتا رہے۔

"دفاعِ ختمِ نبوت"

مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس بات کو تسلیم کرنا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں یہ ہمارے ایمان کا بنیادی جز ہے۔لفظ "عقیدہ" کے معنی ہیں بندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز اور "ختم" کا مطلب ہے مہر لگانا، ختم کرنا۔عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا انبیاء کا جو سلسلہ آدم علیہ السلام سے شروع ہوا وہ نبی کریم پر اختتام پذیر ہوا۔اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ نبی کریم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا یا انبیاء کرام کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا۔آپ اول بھی ہیں اور آخر بھی، اول درجے (وجود) میں اور آخر درجے (ظہور) میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (نبوت و رسالت) کو پورا کر دیا ہے"

(سورت المائدہ آیت نمبر 3)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

"لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے پیغمبر اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے"

(سورت الاحزاب آیت نمبر 40)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میری اور دوسرے انبیاء علیہ السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکان بنایا اور اسے مکمل کر دیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی قصر نبوت کی وہی آخری اینٹ ہوں میں جس نے اس کی تکمیل کر دی سن لیجیے میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"

اللہ کا قانون ہے کہ جس چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی وہ مٹا دی جاتی ہے اور جس شے کی ضرورت ہوتی ہے وہ باقی رکھی جاتی ہے اور اسے مٹنے سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو باقی رکھا گیا ہے آپ سے پہلے کی شریعتیں یا تو مٹ گئی یا اس قدر ردوبدل ہو گیا وہ اپنی اصل حالت میں موجود نہیں۔ لیکن آپ کی شریعت محفوظ ہے اور قرآن حکیم کے الفاظ میں ذرہ بھی ردوبدل نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد کچھ لوگوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے بھی شروع کر دیئے۔ مسلمانوں پر جبری اپنی نبوت کا دعویٰ مسلط کرنے لگے ظلم و جبر شروع ہو گیا۔ ان نبوت کے جھوٹے دعوے کرنے والوں میں مسلیمہ کذاب بھی شامل ہے جو لوگوں سے پوچھتا کہ "آخر تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار کیوں ہو؟؟؟ایسا کیا ہے اس میں تو لوگوں نے بتایا"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپائے معجزات ہیں۔وہ کسی کے سر پر ہاتھ پھیر دیتے تو اس کی بگڑی قسمت سنور جاتی ان کے لعاب دہن سے بیماروں کو شفا ملتی ہے"

مسلیمہ کذاب نے کہا"سو بچوں کو لایا جائے اس نے کچھ بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کچھ کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا ہر گزرتے دن کے ساتھ تعداد میں کمی واقع ہونے لگی۔طیش میں آکر اس نے اپنے خادموں کو بلایا اور وجہ پوچھی تو لوگوں نے بتایا کہ جن بچوں کے سر پر آپ نے ہاتھ پھیرا وہ تمام گنجے ہو گئے اور جن کے منہ میں لعاب ڈالا وہ سب گونگے ہو گئے۔

ختمِ نبوت کا دفاع کرنے والے صحابہ میں ایک صحابیہ ام عمارہ کا نام بھی سر فہرست ہے جن کا تعلق قبیلہ بنو نجات سے تھا۔ان کے دو بیٹے تھے جن کا نام عبداللہ اور حبیب تھا۔یمانہ کے قریب مسلیمہ کذاب نے ان کے بیٹے حبیب کو پکڑ لیا اور ان سے کہلوانا چاہتا تھا کہ مسلیمہ نبی ہے لیکن ان کی زبان ہر بار ختمِ نبوت کی گواہی دیتی۔وہ جتنی بار منع کرتے مسلیمہ ان کے جسم کے حصے کاٹتا جاتا اور اس طرح انہیں شہید کر دیا۔

حضرت عمارہ کو جب علم ہوا تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ"میرا بیٹا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموسِ رسالت پر قربان ہوا ہے۔حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کو تحفظ ختمِ نبوت کے لیے شہید ہونے والے فرزند کی ماں کا اعزاز حاصل ہے۔

احد صدیق میں جنگ ہوئی جسے معرکہ یمامہ کہا جاتا ہے اس جنگ میں حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کو"خاتون احد"کا لقب دیا گیا ہے۔اس جنگ میں ان کا دوسرا بیٹا عبداللہ بھی دفاع ختمِ نبوت پر قربان ہو گیا یہ پہلی جنگ تھی جس میں بارہ سو صحابہ نے دفاع ختمِ نبوت کے لیے جام شہادت نوش کی اس میں مسلیمہ کذاب مارا گیا

اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کا ایک ہاتھ شہید ہوا۔ عہد فاروقی میں ام عمارہ شہید ہوئیں اور الجبیلہ میں تدفین کی گئی۔

اللہ پاک اپنے نبی کی شریعت کا دفاع کرنے والا ہے جس کے لیے اپنے کچھ خاص لوگوں کو چن لیتا ہے آج بھی دنیا میں لاکھوں عاشقانِ رسول موجود ہیں جو دفاع ختمِ نبوت کے لیے جان کے نذرانے پیش کرنے کو ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ان میں ایک نام مولانا ممتاز حسین قادری کا بھی ہے جنہوں نے موجودہ گستاخ رسول گورنر سلمان تاثیر کو جہنم واصل کیا۔جو کے ایک گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ جب جب کوئی گستاخ ختمِ نبوت آئے گا تب تب عاشقانِ رسول دفاع کریں گے۔

"قرآن کی بے حرمتی"

دنیائے عالم کی ایک خوبصورت جگہ جسے "دنیا میں جنت "تصور کیا جاتا ہے۔اس جنت نظیر مقام پر 29 جون 2023ء بروز جمعرات کو سٹاک ہوم نامی جگہ کے قریب مسجد کے سامنے جب مسلم امہ اپنے مذہبی تہوار "عید الاضحی" کے موقع پر مسجد میں عید نماز اور خشوع و خضوع سے سجود و عبادات میں مشغول تھے اس وقت ایک "سلمان مو ویکہ "نامی ملعون اپنے ہاتھ میں سپیکر اور قرآن شریف لیے نمودار ہوا وہاں احتجاج کے نام پر شور و غل کرتا رہا اور باقاعدہ سپیکر میں اعلان کرتا رہا کہ میں قرآن کو جلانے کا ارادہ رکھتا ہوں مگر کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔

سکیورٹی پر معمور افراد اور حکومت وقت کی اجازت اور پشت پناہی میں اس نے یہ گھناؤنا فعل سرانجام دیا۔ اس گستاخ نے قرآن کے صفحات کو شہید کیا ان سے اپنے جوتے صاف کئے اور پھر اس کو نذرِ آتش کیا سب

خاموش تماشائی بنے تماشا دیکھتے رہے اور اپنے موبائل پر ویڈیوز بناتے رہے۔ سویڈن کی عدالت اور حکمرانوں نے اس گستاخی کو آزادی حقِ رائے قرار دیا۔ دنیا میں امن کا لیکچر دینے والے مفرب کا گنداا اور منافقانہ چہرہ دنیا نے دیکھ لیا۔ عید کے پر مسرت موقع پر مسلمانوں کی مقدس کتاب کی بے حرمتی کر کے دو ارب کے قریب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا، ان کے ایمان کا حصہ جو کتاب (قرآن مجید) ہے اس کو نذرِ آتش کرنا یہ اسلام فوبیا نہیں تو اور کیا ہے؟؟؟

اس قبیح فعل کے سرزد ہونے کے بعد مسلم ممالک نے شدید الفاظ میں مذمت کی مسلمانوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ سویڈن کے خلاف مظاہرے کیے گئے اس نفرت انگیز جرم کے خلاف سویڈن سفار تحانے کے باہر بھی احتجاج کیا گیا۔ انڈونیشیا کے مسلمانوں کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے سویڈن سفار تحانے کے باہر ہزاروں کی تعداد میں قرآن مجید تھام کر اس کی تلاوت کی۔ ترکی کے صدر رجب طیب اردوان نے سخت الفاظ میں مذمت کی اور کہا "سویڈن اب ہم سے خیر کی توقع نہ رکھے اب ہم سویڈن کی نیٹو میں شمولیت پر حمایت نہیں کریں گے" اور سویڈش سفیر کا دورہ ترکی منسوخ کر دیا۔

پاکستان کی حکومت کی جانب سے پارلیمانی پارٹیوں کو خط لکھا گیا اور 7 جولائی 2023ء بروز جمعہ کو ملک گیر احتجاج کی کال دی اور 7 جولائی کو "یوم تقدسِ قرآن" منانے کا اعلان کیا جس میں پورے ملک میں احتجاج اور مذمتی ریلیاں نکالی گئی اور اپنا مذمتی بیان ریکارڈ کروایا گیا۔

مسلم ممالک کی جانب سے شدید مذمت اور رد عمل کے بعد سویڈن کے وزیر اعظم نے معذرت کی اور اس واقعہ کو اشتعال انگیزی اور انفرادی قرار دیا۔ کیا اس کی معذرت سے ہمارے ایمان پر جو ضرب لگائی گئی ہے کیا اس کی بھرپائی ہو گئی؟؟؟ ہمارے قرآن کا تقدس پورا ہو گیا؟؟؟ وہ قرآن جو ہمارے لیے رشد ہدایت اور

کامیابی کا زینہ ہے، وہ قرآن جو ایک عالمگیر کتاب ہے جس کا عنوان انسان ہے جو صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام دنیائے عالم کے لیے رحمت ہے۔ جو مسلمانوں کو نہیں بلکہ "لوگوں" کو مخاطب کرتا ہے۔

کیا یہ ہمارے ایمان کی کمزوری نہیں جو ہم امت محمدیہ اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے قرآن کریم جس پر ایمان لانا ہمارے ایمان میں شامل ہے اس ایمان کی حفاظت تو دور کی بات ہے اس کی بے حرمتی کرنے والے گستاخ کے خلاف آواز بلند کرنے سے بھی قاصر ہیں؟؟؟ ہر سرکاری عمارت، اعلی افسران اور قیمتی اشیاء کی حفاظت پر سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں سیکیورٹی فورسز تعینات ہیں تو کیا ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم اپنے قرآن کو باحفاظت رکھ سکیں اس کے تقدس کا خیال رکھنا لازم قرار دیں ہم حافظِ قرآن نہ سہی مگر محافظِ قرآن تو بن سکتے ہیں۔

قرآن مجید کو ہم باوضو ہوئے بغیر چھو نہیں سکتے تلاوت نہیں کر سکتے تو آخر کیوں کسی غیر مسلم کو اتنی آزادی دی جاتی ہے کہ وہ ہماری مقدس کتاب کو چھوئے اس کی بے حرمتی کرے اس کو نذرِ آتش کرے آخر اس کو یہ جرات کس نے فراہم کی؟؟؟ اقوام متحدہ میں کوئی قرار داد کیوں منظور نہیں کی گئی؟؟؟ کوئی ایسا ایکٹ کیوں نہیں بنایا گیا؟؟؟ جس کے تحت عالمی سطح پر ناموسِ رسالت اور تقدسِ قرآن کو یقینی بنایا جائے اس واقعے پر فی الفور ایکشن کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے ایمان کو بچا سکیں واحد قرآن ہی ہے جو ہماری بقا کا ضامن ہے ورنہ ہمارا نام صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا اس گستاخ کو پھانسی پر لٹکا دینا چاہیے۔

"وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر"

کیونکہ یہ حملے صرف اور صرف مسلمانوں پر کیے جاتے ہیں ان کے ایمان پر کیے جاتے ہیں کیونکہ یہ مسلم اور

اسلام دشمن عناصر کی کرتوت ہوتی ہے۔

"توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے

آساں نہیں مٹانا ناموں نشان ہمارا"

جب جب گستاخِ دین اسلام نکلیں گے تب تب عاشقانِ رسول اربوں کی تعداد میں " حرمتِ قرآن اور ناموسِ رسالت " کے لیے جان کا نذرانہ دینے کے لیے نکلیں گے۔اے گستاخ! قرآن کو کوئی مٹا نہیں سکتا یہ ازل سے اپنی اصل حالت میں موجود ہے اس میں ذرا بھی ردوبدل نہیں ہے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ پاک نے لیا ہے. اس کی بے حرمتی کرنے والے نیست و نابود ہو جائیں گے ،ان کا نام صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گا اور تم جہنم واصل کئے جاؤ گے۔قرآن مسلمانوں کے سینوں میں ہے وہاں سے کیسے مٹا پاؤ گے ؟؟؟

ساجد عباس ساجد

محترم کا نام جناب ساجد عباس ساجد صاحب ہے ان کا آبائی شہر ملتان ہے مگر اس وقت کراچی شہر میں قیام پذیر ہیں۔

www.novelsclubb.com

ان کا ادب سے لگاؤ سکول دور سے ہوا، ادب میں باقاعدہ آغاز 2010 میں فیس بک پہ کالم نگاری سی کیا۔ مختلف ادبی گروپ میں ادب کے فروغ کے لیے کام کیا۔

2019 میں اردو ادب کی باقاعدہ خدمت کے لیے بزم عین عشق نام سے گروپ بنایا، تین سال 2022 میں آن لائن جریدے کا آغاز کیا۔یوں فیس بک سے آن لائن جریدے تک کامیاب سفر رہا۔ماہنامہ عین عشق برقی جریدے کا ایک سال کامیابی سے مکمل ہوا۔

ان شاءاللہ سلسلہ جاری رہے گا۔

مکتبہ حب الادب کے زیرِ اشاعت کتاب تذکرہ اصحاب بدر رضوان اللہ تعالیٰ میں شامل ہوئے اور 28 مضامین یعنی 28 صحابہؓ کرام پر تذکرہ لکھنے اور سب سے زیادہ اصحابِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ پر لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اب تذکرہ خاندان نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب میں بھی شامل ہیں ان شاءاللہ جلد منظر عام پر ہو گی۔

اللہ پاک کے فضل و کرم سے اللہ کی مخلوق کی خدمت کے لیے فلاحی تنظیم کا بھی آغاز کیا۔ رضاکار پاکستان (عطیہ خون دہندگان و فلاح و بہبود) مقصد ملک بھر میں ایسے رضاکاروں کو منظم کرنا جو خون کا عطیہ دیتے ہوں یا جذبہ رکھتے ہو تاکہ ملک بھر میں کبھی بھی کسی کو بھی خون کی ضرورت ہو اسے بھٹکنا نہ پڑے۔ بلکہ رضاکار تنظیم کا رضاکار بروقت پہنچ کر خون عطیہ کرے۔

ان شاءاللہ اللہ پاک کی مدد و نصرت سے یہ سبھی ادبی، سماجی و فلاحی کام جاری رہیں گے۔

www.novelsclubb.com

"ناموسِ رسالت و عظمتِ قرآن مجید"

قرآن مجید میں جتنے انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہوا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر ان سے براہ راست خطاب فرمایا ہے۔

قُلْنَا يٰـاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

"اور ہم نے حکم دیا اے آدم! تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہائش رکھو" (البقرۃ، 35:2)

يٰـنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا

اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (کشتی سے) اتر جاؤ (ھود، 48:11)

یٰـاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّویا

اے ابراہیم! واقعی تم نے اپنا خواب (کیا خوب) سچا کر دکھایا (الصافات، 104:37-105)

یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا اللّٰه رَبُّ الْعٰلَمِیْنَo

اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں (جو) تمام جہانوں کا پروردگار ہیں۔ (القصص، 30:28)

یٰـدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰـکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ

اے داؤد! بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا (ص، 26:38)

یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی

(ارشاد ہوا) اے زکریا! بے شک ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا نام یحییٰ (علیہ السلام) ہوگا (مریم، 7:19)

یٰـیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ

اے یحییٰ! (ہماری) کتاب (تورات) کو مضبوطی سے تھامے رکھو (مریم، 12:19)

یٰـمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ

اے مریم! تم اپنے رب کی بڑی عاجزی سے بندگی بجالاتی رہو (آل عمران، 43:3)

ان آیات سے ثابت ہے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و مرتبت کس قدر بلند و برتر ہے۔ سبحان اللہ کہ خود اللہ پاک اپنے محبوب کو نام لے کر نہیں پکارتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری موجودگی میں بھی عوام الناس و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ کو آپ کا نام لے کر یا آپ کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنا اللہ پاک کو سخت ناپسند تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت ارشاد فرما رہا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔(الحجرات آیت 2)"

لیکن کیا وجہ ہے کہ آئے روز دشمنانِ اسلام آقا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اور قرآن مجید کی گستاخی کرنے کی جرات کرتے ہیں۔اس کی وجہ کہیں ہم خود ہی تو نہیں؟ یہ سوال دنیا بھر کے تمام مسلمانوں سے ہے کہ کیا وجہ ہے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گستاخ قرآن مجید سرعام جرات مندانہ گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اس کی وجہ شاید ہم خود ہیں۔ جو خود کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت گردانتے ہیں۔ یہ ہماری بداعمالیوں اور غفلتوں کا نتیجہ ہے۔جب ہم خود کو آپ کا امتی کہیں گے اور آپ کی تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے اور قرآن مجید کی قدر نہیں کریں گے تو غیروں کو موقع ملے گا مذاق بنانے کا اس طرح سب سے پہلے گستاخ ہم خود ہیں۔ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل نہیں کرتے، ہم خود کو آپ کی امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخر سے کہتے ہیں مگر آپ کے بتائے راستے پر نہیں چلتے۔ ہم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے۔ ہم قرآن مجید کو بس گھروں میں سجا کر رکھ لیتے ہیں۔ ہم قرآن مجید و سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی زندگیوں کو منور نہیں کرتے۔ ہم قرآن مجید اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود اطہر کو خیر و برکت کا باعث تو مانتے ہیں۔ مگر اپنے قلب و روح کو نورانی نہیں کرتے۔

یہی وجوہات ہیں جو دشمن اسلام گستاخی کرتے ہیں مگر اصل میں ہم خود گستاخ ہیں نااہل ہیں۔ ہم نے قدر نہیں کی جس سے غیروں کو گستاخی کی جرات ہوتی ہے۔

قرآن وسنت شریعت کے دو بنیادی مآخذ ہیں۔ دین کی اساس انہی دو چیزوں پر قائم ہے اگرچہ حکم الٰہی ہونے کے اعتبار سے دونوں بجائے خود ایک ہی شے ہیں، لیکن کیفیت وحالت کے اعتبار سے جدا ہیں، مگر اس کے باوجود ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ دونوں چیزیں دین کے قیام کے لیے یکساں طور پر ضروری اور اہم ہیں۔ ان کے درمیان روح اور قالب جیسا تعلق ہے۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ﴾(۴)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من أطاعنی فقد أطاع الله ومن عصانی فقد عصی الله، الخ"(۵)

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل اور قرآن مجید سے مربوط ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنی ہو گی اور ہمیں اپنا کردار واخلاق ایسا بنانا ہو گا اور مکمل طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی پیروی بھی کرنی ہو گی اور قرآن مجید کی قدر بھی کرنی ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو اپنی زندگیوں میں شامل کرنا ہو گا۔ خود کو قرآن مجید سے مربوط کرنا ہو گا۔ مکمل طور پر قرآن مجید وسنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہونا ہو گا۔

تو ہی دنیا آپ کی قدر ومنزلت کو سمجھ پائے گی۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امت کے باپ ہیں اور اولاد کے کردار سے ہی باپ کی پہچان ہوتی ہے۔ ہمارے اعمال سے ظاہر ہو گا کہ ہم کس کے امتی ہیں ہمارا آقا کون ہے اور ہمارے آقا دوجہاں سرور کائنات حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔

دعائے ہے کہ مولائے کریم ہم سب کی ہدایت فرمائے اور ہمیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا سچا عاشق و امتی بنائے کہ ہم اپنے عمل و کردار سے دنیا کو اپنے عظیم آقا دو جہاں کملی والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور عظمات ناموس رسالت اور قرآن مجید کی فضیلت واہمیت ظاہر ہو سکے

روزی یوسف

محترمہ روزی یوسف ہمیشہ سے آزاد فضاؤں میں اڑنا چاہتی تھی۔ یہ ایک معروف و محقق لکھاری بننا چاہتی تھی۔ بچپن سے ہی کتابوں کی دنیا میں کھوئی رہتی تھی۔ ان کا محبوب مشغلہ کتابوں کا مطالعہ اور پسندیدہ باتوں کو کاپی میں محفوظ کرنا تھا۔ یہ اپنی ساری زندگی تحریر و تقاریر لکھنے کیلئے وقف کرنا چاہتی ہیں۔ یہ اپنے الفاظ کا ایک دلکش ہار بنانا چاہتی ہیں یہ چاہتی ہے کہ "میں ایسے الفاظ رقم کروں جو پڑھنے والے کے دل کو کھینچے۔ اور روح کو بالیدگی عطا کرے"

یہ اپنا ایک مقام بنانا چاہتی ہیں۔ یہ چاہتی ہیں اپنے قلم سے ایسے مقناطیسی الفاظ بکھیریں کہ اہلِ کتاب بھی متاثر ہوں۔ انہوں نے ہمیشہ سے ادبی دنیا کا خواب دیکھا۔

یہ احادیث شریف، بچوں کیلئے دینی دنیاوی واقعات، حکایات نصائح و حکم کو آگے پہنچانا چاہتی ہیں۔ یہ کہتی ہیں "میرا قلم میری طاقت میرے الفاظ میری پہچان بنیں۔" انہوں نے چودہ سال کی عمر میں لکھنا شروع کیا۔ بہت سے مضامین لکھے۔ جو کہ آج منظر عام پر لا رہی ہیں۔ سب سے پہلے شاعری قلم پر کی۔ اللہ تعالی انہیں زندگی کہ ہر موڑ پر کامیاب و کامران کرے۔

"حرمتِ قرآن"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدا ہے رب ذوالجلال کے بابرکت نام سے جو دلوں کے حال جانتا ہے۔

قرآن ایک حکمت بھری کتاب ہے۔ ہمارے دلوں کی دھڑکن، چین و سکون ہے۔ قرآن کے بغیر ہماری زندگیاں ویران ہیں ہماری راحت ہمارا سرور قرآن ہمارا ایمان ہے۔

ہمارے ایمان، ہمارے قرآن کی بے حرمتی کرنے والوں کے نہ صرف ہاتھ بلکہ ان کی غلیظ آنکھیں بھی نوچ لی جائیں گی۔

آج کافر قرآنِ حمید کو جلا کر بے حرمتی کر رہا ہے تو مسلمان خود بھی قرآن کی بے حرمتی کر رہا ہے۔ اللہ نے ہمیں امتِ محمدیہ میں پیدا فرمایا اور اس عظیم کتاب سے نوازا۔ یہ کتاب قرآنِ پاک کوئی عام کتاب نہیں بلکہ قرآنِ کریم اللہ کی مضبوط ترین رسی ہے۔

آج کے مسلمانوں نے قرآنِ پاک کو طاقوں میں سجا کر رکھا ہے۔ آج کافر جلا رہا ہے تو مسلمان کیا کر رہا ہے؟؟؟؟ قرآن کی حیثیت مسلمانوں کے سامنے اتنی رہ گئی ہے کہ اپنی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے آج کا مسلمان اپنے بچوں کے سر پہ قرآن اٹھا رہا ہے۔ قرآن کی جھوٹی قسمیں کھائی جا رہی ہیں دولہن کے لباس میں اپنی بیٹیوں کے سروں کے اوپر سے قرآن کو گزار رہے ہیں، کیا یہ قرآن کی بے حرمتی نہیں ہے؟

آج مسلمان صرف اپنے مفاد کے لیے قرآن عظیم الشان کا استعمال کر رہا ہے، مسلمانوں! آج ہم قرآنِ پاک کے نسخوں کے نقش و نگار بنا رہے ہیں ہر سچی جھوٹی بات پر قرآن کی قسمیں کھا رہے ہیں سراسر بے حرمتی کر

رہے ہیں۔ کل قیامت کے دن اللہ کو حساب نہیں دینا کیا؟

آج بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہو رہی ہیں۔ آج گانے بجانے والی عورتوں کی تکریم و تعظیم کی جا رہی ہے وہ خود کو مسلمان کہتی ہیں مگر در حقیقت وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

آج گانے بجانے اور موسیقی کی چیزوں کو سنبھال کر رکھا جا رہا ہے۔ قرآنِ پاک کو طاقوں میں رکھ کر بھلایا جا چکا ہے۔ آج مسلمان غفلت کی نیند سو رہے ہیں، موبائل فون انٹرنیٹ کے جدید دور میں سو سے زائد لوگ اپنے بچوں کو موبائل انٹرنیٹ سے قرآن کی تعلیم دلوا رہے ہیں۔

علمِ دین کی کتابوں کا مطالعہ کم ہو گیا ہے، اس وقت پاکستان میں امن و سکون کو برقرار رکھنے کے لیے اور کافروں کو شکست دینے کے لیے قرآنِ پاک پڑھنے

اور علمِ دین کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

آج قرآنِ پاک کو نغمہ سرائی کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے یعنی موسیقی کے لیے قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تاکہ ترنم اور حظ کا مزہ حاصل ہو۔

چنانچہ آج بہت بڑی مخلوق قرآنِ فرقان اور آئمہ دین کی گستاخیاں کر رہے ہیں۔

آج ہمارے قرآن، ہمارے پیغمبر آقائے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کی بے حرمتی اور گستاخی کی جا رہی ہے۔ کافروں کی جسارت اتنی بڑھ گئی ہے کہ ہماری کتاب عظیم الشان قرآنِ پاک کو جلا رہے ہیں۔ آج ان کافروں، منافقوں کو روکا کیوں نہیں جا رہا؟؟؟؟ کیا آج کا مسلمان اپنے ایمان کے ساتھ مخلص نہیں رہا؟؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : (مسلم شریف، مشکوۃ: ص ۱۸٤)

ترجمہ: اللہ اس کتاب قرآن کریم کے ذریعے بہت سی قوموں کو اونچا اٹھاتے ہیں، اور دوسری قوموں کو اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے نیچے گراتے ہیں۔"

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان قرآن پاک کی پاکیزہ تعلیمات اور ارشاداتِ نبوی پر زندگی گزارنے کے تمام شعبوں میں عمل کرتے رہے،

اللہ تعالی نے مسلمانوں کو ایسی ترقی اور ایسا عروج عطا فرمایا جس کی نظیر پیش کرنے سے تمام اقوامِ عالم عاجز ہیں، اور آج مسلمان کتاب وسنت چھوڑ کر ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔

دنیا کی کوئی زبان قرآن کی زبان کے مشابہ نہیں ہے۔ قرآنِ کریم انسان کو اعتدال پر قائم رکھتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رکھتا ہے۔

مسلمانوں! آج ہم عہد کرتے ہیں ہم اپنے ایمان اور قرآن کی حفاظت کریں گے اور ہم اپنی ساری زندگی قرآنِ پاک کے لیے وقف کریں گے۔

کافر و منافق چاہے لاکھ کوشش کریں مگر قرآن پاک کو کچھ نہیں ہو سکتا، قرآنِ پاک کے عجائبات اور رموز و اوقاف کسی بھی طرح ختم نہیں ہو سکتے اور کوئی انسان قرآنِ کریم کے اسرار و حکم کی دسترس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کو اللہ نے سورہ لقمان میں ان الفاظ کے ساتھ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اور اگر روئے زمین میں جتنے درخت ہیں ان سب کو قلم بنا دیا جائے اور سمندر کو روشنائی بنا دیا جائے اس کے بعد مزید سات سمندر کو روشنائی بنا دیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے کمالات مکمل اور تمام نہیں ہو سکتے ۔بیشک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

جو شخص قرآن کے مطابق بات کرے گا اس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا بلکہ اسکی تصدیق کی جاتی ہے۔

اور جو شخص قرآن پر عمل کرے گا اس کو عظیم ترین اجر و ثواب سے مالا مال کیا جائے گا۔
اور جو شخص قرآن کریم کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا وہ کبھی ناانصافی نہیں کر سکتا بلکہ حق کے مطابق عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔
اور جو شخص لوگوں کو قرآن پر ایمان اور اسکے احکام پر عمل کی دعوت دیتا ہے تو خود اسے صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق ہوتی ہے اور جن کو دعوت دیتا ہے وہ بھی صراطِ مستقیم پر چلنے لگتے ہیں۔
جو شخص علم رکھتا ہے لیکن عمل نہیں کرتا وہ اس مریض کی مانند ہے جو دوا رکھتا ہے، استعمال نہیں کرتا۔
آج مسلمانوں کے گھروں میں قرآن تو طاقوں میں سجے ہیں مگر بالکل اوپر دی گئی مثال کی طرح استعمال نہیں کیا جاتا یعنی پڑھا نہیں جاتا، مسلمانوں خدا کے لیے اپنے قرآن کی حفاظت کرو اور زیادہ سے زیادہ پڑھو۔ کیونکہ ہماری رہنمائی ہماری بخشش کا ذریعہ قرآن و رسول ہے۔

کائنات قمر محمد شریف

محترمہ کائنات قمر محمد شریف کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع قصور سے ہے۔ دنیاوی تعلیم میں گریجویشن مکمل کرنے کے بعد اب دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے النور ادارے سے تعلیم القرآن کا کورس کر رہی ہیں۔ جون 2022ء سے باقاعدہ لکھنے کا آغاز کیا اور اب تک بہت سی کامیابیوں کو اپنے نام کر چکی ہیں۔ ان کے لکھنے کا مقصد اپنے لفظوں کے ذریعے معاشرے کی اصلاح کرنا ہے۔ محترمہ کی تحاریر بہت سے ہارڈ فارم، آنلائن میگزین اور مختلف اخبارات کی زینت بن چکی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف اینتھالوجی کتابوں میں بھی لکھ چکی ہیں، جن میں ہمسایہ ملک بھارت کی کتابیں بھی شامل ہیں اور پاکستانی کتابوں میں

گوشہ تخیل، الصحابیات اور کتاب الدین شامل ہیں۔ لکھاری ہونے کے ساتھ ساتھ، گرافکس ڈیزائنز ہیں۔ محترمہ کائنات قمر شریف صاحبہ تحریک دفاع قومی زبان ولباس میں بطور سربراہ شعبہ ذرائع ابلاغ، رضاکار پاکستان تنظیم میں بطور ضلعی نائب صدر اور روزنامہ مصافحہ وہاڑی میں بطور بیورو چیف ضلع قصور اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ "ادب کی دنیا" ڈائجسٹ میں بطور اقوال سیگمنٹ انچارج اور بطور گرافک ڈیزائنز فرائض سرانجام دے رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ محترمہ کائنات صاحبہ " رہبر میگزین "میں ڈیپارٹمنٹ نورِ ہدایت کی ہیڈ بطور فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔اس کے علاوہ دارالعلم اکیڈمی سے مختلف کورسز کر چکی ہیں۔ محترمہ کائنات قمر نے دارالعلم اکیڈمی میں بطورِ والنٹیئر کام کیا ہے اور الحمدللہ اب الصافات انسٹیٹیوٹ کے ساتھ منسلک ہیں اور دین کی خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔

"محاسبہ ایمان"

آج کا انسان کہاں کھڑا ہے؟ کیا آج کا انسان صرف نام کا مسلمان رہ گیا ہے؟

www.novelsclubb.com

"مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے۔

جس طرح کھجور کے درخت کی جڑ مضبوط ہوتی ہے، مومن کی بنیاد بھی توحید اور اخلاص کے ساتھ مضبوط ہوتی ہے۔"

جس طرح کھجور کے درخت کی شاخیں بلندی کو چھو رہی ہوتی ہیں، اسی طرح مومن کے اعمال بھی دور تک پھیلے ہوتے ہیں۔ کھجور کے درخت کی طرح مومن میں بھی بلندی ہوتی ہے مگر بلندی کے باوجود اس میں جھکاؤ ہوتا ہے۔

جس طرح کھجور کا درخت ہر موسم میں پھل دیتا ہے مومن بھی ہر وقت نیک اعمال کرتا ہے۔اس کے دل میں ایمان اور زبان پر اچھی بات ہوتی ہے۔ وہ ہر طرح کے حالات میں دوسروں کے سخت رویوں کو برداشت کرتا ہے سردی، گرمی، خوشحالی، تنگی، غم، تعریف اور تنقید کے باوجود مومن کے منہ سے خیر ہی نکلتی ہے، وہ اپنے رویے کو اپنے موڈ کے تابع نہیں کرتا۔ مومن سے بات کرتے ہوئے لوگوں کو ڈر نہیں لگتا کہ پتہ نہیں کیا جواب آئے گا؟؟؟

جس طرح کھجور سے انرجی ملتی ہے اسی طرح مومن سے مل کر بھی روحانی طاقت ملتی ہے کیونکہ وہ کسی کو مایوس نہیں جانے دیتا۔

استاذہ فرحت ہاشمی

"دیکھ اے انسان یہ کس کی قدرت ہے؟ کس کے اختیار میں ہے؟ کون ہے جو انسان کو زمین سے اوپر اٹھا دیتا ہے؟ کون ہے جو انسان کے مقصد کو بلند کر دیتا ہے؟ وہ رب کی ذات ہی ہے۔ جو یہ نظامِ ہستی چلا رہی ہے۔ اے انسان دیکھ یہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔

"بہت قیمتی نصیحت"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں:

"تکبر اور بڑے پن سے حق کا مقابلہ کرنے والا ہمیشہ اس آزمائش میں ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ باطل کے پیچھے لگ جاتا ہے یا باطل کے آگے جھک جاتا ہے۔

مراد یہ ہے کہ مسلمان یا مومن ہونا کوئی پھولوں کی سیج نہیں کبھی کبھی اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں اس لیے پھول کے لیے ضروری ہے کہ وہ کانٹوں میں جینے کی عادت بنالیں۔

www.novelsclubb.com

کیا انسان اس حقیقت سے روشناس نہیں؟ حقیقت سے روشناس تو ہے لیکن بھول جاتا ہے وہ کس کے لیے ہے؟ کیسے ممکن ہے؟

وہ اس طرح کے جو ہمارا دشمن شیطان ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے۔ وہ ہمیں بھلا دیتا ہے کہ ہم کون ہیں؟ کہاں سے ہیں؟ کس کے لیے ہیں؟ ہم نے کیا کیا اپنے اعمال نامہ کے بینک میں جمع کیا ہے؟ کیا جو ہم نے روزے محشر پیش کرنا ہے وہ سب اچھا اچھا اعمال نامہ ہے؟ نہیں ہمیں تو ان باتوں کی کوئی خبر ہی نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم تو بس دنیاوی رنگینیوں میں مصروف ہیں۔

ہم نے کھو دیا اپنی زندگی کی حقیقت کو۔ ہماری تخلیق کی حقیقت کو، موت کی حقیقت کو۔ ہماری زندگی کی حقیقت کیا ہے؟؟؟ ہماری منزل کیا ہے؟ ہماری منزل یہ ہے کہ ہم اللہ کی طرف سے ہیں۔ اللہ کے لیے اور ہماری منزل اللہ کی طرف ہے۔

شیطان انسان کو یہ سب کچھ بھلا دیتا ہے۔ ورنہ بات تو صرف اتنی سی ہے۔ "انا للہ" یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔"

اوپر رب ہے نیچے اسکا غلام ہے۔ ہر چیز اللہ کی غلام ہے۔ کائنات میں موجود ہر چیز انسان کو اس بات کا احساس دلاتی رہتی ہے کہ سب کچھ اللہ کا ہے۔ انسان ہر وقت اپنے مالک کا ہے۔ مالک کی نظر میں ہے۔

اگر ہم اپنی زندگی میں اس حقیقت کو تسلیم کر لیں کہ اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جیسے رب العزت نے فرمایا:

"یقیناً ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔

جب ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف کی لوٹ کر جانا ہے تو کیوں نہ ہم ہر کام بھی اسی کے مطابق کریں اور

اللہ کی اطاعت کریں۔

"اللہ تعالیٰ کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تم اپنے دل کی باتیں ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا پھر وہ جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا۔اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"

ہم پوری کائنات میں جس طرف نظر دوڑائیں ہر چیز اللہ کی ملکیت ہے۔اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ہمارے دلوں کے حال ہمارے راز سب کچھ۔جب ہم اللہ کے لیے ہیں تو کیوں نہ ہم اللہ کے غلام بن جائے۔اللہ تعالیٰ کے ہو جائے۔

بے شک !اے انسان تو جس طرف بھی دیکھے گا یعنی آسمان کو دیکھ لے زمین کو دیکھ لے پوری دنیا کو دیکھ لے ۔ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

انسان کو چاہیے کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے ہمیشہ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ نجات کیا ہے؟فرمایا:

www.novelsclubb.com

"اپنی زبان پر قابو رکھو اور تمہارے لیے تمہارا گھر کشادہ ہونا چاہئے (کہ فضول مجلس کے بجائے اپنے گھر میں بیٹھے رہو) اور اپنے گناہوں پر (ندامت سے) رویا کرو"۔

(جامع ترمذی:2406)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے گناہوں، غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کر دے، ہمارا ایمان مضبوط کر دے ۔

تو ہی ہمارا رب ہے اے میرے پیارے رب ہمیں معاف کر دے۔

اس دنیا میں فقط تو ہی ہمارا سہارا ہے، تیرے سوا کوئی نہیں ہمارا، تیرا ہی حکم ہے تیری ہی چاہت ہے، ہمیں معاف کر دے میرے پروردگار۔

اے انسان غور فکر کر یہی کائنات کی حقیقیت ہے۔ آسمان اسی کے ہیں، اسی کے حکم سے دنیا چلتی ہے۔ ایک ایک ذرہ اسی کے حکم کا پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔ کچھ بھی اللہ سے چھپا نہیں سکتے۔ رزق، زندگی، موت سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جزا دے گا جس کو چاہے گا سزا دے گا۔

اس کے اختیارات کو رسولوں نے بھی مان لیا اور ایمان والوں نے بھی مان لیا۔ یا اللہ پاک ہم تیری ہی زمین پر رہتے ہیں۔ ہر چیز تیرے حکم کی پابند ہے۔ یا اللہ پاک ہم سے جو بھی خطائیں ہوئی ہیں ہمیں معاف کر دے ۔جب انسان ایمان کے راستے پہ نکل جاتا ہے تو وہ اپنا رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑ لیتا ہے۔ جب انسان کا رشتہ اپنے رب کے ساتھ جڑ جاتا ہے تو اس کے مقاصد بلند ہو جاتے ہیں۔ پھر انسان کا جینا مرنا سب اللہ کی خاطر ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے رب کے لیے جینا چاہتا ہے۔ اپنے رب کی خاطر مرنا چاہتا ہے۔ اپنے رب کے لیے خود کو خالص کر لیتا ہے۔ اب انسان کو اس کا جواب مل جاتا ہے کہ "ہم کس کے لیے ہیں؟

انسان اللہ تعالیٰ کا ہے اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہیں۔ پھر کیوں نہ ہم وہی کام کرے جس کا حکم میرے رب نے دیا ہے۔ اور ہم اپنے رب کو راضی کر لے۔

آمین ثم آمین

اریبہ اقبال

محترمہ کا نام اریبہ اقبال ہے ان کا تعلق پاکستان کے صوبے پنجاب کے شہر ضلع راولپنڈی کینٹ سے ہے۔ان کا قلم تھامنے کا مقصد لوگوں میں دین کا رجحان عام کرنا ہے، دنیا میں حق کی آواز کو بلند کرنا ہے۔دنیا میں رونما ہونے والے معاشرتی مسائل اور ان کے مسئلے سے آگاہ کرنا ہے۔ ہمارے معاشرے کے مسلمانوں میں دین کو پروان چڑھانے کے بجائے غیر مسلمانوں کے کلچرز کو اپنایا جارہا ہے اس کے خلاف آواز اٹھانا ہے لوگوں میں شعور پیدا کرنا ہے۔یہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کی طالبہ ہونے کے ساتھ دینی تعلیم سیکھنے اور سکھانے پر بھی فائز ہیں نہ صرف اپنے ملک کے لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتی ہیں بلکہ باہر ممالک جیسے انڈیا، قطر کے ملک میں بھی تجوید کے علم کو فروغ دے رہی ہیں۔اور اسکے ساتھ ساتھ الہدی انٹرنیشنل اسلام آباد سے بھی منسلک ہیں وہاں سے بھی مختلف اسلامک کورس کیے جن کے سرٹیفیکیٹ بھی حاصل کیے ہیں اور بھی کورس کر رہیں ہیں۔

یہ پاکستان کے مختلف اخبارات میں لکھتی ہیں جن کا مقصد صرف یہ ہے وہ لوگوں تک اپنی دل کی آواز قلم سے پہنچا سکے پڑھنے والے کو سمجھ آسکے زندگی کی اصل حقیقت کیا ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں؟؟؟لوگ صرف اس قلم سے لکھے گئے الفاظ کو صرف پڑھ نہ لیں بلکہ الفاظ انکے دل اور دماغ میں سماں جائیں کہ وہ اس

پر عمل کرنے لگیں۔

قرآن مجید کی اہمیت اور فضیلت

تعارف

قرآن مجید عالم انسانیت کے لیے عظیم کتاب ہے جو اس روح زمین کے لیے ہدایت کا راستہ ہے۔قران مجید کے مختلف نام ہیں ۱-القرآن ۲-الذکر ۳-الکتاب ۴-التنزیل ۵-الفرقان۔ جو قرآن کریم میں بیان کیے گئے ہیں۔اسکے علاوہ باقی صفات ہیں۔قرآن مجید میں کل 114 سورتیں ہیں 6234 آیات ہیں قرآن کی کل سورتوں 114 ہیں جن میں سے 87 مکہ میں نازل ہوئیں، اور 27 مدینہ میں نازل ہوئیں جو سورتیں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی وہ مکی اور ہجرت کے بعد نازل ہونے والی مدنی کہلاتی ہیں۔

قران مجید عربی زبان میں تقریبا 23 برس کے عرصے میں آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید وحی کے ذریعے نازل ہوا جو کہ اللہ کے فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔قرآن میں آج تک کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکی اور

اسے دنیا کی واحد محفوظ کتاب ہونے کی حیثیت حاصل ہے جس کا مواد تبدیل نہیں ہو سکا اور تمام دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں چھپنے کے باوجود اس کا متن ایک جیسا ہے۔ اس کی ترتیب نزولی نہیں بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اسے یکجا کیا گیا۔ اس کام کی قیادت حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے کی۔ قرآن کا سب سے پہلا ترجمہ حضرت سلمان فارسی نے کیا۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے اور اب مختلف زبانوں میں اسکا ترجمہ بھی ہو چکا ہے جسے مسلمان روز ہر نماز میں بھی پڑھتے ہیں اور انفرادی طور پر تلاوت بھی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں مسلمان ہر سال رمضان کے مہینہ میں تراویح کی نماز میں کم از کم ایک بار پورا قرآن باجماعت سنتے ہیں۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کی عام زندگی، عقائد و نظریات، فلسفہ اسلامی، اسلامی سیاسیات، معاشیات، اخلاقیات اور علوم و فنون کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ قرآن مجید دین اسلام کی ایک جامع کتاب ہے جس کے متعلق ہم اسلام کے پیروکاروں کا اعتقاد ہے یہ کلام الٰہی ہے اور اسی بنا پر یہ نہایت محترم کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

اہمیت

قرآنِ مجید برے اعمال سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآنِ مجید اچھے عمل کے فوائد بتاتا ہے۔ قرآنِ مجید برے اعمال کے انجام سے ڈراتا ہے۔ قرآنِ پاک برے اخلاق سے دور کرتا ہے۔ قرآنِ مجید غلط عقائد سے محفوظ کرتا ہے۔ قرآنِ پاک جہالتوں سے پاک کرتا ہے۔ قرآنِ مجید دل کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اَلغرَض! قرآنِ مجید گمراہی سے بچاتا ہے اور قرآنِ مجید راہِ حق دکھاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اسے خود پڑھنے کا حکم دیا ہے جو بات حکم الٰہی ہو وہ بات سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہوتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر رہا جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوا۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل علی۔۔۔الخ، ص۱۰۰۸، حدیث ۶۲۲۸)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ہے:

"جس کے سینے میں کچھ قرآن نہیں وہ ویران مکان کی طرح ہے۔"(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب(ت:۱۸)حدیث: ۲۹۲۲، ۴/۴۱۹)لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم کلامِ الٰہی سے خوب محبت کرنے والے بن جائیں، اس کی تلاوت کرنے والے بن جائیں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بن جائیں۔۔ قرآن مجید کی تلاوت کو پڑھنے کا اجر و ثواب بھی بہت ہے اور اس مقدس کتاب کو خوبصورت آواز سے پڑھنے کو کہا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:

قرآن مجید کے حسن میں اپنی عمدہ آواز کے ساتھ اضافی کیا کرو کیونکہ عمدہ آواز قرآن مجید کے حسن میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔(سنن، کتاب فضائل القرآن).

www.novelsclubb.com

فضیلت

قرآن مجید کی عظمت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہر دور کے مسلمان تو مسلمان، کفار بھی اس کے قائل رہے ہیں۔ سب سے پہلے ہم قرآن مجید کی عظمت کلام الٰہی کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی عظمت بھی بار بار بیان کی ہے۔ قرآن کی عظمت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے یہ کتاب جس سرزمین پر نازل ہوئی اس نے وہاں کے لوگوں کو فرشِ خاک سے اوجِ ثریا تک پہنچا دیا۔ اس نے ان کو دنیا کی

عظیم ترین طاقت بنادیا۔ قرآن واحادیث میں قرآن اور حاملین قرآن کے بہت فضائل بیان کے گئے ہیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ رسالت سے ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ» صحیح بخاری:5027

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے"

قرآن مجید خیر کا سرچشمہ ہے جس شخص نے بھی اپنی خواہش کو ترک کرکے اس عظیم کتاب کی پیروی کی وہ فلاح پاگیا

اَلرَّحْمٰنُ (1)

رحمٰن ہی نے۔

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (2)

قرآن سکھایا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ(3)

اس نے انسان کو پیدا کیا۔

اب ان آیات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے سب چیزوں کا تخلیق کرنے، وہ رب ہے اسی نے ہمیں بھی پیدا کیا اور ہمارا مقصد بھی یہی بتایا کہ اسی کتاب کو پڑھو اور اسی کتاب پر عمل کرو۔۔۔۔۔

پس ہم سب مسلمانوں کو ایک ہی درس دیا گیا ہے کہ اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ ہمیں چاہیے کہ اس حکم کو بجالائے اپنے قول و فعل سے بتایا جائے کہ ہم مسلمان قوم ہیں، ہم میں مسلمانوں والی خوبیاں لازما ہونی چاہیے۔ صرف حکم الہی سننے والا نہی عمل کرنے والا بننا ہے ایک قابل غور بات یہ بھی ہے ہم سب سمجھتے اور اکثر لوگوں کو کہتے سنا بھی ہوگا ہمیں قران کی اہمیت معلوم ہے اور شاید اسی وجہ سے وہ

قران مجید کی تعظیم میں قران مجید کو گھر میں کہیں اونچا رکھتے ہیں حالانکہ ضرورت اس بات کی بھی ہے ہم دل میں بھی اس کے احکام کو بھی اتنا اونچا مقام دیں کہ اس مقدس کتاب پر عمل کرنا ہمارا آخری عمل ہو۔

www.novelsclubb.com

اقراء حفیظ

مصنفہ اقراء حفیظ کا تعلق ہری پور ہزارہ سے ہے۔ مختلف اخبارات اور رسائل میں بطورِ لکھاری کردار ادا کر چکی ہیں۔ مختلف قلمی مقابلہ جات میں نمایاں اعزازی اسناد حاصل کر رکھی ہیں۔ علمِ دین کا حصول اور اس کی اشاعت و ترویج کا جذبہ رکھتی ہیں۔

قلم کے ذریعے معاشرے میں مثبت تبدیلی کی خواہاں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قلم اظہارِ خیال کا بہترین ذریعہ ہے کہ انسان اپنی مثبت سوچ و فکر کو عوام الناس کے سامنے عیاں کر کے معاشرے کی درست سمت رہنمائی کر سکتا ہے۔ ان کے لکھنے کا سفر جو چند سال پہلے شروع ہوا تھا اس میں کچھ عرصہ تک انقطاع رہا لیکن اب ایک بار پھر نئے عزم، ہمت و حوصلے کے ساتھ قلمی میدان میں واپس آچکی ہیں۔

www.novelsclubb.com

جانِ ایمانِ عالم ﷺ

"وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یٰس وہی طٰہٰ"

فہم کے گوشے جستجوئے ادب میں سکوت زدہ ہیں۔ سُجھائی نہیں دیتا کہ کس لفظ کو نکتۂ آغاز بنایا جائے کہ محبت و عقیدت کے گلہائے رنگیں ان مبارک قدموں میں نچھاور کیے جائیں جو امت کے لیے نشانِ رحمت و نجات ہیں۔

ہونا تو یہ چاہیئے کہ تقدس کے آبِ تطہیر سے نوکِ قلم کو غسل دے کر اس میں تعظیم و احترام کی روشنائی بھر دوں پھر عود و لوبان و کافور سے قرطاس معنبر و معطر کیا جائے اور اس ہستیِ والا کا ذکرِ خیر احاطۂ تحریر میں لانے کی سعادتِ عظیم سے فیض یاب ہو مگر میں اپنی علمی و عملی کم مائیگی کے باایں ہمہ جسارت کرتی ہوں چند الفاظ کا نذرانہ پیش کرنے کی دو عالم کے سرکار، شفیعِ روزِ شمار، رب کی عطا سے مالک و مختار دکھی دلوں کی بہار، بے چین سینوں کے قرار سیدنا محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی بلند و بالا بارگاہ میں کہ کاش یہ لفظ اس بارگاہ میں مقبول ٹھہریں اور روزِ محشر شفاعتِ کبریٰ کے حصول کا وسیلہ بن جائیں۔ تذکرہ ہے اس ہستیِ بے

کس پناہ کا کہ جو مقصودِ کائنات ہیں۔بقولِ امامِ عاشقاں احمد رضا خاں قادری:

"وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی اور جان ہے تو جہان ہے"

سید عالم ﷺ ہی جانِ عالم، ایمانِ عالم ہیں اور حق یہ ہے کہ آپ کی ذاتِ اقدس تو جانِ ایمانِ عالم ہے۔

بقول شاعر:

"اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ

ان سا نہیں کوئی وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں

ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ"

آیئے! قرآن کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں۔فرمانِ ربِ مصطفیٰ ﷺ ہے کہ:

"اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗٓ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(1) "

ترجمہ:

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو"(انفال:۱)

اسی طرح ایک اور مقام پہ ارشاد ہے کہ:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا(21)

ترجمہ:"بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے یعنی اس شخص کو

اللہ اور روزِ قیامت کا یقین رکھے "(الاحزاب:۲۱)

پس معلوم ہوا کہ ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی ذات کو حاکم مانا جائے اور ان کے احکام کی عملی بجاآوری کے دوران دل میں تل بھر تنگی محسوس نہ ہو۔

پھر حدیثِ مبارکہ میں سرورِ کونین، شاہِ ثقلین ﷺ کی نطقِ حق بیان سے یہ معیارِ ایمان بھی آشکارا فرمادیا گیا کہ:

" لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین"

ترجمہ: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے لیے اس کے ماں باپ اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے محبتِ سرورِ ہر دوسرا کو لبادہ جاں بنالیا تھا۔ سیدنا صدیقِ اکبر، فاروق اعظم، عثمانِ غنی، علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی زندگیوں سے عشقِ رسول ﷺ واضح مثالیں ملتی ہیں جو ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ "آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کتنی محبت ہے؟

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "خدا کی قسم! حضور ﷺ ہمارے مال، اولاد، ہمارے ماں باپ اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر ہمارے نزدیک محبوب ہیں "(الشفاء: ج۲، ص۲۲)

سبحان اللہ! شیرِ خدا کا یہ جواب ایمان کی حسِ خوابیدہ کو بیدار کر دیتا ہے۔

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا، لوگوں نے ان کو اس مرض کے علاج کے طور پر یہ عمل بتایا کہ "تمام دنیا میں آپ کو سب سے زائد جس سے محبت ہو اس کو یاد کر کے پکاریں یہ مرض جاتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہے گا یہ سن کر آپ نے "یا محمداہ" ﷺ کا نعرہ لگایا اور آپ کا پاؤں اچھا ہو گیا (الشفا: ج ۲ ص ۲۳)

اللہ اکبر! کیا جذبۂ عشق تھا صحابہ کرام کا کہ سرورِ کونین ﷺ کا نام ہی راحتِ جان بنا رکھا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایمان تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب جانِ ایمان کو تسلیم کیا جائے اور ان سے والہانہ محبت کی جائے۔

وہ ہستی جانِ ایمان کیوں نہ ہو؟ کہ اگر وہ نہ ہوتی تو کائنات کو نیستی سے ہستی کی تصویر عطا نہ ہوتی، لوح و قلم، عرش و کرسی، بہشت و دوزخ کو وجود حاصل نہ ہوتا، ربوبیت الٰہی کا اظہار نہ ہوتا۔ کیوں نہ کہیں انھیں جانِ ایماں؟ کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے عالمِ بالا میں جن پر ایمان اور ان کی تائید و نصرت کا عہد لیا گیا۔ جن کی بدولت دیگر انبیاء کو اکرام و بزرگی اور معجزات سے نوازا گیا۔ جن کی بشارت انبیاء اکرام نے پچھلی امتوں کو سنائی، جن کے امتی ہونے کی آرزو انبیاء نے کی اور ہم گنہگاروں کے بھاگ جاگ اٹھے کہ اس رحمتِ بحرِ بے کنار کی امت سے ہمیں پیدا فرمایا گیا۔ ایمان لائیں تو کس پہ؟ وہ کہ جن پہ ابو بکر و علی، سیدہ خدیجہ و زید رضوان اللہ علیہم بلا چون وچرا ایمان لائے کہ جانتے تھے ایمان تو اس ہستی کو اپنا حاکمِ مطلق مان لینے کا نام ہے۔ جس نے رب کو ہم پہ آشکارا کیا۔ کیا خوب کہا کسی نے

"ایمان تو بارگاہِ رسول ﷺ کی خیرات ہے جو محض ادب والوں کو عطا کی جاتی ہے۔"

پس اس نبیِ معظم، رسولِ محتشم، شافعِ بنی آدم ﷺ پر ایمان لانا اور حد درجہ تعظیم کرنا بے حد ضروری ہے اور اگر کوئی گھٹیا و بدبخت و شقی ناموسِ رسالت ﷺ پہ حملہ کرنے کی کوشش کرے تو اس کو کیفرِ کردار تک پہچانا ضروری ہے۔ اس امر میں حکومتِ پاکستان کو سرگرمِ عمل ہونا چاہیئے کہ گستاخِ رسول ﷺ کو کسی صورت بھی معاف نہ کیا جائے بلکہ اسے ایسا نشانِ عبرت بنایا جائے کہ آئندہ کوئی اس ناپاک جسارت کا مرتکب نہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی محبت میں جینے، مرنے اور ناموسِ رسالت پہ پہرہ دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

"محمد کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے"
صلی اللہ علیہ وسلم
اور ایماں نہیں تو کچھ بھی نہیں۔
وآخر دعوای ان الحمد للہ رب العالمین"

www.novelsclubb.com

عقیلہ اصغر

حترمہ کا نام عقیلہ اصغر ہے ان کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر ضلع شیخوپورہ سے ہے۔ یہ ایک رائٹر، کیلی گرافر اور گرافکس ڈیزائنر ہیں۔ان کو بچپن سے ہی لکھنے کا شوق تھا لیکن 2021 میں انہوں نے اپنا پہلا ناول حجاب کے نام سے لکھا۔ جبکہ 2023 سے باقاعدہ ماہنامہ ماہ روح انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ہونے والی مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیا اور چند تحریر بھی لکھی۔ انہوں نے چند انتھالوجی کتابوں میں رائٹ اپ لکھے، جن میں "میجک آف لو"، "ان ٹولڈ ورلڈ"، "زندگی ڈھلتا پر چھاواں"، "سول فل" اور "

فادر لو" شامل ہے۔ جن میں سے چند ابھی منظر عام پر نہیں آئی۔ ان ادبی سر گرمیوں کا حصہ اور آرتھر کی حیثیت سے سرٹیفیکیٹ بھی حاصل کر چکی ہے۔ ابھی حال ہی میں اپنی کتاب لکھ رہی ہیں جو بہت جلد منظر عام پر ہو گی۔ یہ ایک ناولسٹ کے ساتھ ساتھ اپنی کتابیں لا کر لکھاریوں کی دنیا میں اپنا مقام بنانا چاہتی ہے ۔اسکے علاوہ یہ ماسٹر کی طالبہ ہیں۔

www.novelsclubb.com

عنوان "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

خاتم کا مطلب ہے، مہر لگانے والا اور خاتم النبیین کا معنٰی یعنی سب سے آخری نبی، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آخری نبی ہیں، اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے بہت حسین و جمیل ایک گھر بنایا۔ مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں (قصرِ نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ۔

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

اور جو کہے کہ نبی آئے گا تو وہ کافر ہے، کیونکہ یہ اس کا انکار ہے۔

نبی کے معجزات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک ہے۔ جس میں آج تک کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ قرآن کے رموز و اسرار پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ القمر کی پہلی آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کا ذکر ہے یعنی "شق القمر" کا۔ کفار کے مطالبے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے۔

روایات کے مطابق معراج شریف کا سفر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک شاندار معجزہ ہے۔ آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم براق پر تشریف فرما ہوئے اور بیت المقدس پہنچے وہاں سب انبیاء علیہم السلام کی امامت کی، پھر ساتوں آسمانوں کی سیر اور اللہ تعالی سے ملاقات کے بعد زمین پر تشریف لے آئے۔ لوگوں نے پوچھا فلاں قافلہ جو مکہ اور بیت المقدس کے درمیان میں ہے کس جگہ تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مقام بتایا قافلے نے واپسی پر اس رات کو اسی مقام پر قیام کی تصدیق کر دی۔

قرآن کا نزول

قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب قرآن حکیم بلاشبہ وہ زندہ و جاوید معجزہ ہے جو قیامت تک کے لیے انسانیت کی راہنمائی اور اسے صراط مستقیم پر گامزن کرنے کے لیے کافی و شافی ہے۔ قرآن کریم پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا انعام ہے کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی دولت اس کی ہمسری نہیں کر سکتی۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی تلاوت، جس کا دیکھنا، جس کا سننا اور سنانا، جس کا سیکھنا اور سکھانا، جس پر عمل کرنا اور جس کی کسی بھی حیثیت سے نشر و اشاعت کی خدمت کرنا دونوں جہانوں کی عظیم سعادت ہے۔

www.novelsclubb.com

اعجاز

قرآن مجید کا بے مثل ہونا، اسلامی اصطلاح میں اعجاز القرآن کہلاتا ہے۔ قرآن خود اپنے آپ سے متعلق کہتا ہے کہ وہ ہر لحاظ سے بے مثل ہے۔

فضیلت

قرآن کریم وہ عظیم الشان اور رفیع المرتبہ کتاب ہے، جس کی عظمتِ شان اور رفعتِ مرتبہ کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ رب العالمین کا کلام ہے، اسی پر تمام اسلامی عقائد و احکام اور مسائل کا دار و مدار ہے۔ قرآن

کریم ہم تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واسطے سے پہنچا ہے اس لیے یہ بات دن کے آفتاب کی طرح روشن ہے کہ ان انفاس قدسیہ کا تعلق اور شغف قرآن کریم کے ساتھ اپنی آخری حد تک رہا ہو گا۔

حرمتِ قرآن

قرآن پاک کی حرمت و تعظیم کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ازلی کلام الٰہی ہے جو لوحِ مکنون سے لوحِ محفوظ کی طرف اتارا گیا۔ گویا یہ کلام غیر مخلوق ہے جسے جبرائیل امین بحکم الٰہی لے کر اترتے رہے۔ اور اس سے بڑھ کر اس کی قدر و منزلت، شان و شوکت اور شرف و عظمت کی دلیل کیا ہو گی کہ یہ کلام الٰہی جس ہستی مبارک پر نازل ہوا وہ باعثِ تخلیقِ کائنات، شہِ لولاک محبوب خدا (ﷺ) ہیں، اسے لانے والے جبرائیل امین ہیں۔ الغرض! اس حکمت والی لاریب کتاب کو جس نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے یہ اپنی عظمت و شرف میں بے مثال ہے۔ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے:

"ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ "

ترجمہ۔ "یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے"

www.novelsclubb.com

ثمینہ یاسمین

محترمہ کا نام ثمینہ یاسمین ہے۔انہوں نے 3 مئی کو ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جس کا سربراہ (والد محترم فوجی آفیسر تھے) ملک و قوم کی خدمت کرتے تھے۔ یہ پاک سرزمین کے شاہینوں کے شہر ضلع سرگودھا کے گاؤں بوڑالدھیال کی رہائشی ہیں۔ایم اے اسلامیات کی طالب علمہ ہیں۔ادب کی دنیا میں قدم ستمبر 2022 میں رکھا۔اس کے بعد مختلف پلیٹ فارمز پر اپنا نام روشناس کروا چکی ہیں۔ مختلف اخبارات میں بطور کالم نگار لکھتی ہیں۔ 6 نیشنل اور 5 انٹرنیشنل انتھالوجی کتابوں میں مختلف موضوعات پر لکھ چکی ہیں۔ اگست 2023 میں تحریم رائٹر فارم کے زیر اہتمام پبلش ہونے والی کتاب ''پاداش'' میں بہترین افسانہ نگاری پر ایوارڈ سے بھی نوازا جا چکا ہے۔ پاکستان کے علاوہ ہمسائے ملک انڈیا میں بھی لکھتی ہیں۔ مختلف اداروں سے اعزازی سرٹیفیکیٹ اور اسناد بھی اپنے نام کر چکی ہیں۔ محترمہ نیوز کاسٹر بھی ہیں۔ قلم تھامنے کا اہم مقصد حق کی آواز بلند کرنا ظلم کے خلاف جہاد کرنا ہے۔

"دعوت نبوی ﷺ کی راہ میں حائل مشکلات"

آج مجھے جس موضوع پر لکھنے کا موقع ملا ہے وہ ہے "دعوت نبوی کی راہ میں حائل مشکلات" دعوت نبوی ایک ایسا موضوع ہے جس پر جتنا لکھا جائے اتنا کم ہے۔ دعوت نبوی کے متعلق ہم بچپن سے پڑھتے آرہے ہیں۔ اور آج اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اس موضوع پر لکھنے کا موقع ملا۔ آپ ﷺ کو دعوت نبوی کے لیے جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان سے ہم کافی جانتے ہیں۔

سیرت طیبہ بالخصوص مکی عہد نبوت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی دعوت پہنچانے کے لیے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ عرب میں قبائل نظام تھا۔ قبائل میں باہمی رقابتیں عروج پر تھیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑے معمول کی بات تھی۔ بنو ہاشم اور بنو امیہ دونوں بڑے حریف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بنو امیہ کے بڑے بڑے سرداروں نے فتح مکہ تک آپ ﷺ کی شدید مخالفت کی۔

آپ ﷺ کا تعلق بنو ہاشم سے تھا۔ ابن اسحٰق کی کتاب المخازی میں ہے حضرت مخیرہ بن شعبہؓ ان دنوں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جب وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔"

سب سے پہلا دن جب میں نے

رسول اللہ ﷺ کو پہچانا، وہ دن تھا، جب میں اور ابو جہل مکہ کی گلی گوچوں میں پھر رہے تھے۔ ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کو فرمایا:

"اے ابوالحکم! میں تمہیں اللہ تعالی کی دعوت دیتا ہوں۔ تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف آجاؤ۔ ابو جہل نے کہا: خدا کی قسم! اگر میں یہ جان لیتا کہ تم جو کچھ کہتے ہو وہ برحق ہے۔ میں پھر بھی تمہاری پیروی نہ کرتا۔" مخیرہ بن شعبہ کہتے ہیں: ابو جہل کا یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ وہاں سے چلے گئے۔ اب ابو جہل میری طرف متوجہ ہو گیا اور کہنے لگا "خدا کی قسم! میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص جو کچھ کہتا ہے وہ برحق ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ بنو ہاشم نے کہا: حجابہ یعنی کعبہ کی دربانی ہمارے ذمے ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ ندوہ یعنی مجلس مشاورت کے ارکان ہم ہیں ہم نے اسے بھی تسلیم کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ لیعنی جھنڈا ہمارے پاس رہے گا ہم نے یہ بھی مان لیا۔ انہوں نے کہا کہ سقایہ، یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب ان کے پاس رہے گا ہم نے اسے بھی تسلیم کر لیا۔ پھر انہوں نے کھانے کھلائے اور ہم نے بھی کھانے کھلائے۔ یہاں تک کہ جب ہمارے گھٹنے ان کے گھٹنوں سے ٹکرانے لگے تو اب وہ کہتے ہیں کہ ہم میں ایک نبی ﷺ ہے۔ خدا کی قسم! میں یہ بات تو کبھی بھی نہیں مانوں گا"

عربوں میں بت پرستی عروج پر تھی۔ وہ خدا کا قرب حاصل کرنے کے لیے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ کوئی ایسی دعوت جن میں بتوں کی برائیاں بیان کی جائیں انہیں کسی بھی صورت منظور نہ تھیں۔ بتوں سے

محبت کا یہ جذبہ، رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ تھی۔ وہ اپنے آباؤاجداد کو حق پر سمجھتے تھے۔ ان کی پیروی اپنے لیے باعث فخر سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ ان خرابیوں کی اشارہ کرتے تھے جو ان کے آباؤاجداد میں تھیں۔ بعض لوگوں کی ذہنی پسماندگی بھی دعوت نبوی کی راہ میں رکاوٹ تھی۔ وہ نبوت رسالت کے بارے میں ایک عجیب قسم کا نظریہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ "اگر ہماری طرف کسی نبی نے آنا ہوتا تو وہ کوئی فرشتہ یا جن ہوتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ شخص جو ہمارے شہر مکہ میں پیدا ہوا، اسی شہر میں اس کا بچپن اور جوانی گزری۔ ہماری طرح ہی کھاتا پیتا ہے۔ ہماری طرح ہی بازار میں چلتا پھرتا ہے اور خرید و فروخت کرتا ہے۔ وہ یہ کہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ان کی ذہنی پسماندگی اور شبہات کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے کہ "اس زمین پر ظاہری مخلوق انسان ہی ہیں۔ جنات اور فرشتے تو پوشیدہ مخلوق ہیں۔ اس لیے ہم نے ایک انسان کامل کو ہی رسول بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی دعوت انسانی مساوات کے نظریہ پر قائم ہے۔ سب انسان حضرت آدم اور حضرت حوا کی اولاد ہیں۔ کوئی اعلیٰ ادنیٰ بڑا چھوٹا نہیں۔ بحیثیت سب کے حقوق برابر ہیں۔ فضیلت کا معیار علم اور تقویٰ ہے۔"

www.novelsclubb.com

لیکن عربوں میں طبقاتی تقسیم تھی۔ وہ کسی ایسی دعوت کو ماننے کے لیے تیار نہ تھے۔ جس میں اعلیٰ اور ادنیٰ کی تقسیم نہ ہو۔ جو یہ بتائے کہ بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی دعوت میں کمزور طبقات کے حقوق کا تحفظ تھا۔ عرب کے سرداروں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں، اور وڈیروں کو ایسی دعوت پسند نہ تھی۔ جو ان کی خود ساختہ حقوق میں کسی قسم کی رکاوٹ ہو۔

www.novelsclubb.com

عائشہ جمیل

محترمہ کا کا نام عائشہ جمیل ہے۔آپ لاہور میں رہتی ہیں۔آپ کی عمر 19 سال ہے۔شعبے کے لحاظ سے استاد ہیں۔ان کی دنیاوی تعلیم صحافت، سوشل ورک، اور اردو ادب میں بی-اے ہے۔اور دینی تعلیم کے لحاظ سے قرآن کا ترجمہ و تفسیر کر رہی ہیں۔ آپ نے بہت سارے کورسز کئے ہیں۔ جن میں سے گرافک ڈیزائننگ، خطاطی، مصنف بننے کا کورس، آرٹ اینڈ کرافٹ، کوئلنگ آرٹ، کوکنگ، کوفی خطاطی، خط نسخ اور ایم ایس ورڈ چند کورس ہیں۔اردو ادب میں ان کی پہلی تحریر ستمبر 2022 میں شائع ہوئی جس کے بعد انہوں نے بہت سے میگزینز اور اخبارات میں لکھنا شروع کیا۔ان کا لکھاری بننے کا مقصد معاشرے میں دین کو عروج دینا ہے۔ حلقہ اردو پسند سیالکوٹ کے تحت اقوال / سرٹیفیکیٹ کی زیر نگران ہیں۔ کچھ انتھالوجی کتابوں میں لکھ رہی ہیں۔اپنی کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

فاتحۃ الکتاب

ہم بہت ساری کتابیں پڑھتے ہیں۔ جس میں ہر طرح کی کتب آجاتی ہیں وہ ناول پر مبنی ہو سکتی ہیں، سیاست پر، کامیابی پر، دنیا پر یا آخرت پر۔ گویا کتاب کا مطالعہ ایسی چیز ہے جو ہمیں کچھ سکھاتی ہے ہمیں شعور دیتی ہے ہمارا دماغ روشن کرتی ہیں۔ بے شک کتاب کا مطالعہ بہت اچھی چیز ہے (اگر کتاب اچھی ہو تو)۔ ہم جس چیز سے محبت کرتے ہیں ہم اس کو بہت سنبھال کے رکھتے ہیں اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً یہ بھی دیکھتے رہتے ہیں کہ کیا ہماری اس چیز کو کچھ ہوا تو نہیں اور اگر ہو جائے تو فوراری ایکشن لیتے ہیں۔ اب آتے ہیں قرآن کی طرف۔ کیا ہمیں قرآن پاک سے اتنی محبت ہے؟؟؟ کیا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنتوں سے اتنی محبت ہے؟؟ کیا ہم قرآن کی حفاظت ایسے کرتے ہیں جیسے کسی محبت کرنے والی چیز کی کی جاتی ہے۔۔؟ یہاں میرے کہنے سے مراد یہ نہیں ہے کہ بس اس کتاب کو سنبھال کر رکھنا ہی اس کا خیال رکھنا ہے نہیں؟ یہ کتاب ہے ہمیں اس کو پڑھنا ہے بار بار پڑھنا ہے اپنی محبت کا حق ادا کرنا ہے۔ اس کو اپنے دل میں اتار کر اپنے عمل میں ڈھال کر اس کو یاد رکھ کر اس کی حفاظت کرنی ہے۔ یہی اس کتاب کی حفاظت ہے۔

اگر ہمارے قرآن کی کوئی بے حرمتی کرتا ہے تو ہم ری ایکشن لیں گے کیونکہ ہماری محبت ہے قرآن۔ کوئی کیسے اس کی بے حرمتی کر سکتا ہے؟؟ کوئی کیسے اس کتاب کو اس آخری نبوت کو ختم کرنے کی کوشش کر سکتا ہے؟ یہ وہ کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا

ہے۔۔؟؟اس لیے اس کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کی کوشش کرنے والے کامیاب نہیں ہو سکتے۔دین اسلام غالب آکر رہے گاانشاءاللہ۔دنیا کی بڑی بڑی کتابیں قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔یہ کتاب دیکھنے میں تو مختصر لگتی ہے مگر اتنی جامع ہے کہ اس کے علم کو جتنی بھی گہرائی سے حاصل کیا جائے کم ہے اس میں ہر چیز موجود ہے۔یوں لگتا ہے ہمارے ہر سوال کا جواب ہر پریشانی کا حل یہ کتاب ہے۔

یہ الکتاب ہے یعنی خاص۔"ال" خاص کی علامت ہوتی ہے۔اس کی پہلی سورہ فاتحہ ہے فاتحہ یعنی کھولنے والی۔ یہاں سے قرآن کا آغاز ہوتا ہے اس لیے اسے کھولنے والی کہا گیا ہے۔یہ صرف کتاب کو ہی نہیں کھولتی۔۔۔کہا جاتا ہے کہ یہ سورہ قرآن کا خلاصہ ہے اس کے بہت سارے نام ہیں۔۔

"اور ہم نے تجھے سات بار بار دہرانے والی آیات اور قرآن عظیم دیا ہے"۔(سورہ الحجر 87)

یہ کتاب فاتحہ ہے یہ ہمارے دل و دماغ کو کھولتی اور روشن کرتی ہے۔یہ ہمارے لیے ہدایت کے راستے کھولتی ہے۔یہ ہر چیز کو کھول کر واضح کر کے ہمارے سامنے رکھتی ہے۔پھر یہ ہم پر ہے کہ ہم کونسی راہ اختیار کرتے ہیں حق یا باطل۔کیونکہ اس کتاب نے اپنے فاتحہ ہونے کا حق ادا کر دیا۔اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کا حق ادا کریں۔

www.novelsclubb.com

کبھی سوچا ہے اگر ہمارے پاس قرآن جیسی راہنمائی کرنے والی کتاب موجود نہ ہوتی تو ہمارا کیا بنتا؟؟شاید ہم ان لوگوں کی طرح جاہل ہوتے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش سے پہلے عرب میں تھے۔قرآن پاک میں قرآن کا ذکر متعدد بار آیا ہے۔

طس یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔جو ہدایت ہے اور ایمان والوں کے لیے خوشخبری ہے۔(سورہ النمل 1،2)اور بے شک یہ ہدایت ہے اور مومنوں کے لیے رحمت ہے۔(77)

بے شک یہ قرآن اس منزل کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو سب سے درست ہے۔(17:9)

ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنایا ہے اس بات کی گواہی اللہ نے سورہ القمر میں چار مرتبہ دی ہے۔

"حم" رحم کرنے والے رحمان کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ایک کتاب جس کی آیتیں کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ایک عربی قرآن اس قوم کے لیے جو علم رکھتی ہے۔خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا، مگر ان میں سے اکثر کنارہ کر لیتے ہیں سنتے ہی نہیں۔"(حم سجدہ 1تا5)

ہم نے بہت سارے ناولز پڑھے کہانیاں پڑھی، کیا کوئی کتاب ہے اس جیسی ؟؟ جو ہر دور میں ہر انسان کے لیے ہو، جو کبھی پرانی نہیں ہوئی بلکہ ہر دور میں پڑھو تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آج کے انسان کے لیے ہی لکھی گئی ہے۔ہم تو دعا کے ذریعے اللہ سے کلام کرتے ہیں۔ پلیکن اللہ ہم سے کیسے کلام کرتا ہے ؟؟

اللہ ہم سے قرآن کے ذریعے کلام کرتا ہے قرآن کی ہر بات میرے لیے ہے، آپ کے لیے ہے، ہم سب کے لیے ہے۔اور جو اس راہ پر نہیں ہے یہاں سے ہٹ گئے ہیں تو بے شک ان کو شعور نہیں ہے ان کا دماغ کیسے کھلے گا ؟؟ یہ وہ کتاب نہیں جو کبھی پڑھ لی کبھی نہ پڑھی یہ تو وہ کتاب ہے جو روز پڑھی جاتی ہے۔ایمان والوں کے دلوں میں اترتی ہے۔بے شک آپ روز کی ایک آیت تدبر کے ساتھ پڑھیں لیکن لازمی پڑھیں یا جتنا آپ آسانی سے پڑھ سکیں کیونکہ آپ نے اپنے دل اور دماغ پر لگی گرہیں کھولنی ہے۔اپنے حالات کو درست کرنا ہے۔اس کی صرف عربی ہی نہیں پڑھنی اس کا اپنی زبان میں ترجمہ بھی پڑھنا ہے۔اس کو سمجھنا ہے تاکہ ہمیں شعور آسکے مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اتنا تو معلوم ہو کہ ہماری کتاب میں کیا لکھا ہے ؟؟؟ ہمیں اس علم کو آگے پہچانا ہے۔ ہمیں اس کو قیامت کے دن اپنے لیے سفارش کرنے والا بنانا ہے۔ہم دین اور قرآن کے محافظ ہیں ہم مسلمان ہونے کا ہر حق ادا کریں گے اپنے دین کو غالب لا کر اور اللہ کے قرآن کی

حفاظت کریں۔

نمرہ امین

محترمہ کا نام نمرہ امین ہے۔ان کا تعلق لاہور سے ہے۔یہ ایک گرافک ڈیزائنر،سوشل ورکر اور رائٹر ہیں۔ ان کی لاتعداد تحریریں، کالم، مضمون، کہانیاں، مختلف اور مشہور اخبارات، رسالے، میگزین، ڈائجسٹ وغیرہ میں شائع ہو چکی ہیں۔بچوں کے میگزین میں بھی بہت کہانیاں شائع کروا چکی ہیں۔کافی انتھالوجی کتابوں میں اپنے خوبصورت لفظوں کو قلم بند کیا ہے۔جلد اپنی کتاب اور ناول منظرِ عام پر لائیں گی اور ایک بہترین مصنفہ کے طور پر اپنی پہچان بنانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرزِ زندگی"

آج مجھے اللہ نے ایک ایسی پاک اور عظیم ہستی کے بارے میں لکھنے کی توفیق دی ہے جس کے بارے میں کچھ لکھنے کی میری اوقات نہیں ہے۔ان کی تعریف میں لکھتے لکھتے الفاظ ختم نہیں ہوں گے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ اخلاق حسنہ وسیرت طیبہ کے اعتبار سے وہ منور آفتاب ہے، جس کی ہر جھلک میں حسن خلق نظر آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے کسی معلم سے تعلیم حاصل نہیں کی جس ہستی کو تعلیم دینے والا خود خالق کائنات اللہ عزوجل ہو اسے کسی اور سے تعلیم حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہو گی؟؟؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم آپ کی ولادت باسعادت سے پہلے ہی انتقال فرما گئے تھے اور تب ماحول و معاشرہ سارا بت پرست تھا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف ان سب تمام آلائشوں سے پاک صاف رہے بلکہ جسمانی ترقی کے ساتھ ساتھ عقل و فہم اور فضل و کمال میں بھی ترقی ہوتی گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے لیے بستیوں اور بیابانوں میں اللہ کا پیغام پہنچایا، مخالفین کی سنگ زنی و سختیاں سہیں اور اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کی اور پھر بھی دنیا و انسانیت کو امن و محبت، رحمت و سلامتی کا پیغام دیا۔

اعلان نبوت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام حیات مبارکہ بہترین اخلاق وعادات کا خزانہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اخلاص وحسنہ کا مجسمہ اور تمام عیوب و نقائص سے پاک تھی۔ سیرت طیبہ کا ہر پہلو امت کے لیے مینار ہدایت ہے، چاہے بچپن کا دور ہو یا جوانی کا امت کے لیے اس میں ہدایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن سے ہی اجتماعی کاموں سے اتنا لگاؤ اور دلچسپی تھی معاملہ فہمی اور معاشرے کے اختلافات ختم کرنے اور اس میں اتفاق واتحاد پیدا کرنے کی سب صلاحیتیں موجود تھیں۔

صداقت وامانت کے ایسے گرویدہ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "الصادق والامین" کے لقب سے سب دوست دشمن یاد کرتے تھے اور ان اوصاف کا اقرار کرتے تھے۔ جس پر قبائل قریش نے کہا ہم نے جتنے بھی

تجربات کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا ہی پایا۔ یہ سب قدرت کی جانب سے ایک غیبی تربیت تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے چل کر نبوت و رسالت کے عظیم مقام پر فائز کرنا تھا اور تمام عالم کے لیے مقتدی بنانا تھا اور امت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو بطور اسوہ حسنہ پیش کرنا تھا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چالیسواں سال شروع ہوا تو آپ کی ذات اقدس میں ایک نیا انقلاب رونما ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت پسند آئی جس وجہ سے غار حرا میں کئی کئی راتیں عبادت میں گزر جاتیں۔ خلوت میں اللہ کی عبادت کا شوق اس حد تک بڑھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیشتر وقت مناظر و مشاہدات و کائنات کے فطرت کے مطالعہ میں صرف ہوتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ جو امت مسلمہ کے لیے قابل مثال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز سب کے سامنے اور نفل نماز چھپ کر پڑھتے تھے، زیادہ سے زیادہ عبادت کرتے تھے اور اپنی امت کے لیے رو رو کر دعائیں مانگتے تھے۔ کبھی بستر پر چٹائی بچھا کر سو جاتے، کبھی چارپائی، کبھی زمین پر سو جاتے تھے۔ آپ کے بستر کے اندر کھجور کے ریشے بھرے ہوتے تھے۔ آپ اول رات ہی میں سو جاتے تھے اور پچھلے پہر خود ہی بیدار ہو جاتے تھے۔ آپ جوتے پہن کر بھی چلتے تھے اور برہنہ پاؤں بھی۔ آپ کے جوتے اگر پھٹ جاتے تو اپنے جوتوں کو خود سلائی بھی کر لیتے تھے۔ اپنے کپڑوں پر خود پیوند بھی لگا لیتے تھے۔ سادہ خوراک پسند فرماتے تھے اور کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالتے تھے۔ زیادہ آپ فاقے کرتے تھے۔ جو جیسا ہوتا شکر الحمد اللہ کر کے کھا لیتے اور رب کا شکر ادا کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحم دل تھے۔ بڑوں کی عزت کرتے تھے، چھوٹوں پر شفقت کرتے اور سب سے محبت سے پیش آتے تھے ہر قوم اور ملک کے لوگوں سے یہاں تک کہ کوئی اس دنیا سے رخصت بھی

ہو گیا اس کی محبت بھی آپ کے دل میں رہتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی مسلمانوں کے لیے ایک مثال ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اخلاق امت مسلمہ کے لیے بہترین عملی نمونہ ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے سب سے اعلیٰ درجہ کے اخلاق ہونے کے لیے قسم کھا رہا ہے۔ ان کا یہ مقام و رتبہ ہے کہ خود اللہ ان کی تعریف کر رہا ہے۔ اللہ نے قرآن پاک نبی صلی علیہ وسلم پر نازل کیا۔ آپ دنیا میں حق کی طرف داری کرنے آئے اور ساری دنیا کو اسلام سے روشن کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا کو اسلام کے بارے میں محبت سے سمجھایا۔ بلکہ بہت نرم مزاجی سے بتایا کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ کو مانو وہی پوری کائنات کا مالک ہے۔ وہی زندہ کرنے اور موت دینے والا ہے۔ اللہ کی ہی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اللہ سے مدد طلب اور دعائیں مانگو۔ بے شک وہی پالنے والا دینے والا ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے علم اور عبادت کی زینت اخلاق کو قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن مومن کے میزان عمل میں کوئی چیز حسن اخلاق سے زیادہ باوزن نہیں ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمیں عبادت گزار، سچائی، امانت و صداقت کا درس دیتی ہے۔ ان کی سیرت، خوش مزاجی، ان کی روزمرہ زندگی سے پتہ چلتی ہے اور پوری دنیا کے لیے مثال ہے۔

تعبیر خٹک

محترمہ کا نام تعبیر خٹک بنت منیر احمد ہے اور تعلق پختونخوا کے شہر کرک سے ہے ۔ یہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس میں ماسٹر کر رہی ہیں۔ لکھنے کا شوق میٹرک میں ہوااور ایک قطعہ سے لکھنے کا آغاز کیا۔ باقاعدہ شائع کرنے کا آغاز مارچ 2022 میں پہچان پاکستان نیوز پیپر سے کیا اور متعدد اخبارات اور رسائل میں کالم اور کہانیاں لکھ چکی ہیں اور نثر اور آزاد شاعری ان کا شوق ہے۔ جن اخبارات ورسائل میں لکھاان میں پہچان پاکستان، ماہنامہ عین عشق، کنول میگزین، طالب نظر، عوامی لیڈر، ماہنامہ سرائے اردو اور ست رنگ میگزین، سہ ماہی صنف آہن ڈائی جسٹ ، روزنامہ 91 اور دستک ، ماہنامہ گل نور اور چراغ ڈائجسٹ۔ ارشد شریف شہید پر لکھی جانی والی اولین انتھالوجی کتاب " سرخ صحافت "کا حصہ ہونے کے ساتھ اس کی پروف ریڈر بھی ہیں۔ ایک بھارتی کتاب میں بھی لکھ چکی ہیں۔ خواب دریچہ رائٹر فورم کے تحت شائع ہونے والی مشترکہ افسانوی مجموعے کا حصہ ہیں۔ دوماہی رسالہ دشتِ آرزو کے معاشرتی کالم و مضامین کی انچارج ہیں ۔ ناموس رسالت اور حرمت قرآن انتھالوجی میں لکھ کر اسلام دشمنوں کو جواب دینے کی کوشش میں اپنا حصہ ڈالنے کی ادنی سی کوشش کی ہے۔

"سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

"تجھ سے پہلے تاریک تھا جہاں
تیری ضو سے روشن ہوئے زمین و آسمان
تو ہے علم و نور کا آفتاب"
"لوح بھی تو، قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب"

دور تاریکی اور چار سو جہالت کا راج تھا۔ ساری دنیا جہالت اور گناہوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ سر عام قتل ہوتے تھے اور کوئی روکنے والا نہ تھا، بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا یہاں کا دستور تھا۔ حلال اور حرام کی کوئی تمیز نہیں تھی تو قید کیسے ہوتی؟؟ سود اور شراب کی روک ٹوک نہیں تھی، بتوں کو خدا بنا کر پوجا جاتا تھا اور کوئی دین سکھانے والا نہیں تھا۔ لوگ ہدایت کے رستے سے انجان تھے۔ کوئی دستورِ حیات نہیں تھا بلکہ یہاں ظالم، ظلم کے بغیر جی نہیں سکتا تھا اور مظلوم ظلم سہے بنا محفوظ نہیں تھا۔ ایسے میں رب کا کرم ہوا اور اس نے جہاں پر اپنی رحمت کا سایہ کر دیا اور اس رحمت کو اس دنیا اور آخرت کے لیے ہمیشگی کا سامان بنا دیا۔

رحمت دوعالم، سید المرسلین، شفیق ورحیم، صادق اور امین کے لقب سے نوازے جانے والے، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس دنیا میں تشریف لانا تاریکی کے خاتمے کا سبب بنا اور ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے اس دنیا پہ نور چھا گیا اور ظلمتوں کے پروردہ دلوں پر چھائی جہالت کے اندھیرے دور کرنے والی روشنی کا ظہور ہو گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن سے ہی اللہ والے تھے اور عبادتِ الٰہی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ایسی جگہ کا انتخاب کیا کرتے تھے۔ جہاں آپ کو کوئی پریشان نہ کرے اور آپ عبادتِ الٰہی سکون سے اور دل لگا کر کر سکیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا میں تشریف لے جاتے عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنا راز منکشف کیا اور آپ پر پہلی وحی غار حرا میں نازل ہوئی جب جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے عرض کیا کہ "اقراء"

یعنی کہ پڑھ مگر آپ نے فرمایا کہ "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں"۔ جبرئیل امین نے پھر کہا کہ اقراء آپ نے پھر کہا کہ "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے کے ساتھ بھینچ کر کہا کہ پڑھ "اقراء" اور پھر آیت در آیت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہوتا رہا۔

مگر جب آپ پر قرآن پاک نازل ہوا تو عرب کے لوگ اس بات کو جھوٹ اور من گھڑت کہتے تھے اور ایمان نہ لاتے تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ کی صداقت پر سب سے پہلے آپ کی بیوی ایمان لائیں، وہ نبوت سے پہلے پندرہ برس تک آپ کی رفاقت میں رہ چکی تھیں اور آپ کے ہر حال اور ہر کیفیت کی نسبت ذاتی واقفیت رکھتی تھیں، باایں ہمہ جب آنحضرت ﷺ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے انہی نے اس دعویٰ کی سچائی کو تسلیم کیا۔

(خطبات مدراس، ص:٦٧)

اور پھر آپ کے یار غار ثور، رفیقِ سفر حضرت ابو بکر صدیق رضہ ایمان لائے اور پھر قافلہ بنتا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے بہت تکالیف برداشت کیں اور لہولہان ہوئے۔

یہ دس نبوی کا واقعہ ہے طائف کے علاقہ میں دوپہر کے وقت صحرائے عرب کی شدید تپتی گرمی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف کے لوگوں کو اللہ تعالی کی وحدانیت کا پیغام دے رہے ہیں، ان کو نجات کے راستے پر آنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ مکہ سے چالیس پچاس کلو میٹر کا سفر پیدل طے کر کے یہاں پہنچنے والے غبار سفر میں اٹے ہوئے، تھکے ہوئے آپ صرف اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل میں یہاں پہنچے۔ لیکن طائف کے لوگوں نے آپ کی ایک نہ سنی بلکہ توحید کی اس دعوت کے جواب میں اوباشوں اور آوارہ گردوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ کوئی تالی بجاتا، کوئی سیٹی بجاتا، کوئی جملے کستا، کوئی ہلڑ بازی کرتا، شور، ہڑبونگ اور اودھم مچاتے ہوئے وہ آپؐ کو طائف کی گلیوں میں لے آئے۔ یہاں دونوں طرف لوگ صف بنائے پتھر ہاتھوں میں لیے کھڑے تھے، جب آپؐ کا گزر وہاں سے ہوا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارنا شروع کیے۔

www.novelsclubb.com

سر مبارک سے لے کر پاؤں مبارک بلکہ نعلین مبارک تک آپؐ لہولہان ہو گئے اور پنڈلیوں اور گھٹنوں پر گہرے زخم آئے مگر رسول پاک رکے نہیں بلکہ دعوتِ حق دیتے رہے۔

"تو رہبر ہے بحر و بر میں

تو رہنما شام و سحر میں

تو کتاب ہستی کا نرالا باب

ہوئی ختم تجھ پہ انبیاء کی کتاب"

حضرت محمد مصطفی، رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوقات عالم کے لیے ایک نمونہ حیات تھے۔ زندگی کے ہر پہلو کو اچھی طرح سے آپ نے واضح طور پر سمجھایا تاکہ آپ کے بعد کسی کو کوئی پریشانی نہ رہے

۔

بیٹیوں کے باپ ہونے کے ناطے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹیوں کے ساتھ زیادہ محبت سے پیش آنے کی تلقین کرتے

تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا:

"میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہو گا جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی۔ پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ جس کا ہر حُلہ ہزار حُلوں پر مشتمل ہو گا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہو گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور وافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ، پس آپ کو دُلہن کی طرح سجا کر ستّر ہزار حُوروں کے جُھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔"

(محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوِی القربیٰ: 95)

"نہ تجھ سی ہستی دیکھی جہاں میں نہ تجھ سا کوئی رسول

تو سب سے جدا، سب سے نرالا خدا کا رسول

ہوئی نازل تجھ پہ خدا کی کتاب

"لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب"

www.novelsclubb.com

فائزہ عنصر

محترمہ کا نام فائزہ عنصر ہے ان کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر ضلع راولپنڈی سے ہے۔ یہ ایک سوشل رائٹر ہیں۔ان کا قلم تھامنے کا مقصد مسائل کی جانچ پڑتال کرنا، حق اور صداقت کی آواز بلند کرنااور معلومات میں اضافہ کرنا ہے۔ یہ پاکستان کے مختلف اخبارات اور رسالوں میں لکھ چکی ہیں کچھ انتھالوجی کتابوں کا بھی حصہ ہیں۔ جن میں "لو آف رائٹنگ"، "ایک شاعر کی باتیں"، "داڈوراف ہیون"، "فیتھ ان لو"، " بلیسنگ آف اللہ" محافظ کون"، " تلاش دشت" اور "میجک اف لو" شامل ہیں . ایک اور انتھالوجی جس کا نام "حرمتِ قرآن اور ناموسِ رسالت " ہے جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔اس کے علاوہ انڈیا کی انتھالوجی میں بھی کام کر چکی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ شاعری بھی کرتی ہیں۔اور بہت سی ادبی سرگرمیوں کا حصہ بھی رہ چکی ہیں۔ مختلف سرگرمیوں کی بناپر بہت سے اعزازی اسناد حاصل کر چکی ہیں۔ اور کتاب "نروان" کا بھی حصہ ہیں جو کہ جلد ہی منظر عام پر انے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

"تحفظ ختمِ نبوت اور گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سزا"

ختمِ نبوت ﷺ سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالی کے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس دنیا میں بھیج کر بساطِ انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔

اسی عقیدے کو شریعت کی اصطلاح میں "عقیدہ ختم نبوت" کہتے ہیں اور یہ ہمارے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ اور امت محمدی ﷺ کا بنیادی عقیدہ ہے۔

www.novelsclubb.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ذکر قرآن پاک میں سو سے زیادہ آیات مبارکہ میں آیا ہے۔ اور احادیث میں تقریبا 210 سے زائد مرتبہ نہایت جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم خود تکمیل دین کا اعلان کرتا ہے۔ گویا انسانیت اپنے معراج کو پہنچ گئی۔ دین مکمل ہو گیا اور اب اس کے بعد کسی نبی اور کسی دوسری کتاب کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

قرآن مجید میں ارشاد کیا گیا ہے۔

"محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اللہ کے رسول ﷺ اور خاتم النبی ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔"(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40:

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں ارشاد فرمایا!

"بے شک میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے بہت اچھے سے گھر بنایا ہو اور اسے بہت اچھے طریقے سے مزین کیا ہو سوائے اس کے کہ ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پھر لوگ اس کے چاروں طرف گھومتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ اینٹ یہاں کیوں نہیں رکھی گئی؟؟اپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"پس میں وہ نبیوں کے سلسلے کی آخری اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں"

اسی طرح قران مجید کی سینکڑوں آیات اور احادیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے اور قران کی آخری کتاب ہونے کا ذکر ہے۔ ختم نبوت پر تمام اصحاب کا اجماع ہے تمام علماء امت کا اجماع ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن لوگوں نے نبوت کا دعوی کیا اور جنہوں نے ان کی نبوت تسلیم کی ان سب کے خلاف صحابہ کرام نے بلا تفاق جنگ کی تھی۔

تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ کے لیے کتنی جنگیں لڑی گئیں ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام کی تعداد 259 ہے۔

اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ "اصحابہ کرام مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سے کس طرح والہانہ تعلق رکھتے تھے اور انہوں نے ختم نبوت کی دفاع کے لیے کس قدر قربانیاں دیں۔

چنانچہ آج کے اس فتنے اور گمراہی کے دور میں جب قادیانی اپنے جھوٹے نبی کی نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے

www.novelsclubb.com

ہر وقت مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔اس وقت عقیدے ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ اور دفاع ہر مسلمان پر فرض،لازم اور ملزوم ہے۔

"وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
جس بنوت میں نہیں قوت وشوکت کا پیام"

(اقبال)

اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔

"جو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ مسلمان ہو یا کافر اسے قتل کرنا واجب ہے اور میری رائے ہے اسے توبہ کی مہلت بھی نہ دی جائے اور فورا قتل کر دیا جائے"

امام مالک کہتے ہیں "اگر گستاخ گستاخی کے بعد بھی زندہ رہے تو پھر اس امت کے باقی رہنے کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا"

اصحاب اجمعین کے عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ناموسِ رسالت پر اپنا تن من دھن قربان کر دینے کے کئی واقعات موجود ہیں۔

www.novelsclubb.com

اللہ تعالی کا فرمان ہے "لوگو اپنی آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو"

اسی سلسلے میں احادیث پاک کا مفہوم ہے۔

"کوئی شک تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ماں باپ اور اولاد اور باقی اشخاص سے بڑھ کر محبت نہ ہو۔"

اگر حرمت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آکر بھی ہم مسلمانوں کی سوئی ہوئی غیرت نہیں جاگی تو پھر

مسلمانوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔

تحفظ ختم نبوت ﷺ اور تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے عقیدے اور نظریے کا بنیادی جزو ہے۔

www.novelsclubb.com

مدیحہ رضوی

محترمہ کا نام مدیحہ رضوی ہے ان کا تعلق اٹک سے ہے۔ یہ تحریک لبیک پاکستان کی سوشل ورکر ہیں ، کیلیگرافی آرٹسٹ ہیں، رائٹر ہیں اور سیرت النبی اور ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے شمار کالمز لکھ چکی ہیں جو مختلف اخبارات میں شائع شدہ ہیں اور انہیں ایک معروف عالم دین اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمتہ اللہ سے خاص عقیدت و محبت ہے تو ان کی شخصیت

پر بھی کالمز لکھتی ہیں۔اس کے علاوہ قلم الملاحم رائٹر نیر و سینٹر سے بھی منسلک ہیں ان کی اس تحریر کا انتساب بھی علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمتہ اللہ علیہ کی مبارک شخصیت و روح کو ہے۔اس کے علاوہ بھی مختلف دینی خدمات اور سرگرمیوں میں شامل رہتی ہیں اللہ کریم ہمارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے بھر دیں۔

www.novelsclubb.com

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسکراہٹیں"

آج میں جس خوبصورت ترین ہستی کے بارے میں بات کر رہی ہوں وہ بہت خوبصورت اور تمام جہان کی رونق ہیں۔جی ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی الملاحم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی آمد

پر زمین سے لے کر آسمان تک تمام تر مخلوقات مسکرا اٹھیں اور تمام جہان میں روشنیاں جگمگا اٹھیں اور جن کی سیرت کا گوشہ گوشہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ جن کی محبت و عشق میں ہم دیوانہ وار گھومتے ہیں اور ان کی محبت کے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک کوئی مسلمان ماں باپ بہن بھائی حتی کہ ہر شے تمام جہان سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتا وہ کامل مومن نہیں ہو سکتا۔

ان کی خوبصورت ترین سیرت کا جو بھی حصہ نکالیں وہ روشن اور نور سے بھرا ہے لیکن یہاں پر میں نبی کریم ﷺ کی مبارک مسکراہٹ کے چند خوبصورت ترین واقعات بیان کروں گی۔

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پہ مسکراہٹ۔

ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تاجدارِ ختم نبوت اپنے صحابہ کرام کی مجلس میں جلوہ افروز تھے۔ سامنے کھجوریں رکھی ہوئی تھیں۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور اس وقت ان کی آنکھیں درد کر رہیں تھیں اور آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی انہوں نے آتے ہی صحابہ کرام کے ساتھ کھجوریں کھانا شروع کر دیں یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میٹھا کھا رہے ہو؟؟؟؟ حلانکہ تمہاری آنکھیں دکھتی ہیں۔ اس پر صہیب رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے میں اس طرف سے کھاتا ہوں جس طرف سے آنکھ درد نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات پر ہنسے اور مسکراتے رہے۔

ایک انصاری کی بات پہ مسکراہٹ

ایک دفعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں نوے ہزار درہم پیش کیے گئے آپ علیہ السلام نے انہیں ایک چٹائی پر رکھوا دیا اور تقسیم فرمانے لگے جو بھی سائل آتا اسے مایوس نہ فرماتے اسے عنایت فرماتے اور کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتے۔ جب آپ علیہ السلام تمام تر درہم تقسیم فرما چکے تو اس کے

بعد ایک اور سائل آگیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" تم ہمارے نام پر ضرورت کی چیزیں خرید لو جب کسی طرف سے مال آئے گا تو تمھارے قرضے کی ادائیگی ہم کر دیں گے "اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کام کی اگر استطاعت نہ ہو تو وہ کام اللہ تعالی نے ضروری قرار نہیں دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہ آئی ایک انصاری جو اس وقت وہاں موجود تھے گویا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ خرچ کرتے جائیں کیونکہ اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام کو کبھی بھی مال کی کمی کا اندیشہ لاحق نہیں ہونے دیا۔ یہ سن کر آپ علیہ الصلواۃ والسلام مسکرانے لگے اور چہرہ انور سے بشاشت کے آثار چھلکنے لگے مسکرا کر فرمایا کہ مجھے یہی حکم ملا ہے۔

ترمذی شریف

اب یہاں پر اس خوبصورت ترین واقعہ سے ہمارے لیے یہ سبق ملتا ہے کہ کسی بھی سائل کو خالی نہیں بھیجنا چاہیے یہ ہمارے کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے

www.novelsclubb.com

مسکراہٹ کی وجہ

ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ ایک حجرہ مبارک میں جلوہ فرما تھے کسی امور پر ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنہا اونچی آواز میں ہنس کر گفتگو فرما رہی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ ہنس بھی رہی تھیں۔اس مجلس میں نبی کریم ﷺ بھی جلوہ گر تھے اچانک حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ بھی مجلس میں تشریف لے آئے تمام ازواجِ مطہرات جناب فاروق اعظم کو دیکھ کر یکدم خاموش ہو گئیں آپ علیہ السلام ایک دم اس بدلی ہوئی حالت پر ہنس پڑے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ

تعالی عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسکرانے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا عمر یہ تم سے بہت ڈرتی ہیں۔

ابھی تمھارے آنے سے پہلے خوب ہنس رہیں تھیں اور اب دیکھو جیسے ان کے منہ میں زبان ہی نہیں ہے یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ میں تعالی عنہ نے فرمایا "مجھ سے ڈرتی ہیں اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں جن سے میں تو کیا سارے مسلمان ڈرتے ہیں۔"

ترمذی شریف

جنت اور بوڑھی عورت

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے وسلم کی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کے پاس آئیں اور عرض کیا "یارسول اللہ! میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ رب العالمین مجھے جنت میں داخل فرمائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک کوئی بوڑھی عورت جنت میں داخل نہ ہو گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر حضرت صفیہ رونے لگیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بہت سادہ دل خاتون تھیں اس لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم نہ سمجھ سکیں اور رنجیدہ حالت میں اٹھ کھڑی ہوئیں۔ جب جانے لگیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "میری پھوپھی سے کہہ دو ہی کہ اللہ تعالی ہر صاحبِ ایمان بوڑھی عورت کو جوان بنا کر جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے بڑھاپے کو جوانی میں تبدیل فرمادے گا" شمائل ترمذی

دعا کے بعد تبسم فرمانا

حضرت ابن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس کوئی سواری لائی گئی تو آپ نے رکاب میں پاں رکھتے ہوئے بسم اللہ کہااور جب سوار ہو چکے تو الحمد للہ کہا پھر یہ دعا پڑھی ترجمہ " پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر فرمادیا ورنہ ہم کو اس کے مطیع بنانے کی طاقت نہ تھی اور بے شک ہم پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"اس کے بعد حضرت علی نے تین بار "الحمد للہ"اور تین بار "اللہ اکبر" کہا پھر کہا:

ترجمہ " پاک ہے تیری ذات ہر عیب سے اور میں نے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں اور اقامت کی اطاعت نہ کرنے میں اپنے ہی نفس پر ظلم کیا ہے پس اے اللہ تو میری مغفرت فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی مغفرت نہیں کر سکتا" پھر اس دعا کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت ابن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پڑھنے کی وجہ پوچھی تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی طرح دعائیں پڑھی تھیں اور اس کے بعد تبسم فرمایا تھا میں نے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تبسم کی وجہ پوچھی تھی؟؟؟ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالی بندہ کے اس کہنے پر کہ "میرے گناہ تیرے سوا کوئی نہیں معاف کر سکتا خوش ہو کر فرماتا ہے کہ میرا بندا یہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں معاف کر سکتا"

شمائل ترندی

سبحان تیری قدرت ! نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ کا ہر پہلو خوبصورت اور دل نشین ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہی اصل مقصد اور ضابطہ حیات ہے۔

"نبی تو سارے سب ہی اعلیٰ ہیں رتبے سب کے بلند و بالا

مگر جو آخر میں آمنہ کا وہ لال آیا کمال آیا
نبی کا لب پر جو ذکر ہے بے مثال آیا کمال آیا"
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کریم ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خالص اور غالب محبت عطا فرمائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

شازیہ یاسین

محترمہ شازیہ یاسین صاحبہ کا تعلق خوبصورت صوبے سندھ کی تحصیل پنو عاقل سے ہے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی۔ آپ کی دنیاوی تعلیم ایم اے (اردو) اور ایم اے (ایجوکیشن) ہے۔ آپ ہمارے ملک کے ادارے ایف۔جی۔ای۔آئی کینٹ/گیریژن سے وابستہ ہے اور پنو عاقل چھاؤنی کے ایف ۔جی پبلک ہائر سیکنڈری سکول میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ آپ نے باقاعدہ لکھنے کا آغاز دسمبر 2022 میں کیا۔ ابھی اردو ادب کی دنیا میں نو آموز لکھاری کے طور پر جانی جاتی ہے۔ اپنی لگن اور محنت کی وجہ سے مختلف اخبارات اور میگزین میں باقاعدگی سے لکھتی ہے۔ جن میں ہم عوام لاہور، ماہ روح انٹرنیشنل میگزین، سرکش ملتان، عبادت لاہور، اخبار اکبر رحیم یار خان، پہچان پاکستان نیوز گروپ اور بچوں کا مجلہ بزم قرآن پشاور شامل ہے۔ اس کے علاوہ اپنے ادارے ایف جی ای آئی کینٹ/گیریژن کے اخبار

ایجوکیشن نیوز میں بھی لکھتی ہے۔ آپ مختلف ادبی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی رہتی ہے اور نمایاں پوزیشن بھی اپنے نام کر چکی ہے۔ پاکستان کے علاوہ پڑوسی ملک ہندوستان کی تین انتھالوجی کتابوں کا بھی حصہ ہے۔ جس میں ان کی تحریر کو کافی سراہا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ "انہیں اپنے خیالات کو لفظوں کی صورت صفحہ قرطاس پر موتیوں کی مانند بکھیرنا اچھا لگتا ہے اور ان کے قلم کا مقصد معاشرے کی اصلاح کے ساتھ ساتھ لوگوں کا تعلق اللہ عزوجل کی ذات کے ساتھ مضبوط بنانا ہے تاکہ لوگ آج کے نفسا نفسی کے دور میں مایوسی کے اندھیرے سے نکل سکیں۔" ہمیشہ مثبت لکھنے کی کوشش کرتی ہے اور ہمیشہ لکھنے کی خواہش مند ہیں۔

"حرمتِ قرآن"

www.novelsclubb.com

خداوند متعال کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہم سب کو مسلمان پیدا کیا ہے اور رحمت العالمین کی امت کا حصہ بنایا ہے۔ کروڑوں درود وسلام اس عظیم ہستی پر جو وجہ تخلیق کائنات اور محبوب رب کائنات ہے۔ جو اس عالم کے ہر ذرہ کے لیے رحمت بنا کر بھیجیں گئے۔ انہوں

نے اپنے ہر عمل سے، اپنے اخلاق سے سب کو اتنا متاثر کیا کہ لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے قرآن مجید فرقان حمید کی آیات کفار مکہ کو سنا کر ان

کے زنگ آلود دل کو صاف کیا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم پر اتاری، تاکہ وہ اس کی آیات لوگوں کو کھول کھول کر بیان فرمائے تاکہ وہ صراط مستقیم پر چلیں۔

بحیثیت مسلمان ہمارا جتنا ایمان اس خدائے واحد کی وحدانیت اور ختمِ نبوت پر ہے اتنا ہی قرآن مجید فرقان حمید کی عزت واحترام اور وقار پر بھی ہے۔ ہم عمیق قلب سے اس کتاب کی عزت کرتے ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف مستعار حیات کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے بلکہ عالم برزخ کی کامیابی کے بھی تمام راز اس میں پنہاں ہے۔ اس کتاب کا پڑھنا، لکھنا اور سننا سب باعثِ ثواب ہے۔ اس میں زیست دنیا کے ہر پہلو، ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔ مایوس لوگوں کے لیے امید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی یہ کتاب دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے سینوں کی زینت ہے اور وہاں قیامت تک محفوظ رہے گی۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم پر اتاری گئی تھی۔ اسی لیے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود رب العالمین نے لیا ہے۔ قران کریم میں پروردگار ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"بے شک یہ ذکر (قرآن مجید) ہم نے نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (سورت الحجر آیت 9 ترجمہ کنزالایمان)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ:

"بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی ہے جس کے ذریعے اللہ پر ایمان لانے والے انبیاء، اہل اللہ اور علماء یہودیوں کے فیصلے کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرتے تھے، کیونکہ انھیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس پر (اقرار کرتے ہوئے) گواہ تھے۔ لہذا تم لوگ (اے یہودیوں) لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو کم قیمت پر فروخت نہ کرو اور جو اللہ کے نازل کردہ احکامات اور ہدایت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو وہ کافر ہیں۔ (سورت المائدہ آیت نمبر 44 ترجمہ کنزالایمان)

یہ اعجاز قرآن مجید کو

حاصل ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ ورنہ اس کی آیات اور مواد کا بھی وہی حال ہوتا جو دوسری آسمانی کتابوں کا ہوا ہے۔ جس میں ان کی تحریف اور تبدیلی ہو چکی ہے کیونکہ ان کی حفاظت انھی کے ذمہ تھی جن پر وہ نازل کی گئی تھی۔

مغربی ممالک میں اکثر ہماری مقدس کتاب قرآن مجید فرقان حمید کی بے حرمتی کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ واقعات بار بار ہونے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم لوگ ایسے واقعات کی مذمت اس طرح نہیں کرتے جس طرح مسلمانوں کو زیب دیتا ہے۔ یا یوں کہہ لیجیے کہ جو جوش وجذبہ اور عقیدت واحترام ہمیں اپنی مقدس کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے لیے دنیا کو دکھانا چاہیے۔ شاید ہم اس میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو پائے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ دشمن تو دشمن ہم خود بھی اپنی صلاحیتوں اور طاقت سے بے خبر ہیں ہم بھول چکے ہیں کہ:

"ہم کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں
ہم سے زمانہ خود ہے زمانے سے ہم نہیں"

یہ ہی بات زمانے کو بتانے کی ضرورت ہے کہ ہم کل بھی فاتح عالم تھے اور آج بھی امت مسلمہ کے نوجوانوں میں اتنا دم ہے کہ وہ پوری مغربی اقوام کو نیست و نابود کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم آج بھی صلاح الدین ایوبی ہے، ہم آج بھی محمد بن قاسم کی للکار ہے، ہم آج بھی خالد بن ولید کی تلوار ہے۔ ہم آج بھی ٹیپو سلطان کی خودداری ہے۔ یہ سب ہم اس وقت دنیا کو بتا سکیں گے جب ہمیں خود قرآن مجید فرقان حمید کی بے حرمتی کا احساس ہو گا، جب ہماری روح اور دل اس کی بے حرمتی پر کانپ جائیں گے۔ لیکن یہ کیسے ہو گا؟ جب ہم خود ہی اس کتاب سے دوری اختیار کیے ہوئے ہیں ہم تو اس مقدس کتاب کو روز کھولنے کی زحمت نہیں کرتے کجا کہ ہم اس سے ہدایت حاصل کرے یا اس کے احکامات پر عمل کر کے خود کو اور اس دنیا کو بدل ڈالیں۔ آپ خود کو اپنے مذہب اور اس مقدس کتاب سے جوڑ کر دیکھیں، آپ اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کریں گے۔ آپ کے دل میں قرآن مجید فرقان حمید کی عقیدت و احترام کا وہ جذبہ بیدار ہو گا کہ آپ خود حیران ہو جائیں گے۔ پھر آپ دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر فخر سے کہیں گے کہ:

"ہزار برق گرے لاکھ آندھیاں اٹھیں
وہ پھول کھل کے ہی رہتے ہیں جو کھلنے والے ہو"

جب بھی ایسے واقعات رونما ہو تو ہمیں اس طرح اس کی مذمت کرنی چاہیے کہ منکر اسلام حیران و پریشاں ہو جائیں کہ انھوں نے کس امت کو للکارا ہے۔ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ کس کی مقدس کتاب یا نبی کے بارے میں کچھ بھی نازیبا کہنے کا سوچا بھی ہے۔ خدارا ایسے موقع پر تو متحد ہو جایا کرے جب آپ کے اسلام، آپ کی کتاب یا آپ کے نبی کی عظمت کو آپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت ابرہیم علیہ السلام کے واقعے میں ایک چڑیا کا کردار تو آپ سب کو یاد ہی ہو گا جسے روز محشر اپنی جواب دہی کی فکر تھی اور ہم تو اشرف

www.novelsclubb.com

المخلوقات ہے۔ ہم روز محشر اپنے رب اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟

میں آپ سے عاجزانہ التماس کروں گی کہ آپ کسی بھی ملک سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کے پاس کوئی بھی عہدہ ہے، آپ کا معاشرے میں جو بھی مقام ہے۔ آپ قرآن مجید کی بے حرمتی اور نبی کی شان میں گستاخانہ بیان پر اپنی آواز ضرور اٹھائیں، تلوار اٹھا سکتے ہیں تو اٹھائیں، قلم کے ذریعے انقلاب برپا کر سکتے ہیں تو قلم اٹھائیں۔

پروردگار عالم ہم سب کو مسلمان ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہدایت سے سرفراز کرے۔

(آمین)

www.novelsclubb.com

ماہم حامد

محترمہ کا نام ماہم حامد ہے، ان کا تعلق ڈیرہ غازی خان سے ہے۔ انہوں نے لکھنا 2022 میں بڑی مشکل سے اسٹارٹ کیا ہے۔ کیونکہ ان کو لکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ خیر ابتک ماشاءاللہ سے ان کے ناولٹ حجاب ڈائجسٹ، سوہنی ڈائجسٹ اور کوآرتھر کے طور پہ ایک بک "چمکتے ستارے" کے نام سے آچکی ہے۔ باقی دو کتابیں آنے والی ہیں۔ ان میں بھی یہ کوآرتھر کے طور پہ ہی شریک ہوئی ہیں۔ ان کو ڈرامہ رائٹر بننے کا شوق ہے بچپن سے ہے۔ یہ افسانے، ناول ناولٹ اور شاعری کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ انشاءاللہ ایک کامیاب رائٹر بننا ہے۔ یہی ان کا خواب ہے

www.novelsclubb.com

"حرمت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

"محمد سے محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایمان نامکمل ہے"

میرے قلم کی خوش بختی کہ اس کی نوک سے نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت بیان ہو۔اس شافعِ امت کا ذکر ہو جو ہدایت پھیلا کر بھی،اپنے رب کا پیغام بندوں تک پہنچا کر بھی،اپنی امت کی بخشش کے لیے اس رب کے سامنے روتے تھے۔ وہ رحمتہ اللعالمین سراپا محبت ہی محبت تھے۔ان کی عزت ان کی حرمت ہر مسلمان پہ لازم ملزوم ہے۔کیونکہ قرآن پاک کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں نبی کی شان کا ذکر کیا ہے۔آیت مبارکہ ہے:

"اے محبوب (ﷺ) تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں"۔

قرآن مجید کی آیات بار بار نبی کریم کی اطاعت کا درس دیتی ہیں۔ ہمیں بتلاتی ہیں کہ نبی کریم سے محبت اور

احترام کے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہ محبوب خدا ہیں، وہ واحد پیغمبر ہیں جنہیں خدا نے شرف ملاقات بخشا، وہ جو اپنی حیات مبارکہ میں آسمانوں کی آخری حد تک پہنچیں۔ وہ وہاں تک پہنچے جہاں آج تک کوئی انسان تو کیا، کوئی فرشتہ بھی نہیں پہنچ پایا۔

"جبریل مقام سدرہ سے گر آگے بڑھیں پر جل جائیں
محبوبِ خدا کی منزل کا آغاز یہیں سے ہوتا ہے"

قربان جاؤں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت پہ ان کی شان پہ جو خدا کے محبوب ترین بندے اور رسول ہیں۔ نبی کے بارے میں غلط سلط باتیں کرنے والے، اپنی طرف سے یہ سوچتے ہیں کہ ہمارے دلوں سے ان کی عزت کم کر دیں گے۔ جہالت کی پٹی آنکھوں پہ باندھے وہ اپنی ہی آخرت اور دنیا تباہ کرنے میں لگے ہیں۔ کیونکہ ختم الرسل مولائے کل کے بارے میں خود خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

سورہ الفتح آیت نمبر 8 اور 9 کا ترجمہ

ترجمہ:

(اے پیغمبر) ہم نے تمہیں گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی عزت کرو اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرو۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ پاک صاف صاف حکم دے رہا ہے نبی کی تعظیم کا، ان کے مرتبے کی عزت کا۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور حرمت کی حفاظت ہر مسلمان پہ فرض ہے۔ اور پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والا ہر گز معافی کے لائق نہیں ہے۔ خدا کو پانے کے لیے عشقِ مصطفیٰ کا پانا ضروری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔

میں اکثر سوچتی ہوں، یہ یہودی عیسائی ہمارے دین کو غلط ثابت کرنے کی ناکام کوششیں کیوں کرتے ہیں؟؟ اور بھی تو مذاہب ہیں دنیا میں ہندومت، بدھ مت، سکھ مت اور آگ کو پوجنے والے مجوسیوں کا مذہب، پر حملہ دین اسلام پہ ہی کیوں کیا جاتا ہے؟؟؟ کبھی پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیوں پہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے، کبھی ان کے ناپاک ذہن حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح پہ اعتراض اٹھاتے ہیں، قرآن مجید فرقان حمید کی توہین کی جاتی ہے اور کبھی دین اسلام کو دہشتگردوں کا مذہب کہا جاتا ہے۔ آخر ساری دشمنی دین اسلام سے ہی کیوں؟ سارے حملے مسلمانوں کی روح پہ ہی کیوں کیے جاتے ہیں؟ اس بات کا سیدھا جواب یہ ہے کہ ان کے شیطان ذہنوں کو معلوم ہے کہ یہ دین حق ہے اور اس کی سچائی میں کوئی شک نہیں ہے یہ دین دنیا پہ چھا جانے والا دین ہے۔ وہ خوفزدہ ہیں اسلام کی طاقت اور مسلمانوں کی گزرے ہوئے کل میں ثابت ہوئی غیرت سے۔ جس نے روئے دنیا پہ حکومت کی ہے اپنے جذبہ ایمانی سے۔ تبھی وہ ان کوششوں میں لگے رہتے ہیں کہ کسی بھی طرح اس مذہب کو دنیا سے مٹا دیں۔ مگر انہیں یہ نہیں معلوم کہ اسلام چند رسموں کا نام نہیں ہے بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ نبی پاک نے قرآن کریم کی تفسیر اپنی عملی زندگی گزار کر بتلائی اور سیکھائی ہے مسلمانوں کو اور ہم مسلمانوں کا جذبہ بیمار سہی لیکن مر کبھی نہیں سکتا، کیونکہ اپنے پیغمبر سے محبت اور دین حق کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس دین کے لیے کٹ مرنے سے ہی ہماری حیات جاوداں ہے۔

شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

"نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاء کی حرمت پہ

خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا"

قرآن مجید دنیا کی واحد آسمانی کتاب ہے جس میں ایک لفظ کی تحریف نہیں ہو سکی، اور نہ ہی اللہ پاک یہ ہونے دے گا، کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ ابھی امریکہ میں اسلام میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا ڈرامہ کر کے قرآن مجید کے ساتھ کھلواڑ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن ان شاءاللہ وہ اس کوشش میں بھی منہ کی کھائیں گے۔ کیونکہ اس کتاب کی حفاظت وہ پاک پروردگار خود فرماتا ہے۔

میں یہاں اپنے لکھے چند شعروں کا حدیہ پیش کرنا چاہوں گی۔

"انسانیت کے واحد میزان کی توہین
لعنت ہے تیری عقل پہ قرآن کی توہین
ایسا بھی کیا ہے بیر دین محمدی سے
کرتے ہو ہر جگہ تم مسلمان کی توہین
اے نذر آتش کرنے والے نسخہ قرآن
شیطان کہوں تم کو تو شیطان کی توہین
نمٹے گا تجھ سے لازم وہ قادر مطلق
کر دی ہے تم نے یاسین و رحمان کی توہین
ماتم تمہاری عقل پہ تم کو نہیں معلوم
اسلام کی توہین ہے انسان کی توہین
ماہم خدا کا نور ہیں الفاظ قرآن کے

www.novelsclubb.com

کر دے گی تباہ انکو اس فرقان کی توہین"

بے شک ہم مسلمانوں پہ فرض ہے ان کی ہر گستاخی کا جواب دینا، انہیں آئینہ دکھانا، اور انہیں یہ بتانا کہ یہ ان کی بھول ہے کہ ان کے اندر کی غلاظت ہمارے دین کو کسی بھی طرح نقصان پہنچا سکتی ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والے بے شک بربادی کے لائق ہیں۔ چلیں ہم سب اپنے اپنے شعبے میں کچھ نہ کچھ ایسا ضرور کریں، جس ان کے اس گھناونے کاموں کی بھرپور مذمت ہو سکے۔ چلیں انہیں اس طرح نشان عبرت بنائیں، کہ پھر کسی میں ہمارے پیغمبر اور قرآن مجید کی توہین نہ ہمت ہو سکے۔

www.novelsclubb.com

حلیمہ سعدیہ

مصنفہ کا نام حلیمہ سعدیہ ہے۔ مصنفہ اپنا قلمی نام درخشاں لکھتی ہیں اور ان کا تعلق آزاد کشمیر کے ایک خوبصورت شہر میرپور سے ہے۔ان کی ادب سے دلچسپی 2016 سے ہے جب یہ میٹرک میں تھی اور اس وقت انہوں نے ایک چھوٹا سا ڈرامہ لکھا تھا۔ جو کہ "علی اور زارا کی محبت" کے عنوان سے تھا۔ مصنفہ کا پہلا ڈرامہ ہم جماعت سہیلیوں نے اور اساتذہ نے پڑھ کر بہت تعریف کی۔ پھر 2017 میں مصنفہ کے قلم سے "اندھیرے میں اُجالا" کے عنوان سے ایک افسانہ بھی صفحہ قرطاس کی زینت بنا۔ مصنفہ کا باقاعدہ ادب کی طرف سفر 8 جون 2023 میں ہی شروع ہوا ہے۔ اب تک تین کتابوں، پانچ انتھولوجی بُکس کے ساتھ ساتھ بہت سے مقابلہ جات میں حصہ لے چکی ہیں اور مہک میگزین، ماہنامہ ماہ روح انٹرنیشنل اور ماہنامہ دشتِ آرزو میں بھی لکھ چکی ہیں۔اس کے ساتھ ہی مصنفہ ایک ویب سائٹ، ہم عوام نیوز اور کشمیر ڈیلی اخبار میں کالم بھی لکھ چکی ہیں۔ مصنفہ کا خواب ہے کہ "مرنے سے پہلے ایک کتاب لکھ کر اس دنیا میں چھوڑ جائیں تاکہ مرنے کے بعد بھی وہ یاد رکھی جائیں مصنفہ." وژن بائے کشف عبیر "کا حصہ بھی ہیں اور اردو میں ماسٹرز کرنے کے بعد بطور استاد ایک پرائیویٹ انسٹیٹیوٹ میں پڑھا رہی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا وقتِ بعثت"

روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا حتمی منصوبہ نافذ ہونے کا وقت آلگا تھا۔اُس آخری رسول کی بعثت کی گھڑی آگئی تھی، جس کو ساری انسانیت کی رہنمائی کے لیے مبعوث ہونا تھا۔ہدایت کا طلبگار کوئی فرد ہو، کوئی معاشرہ یا قوم، اب قیامت تک کے لیے سامانِ ہدایت بننے والی آخری کتاب اُس رسول پر نازل ہونے جارہی تھی۔ اس کے اشارات سامنے آنے لگے تھے۔روم و فارس اور خود عرب میں یہودیوں اور عیسائیوں کی زبانوں سے نکل کر بت پرستوں میں بھی یہ چرچے ہونے لگے تھے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مقدس کتابوں میں جس نبی کی آمد کی خبریں ہیں وہ آنے والے ہیں۔

یثرب کے یہودیوں کا معاملہ یہ تھا کہ اوس اور خزرج قبیلے میں سے کسی ایک کے ساتھ اُن کی کھٹ پٹ جاری رہتی تھی۔جب کبھی وہ انہیں دبا لیتے تھے تو یہ دھمکی دیا کرتے تھے کہ "آ لینے دو اُس نبیِ موعود کو، اُس کے بعد ہمارے غلبے کا دور شروع ہوگا۔" وہ اللہ سے اس نبی کو بھیجنے کی دعائیں کیا کرتے تھے جس کی آمد سے انہوں نے اپنی فتح و نصرت وابستہ کر رکھی تھی۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"باوجود یکہ کہ خود کفار کے مقابلے میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے،

مگر جب وہ چیز آگئی، جسے وہ پہچان بھی گئے، تو انہوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔خدا کی لعنت ان منکرین پر۔"(البقرہ:89)

ایک یہودی عالم زید بن سعنہ تو دیکھتا تھا کہ مبعوث ہونے والے نبی کی جو نشانیاں ان کی کتابوں میں بیان ہوئی ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے جھلکتی ہیں۔

سچے خواب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ باقاعدہ وحی کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام کے نزول سے قبل وحی کا ایک سلسلہ سچے اور اچھے خوابوں کی صورت میں جاری ہو گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب اس طرح ہوتے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کی روشنی میں سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ نزولِ وحی کے قریبی عرصے ہی میں نہیں بلکہ کافی عرصہ پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں کچھ وقت گزارنے کے لیے کبھی کبھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اب تنہائی طبع مبارک کے لیے اتنی پسندیدہ بن گئی تھی کہ کئی دن کے لیے ستو اور پانی ساتھ لے جاتے اور شہر کی مادّہ پرستانہ اور جاہلانہ فضا سے نکل کر غور و فکر اور مراقبہ میں وقت گزرتا تھا۔

وحی کا نزول

"پڑھو (اے نبی) اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا"۔

(العلق، 1: 1تا5)

غارِ حرا کے اندر سے ایک نئے عہد کا ظہور ہو رہا تھا۔ اس کا افتتاح اقرا کے امر سے ہوا اور کتاب و قلم کے وسیلے سے حاصل ہونے علم کی اہمیت بتا کر ہوا۔ ان پانچ آیات میں جاہلیت اور جہالت پر قائم ایک تاریک

تمدّن اور اعتقادی اور اخلاقی برائیوں پر کھڑی تہذیب کی ظلمتوں اور ظلم پر استوار ایک باطل نظام کے خلاف جہاد کا اعلان ہو گیا۔اس سے بتا دیا گیا کہ دین کی تبلیغ کا جہاد تلوار سے نہیں بلکہ علم کی روشنی سے ہو گا۔اور یہ بھی کہ انسان کی حقیقت کچھ بھی نہیں ہے وہ ایک حقیر اور گندے پانی کے قطروں اور خون کے لوتھڑے سے انسان کو پیدا کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب غارِ حرا میں پہلی بار جبریل امین اللہ کا پیغام لے کر آئے اور کہا: "پڑھو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔جبریل نے بڑی سختی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بینچا اور پھر چھوڑ دیا۔

تیسری مرتبہ پھر کہا گیا پڑھو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سے پڑھنے سے عجز کا اظہار کیا اور فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تیسری مرتبہ بھی جبریل نے زور سے بھینچا اور اب سورہ العلق کی پہلی پانچ آیات پڑھ کر اس طرح سنائیں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر مبارک پر جاری ہو گئیں۔

قرآن پاک کہتا ہے کہ سابق انبیاء پر بھی اسی طرح تمام انبیاء پر اسی طرح وحی کا نزول ہوا جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔اس لیے یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ سابق تمام انبیاء جبریل کو امین کے ساتھ پہلی ملاقات میں ٹھیک وہی صورتِحال پیش آئی ہو جس سے ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تھے۔

تمام انبیاء ورُسل پر اترنے والی وحی کی مماثلت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تمہاری طرف اُسی طرح وحی بھیجی ہے۔جس طرح نوح علیہ السلام اور اُس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسمعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ

السلام، یعقوب علیہ السلام، عیسی علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، اور سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور دی"

ابن اسحاق اور زہری کی روایتوں میں آیا ہے کہ باقاعدہ وحی سے پہلے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور ریشم کے ایک کپڑے پر لکھی ہوئی ایک تحریر دِکھا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ پڑھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"وحی کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اثرات"

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید کی عظمت کے بارے میں بتایا ہے کہ

اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اُتار دِیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف

سے دبا جا رہا ہوتا۔

یہ تو پہلا موقع تھا، مدت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارِ وحی کے عادی ہو چکے تھے۔ اس وقت بھی مادرائے قوانینِ طبعی اس تجربے سے گزرنے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سخت اثرات دیکھنے میں آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "سخت سردی کے موسم میں بھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو جاتا تھا"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک طویل حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ العلق کی نازل شدہ آیات پڑھتے ہوئے گھر کی طرف آئے۔

گھبراہٹ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے لرز رہے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

"زملونی، زملونی، یعنی مجھے کچھ اڑھادو۔ طبیعت کچھ بحال ہوئی تو فرمایا:

"اے خدیجہ! یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ پھر سارا واقعہ انہیں سنایا اور اپنی جان کو خطرہ لاحق ہونے کا خدشہ ظاہر کیا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

"ہر گز نہیں، اللہ کی قسم، اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم توصلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں، لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ بے وسیلہ لوگوں کو کما کر دیتے ہیں،

مہمانوں کی تواضع کرتے ہیں اور ان لوگوں کی مدد کرتے ہیں جو ناگہانی مصیبتوں کا شکار ہو جائیں"

اس کے بعد وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل حق کی جستجو میں کافی عرصہ بھٹکتے رہے۔

لیکن حق نصیب میں نہ تھا۔

تلاشِ حق کرتے کرتے عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔

بڑھاپے کی وجہ سے ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ عبرانی زبان سے واقف تھے۔

اس لیے انجیل کے اصل نسخوں تک ان کی رسائی اور وقفیت تھی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا:

"ذرا اپنے بھتیجے کا ماجرا سنیے"۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا:

www.novelsclubb.com

"یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا۔
کاش میں اُس وقت تک زندہ رہتا جب تمہاری قوم تمہیں نکال باہر کرے گی۔ اس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے پوچھا:
"کیا یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے"
ورقہ بن نوفل نے کہا:
"تمہارے جیسا پیغام اس سے پہلے جو بھی لے کر آیا اس کے ساتھ قوم نے مخالفت اور دشمنی کی اور اسے تکلیفیں پہنچائیں۔ میں تمہارے اعلانِ نبوت تک زندہ رہا تو تمہاری پوری مدد کروں گا۔" ورقہ بن نوفل جلد ہی فوت ہو گئے۔

فترۃالوحی (وحی کا رُک جانا)

پہلی وحی کے بعد کچھ عرصہ تک وحی کا سلسلہ رکا رہا۔ سیرت کی کتابوں میں اس عرصہ کا ذکر "فترۃالوحی" کے عنوان سے ہوا ہے۔

کتنے عرصہ تک وحی کا سلسلہ منقطع رہا اور کب تک بندے کا اپنے رب سے رابطہ ٹوٹا رہا؟

یہ مدت دس دن بھی بتائی گئی ہے اور چالیس روز بھی۔ یہاں تک کہ تین سال بھی۔ لیکن اس حوالے سے وثوق سے کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا تاہم یہ حقیقت ہے کہ اس عرصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت رنج کا شکار رہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فترۃالوحی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"ایک روز میں جارہا تھا کہ مجھے اچانک آسمان کی طرف ایک آواز سنائی دی۔
میں نے آگے ،دائیں بائیں دیکھا مگر کچھ دکھائی نہ دیا۔کچھ دیر بعد مجھے پھر وہی آواز سنائی دی۔پھر ادھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔تیسری مرتبہ پھر وہی آواز آئی تو میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا،
زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔
میں خوف زدہ ہو کر زمین کی طرف جھکا اور پھر گھر جا کر گھر والوں سے کہا کہ مجھے کچھ اڑھا دو۔انہوں نے مجھ پر کمبل ڈال دیا اس وقت وحی نازل ہو گئی۔
"اے اوڑھ لپیٹنے والے ،اٹھو اور خبردار کرو۔اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو ۔اور گندگی سے دور رہو۔اور احسان نہ کرو زیادہ حاصل کرنے کے لیے۔اور اپنے رب کی خاطر صبر کرو۔
(المدثر:1تا7)
"مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام"

www.novelsclubb.com

مریم احمد

محترمہ مریم احمد مستقبل کی مصنفہ راولپنڈی سے تعلق رکھنے والی ایک عام سے گھر کی لڑکی جس کا خواب اپنے قلم کے ذریعے دنیا کو ان حقیقتوں سے باور کروانا ہے جن کے بارے میں لوگ جانتے تو ہیں لیکن بولنے کی ہمت نہیں رکھتے۔۔

بچپن سے لکھنے کی شوقین تھیں تب صرف وقت گزاری کرنے کے لیے ڈائری میں لکھا کرتی تھیں۔ پھر موبائل فون آگیا اور اپنے الفاظ جب جب یہ سٹیٹس پر لگاتی لوگوں کو بہت زیادہ پسند آنے لگ گئے۔ اور تب سے اپنے الفاظ کو نیا رخ دینے کے بارے میں سوچنے لگ گئیں۔ اور اسی سال 2023 میں موقع بھی مل گیا وقت کم تھا لیکن ہار نہیں مانی۔ ڈرتی تھی کہ کسی ادارے کو ان کے لکھے ہوئے کالم اور کہانیاں پسند آئیں گی کہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اپنے والدین کی دعاؤں سے آج اپنے ارد گرد رہنے والے لوگوں اور پورے خاندان میں سب سے پہلے اخبار میں آنے والی لڑکی ہیں انہیں فخر ہے خود پے۔

"ان کے خیال میں قلم ہی وہ واحد چیز ہے جو قوموں کا مستقبل بدل کر رکھ سکتا ہے"۔ اس لیے ایک لکھاری ہونے کی حیثیت سے ان کی یہی کاوش رہے گی کہ اپنے قلم کی طاقت سے اس ملک کا مستقبل بہتر بنا سکیں۔

اب تک انہوں نے سیاہ رات اور عیدالاضحی کے موقع پر تحریر لکھی ہیں اس کے علاوہ کہانی (ادھوری محبت)

گوشہ تخیل کی زینت بنے گی۔

اور آگے بھی انشاءاللہ ان کا قلم جاری رہے گا۔

حرمتِ قرآن

جیسے کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مختلف مذاہب کی مختلف کتابیں ہیں۔ان کے عقائد و نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔جو کہ ان سب کے لیے بہت اہم اور باعث احترام ہیں ایک دوسرے کے مذاہب کا احترام کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

اسی طرح قرآن مجید جو کہ ہم مسلمانوں کی اسلامی اور مذہبی کتاب ہے صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لیے راہ ہدایت ہے۔ہاں وہ بات الگ ہے کہ آج کل کوئی بھی قرآن مجید پر عمل نہیں کرتا حالانکہ جنت تک جانے کا راستہ قرآن مجید ہے۔قرآن مجید: انتہائی ادب واحترام والی کتاب، ہدایت کا راستہ دکھانے والی کتاب، تا قیامت رہنے والی کتاب، جس کتاب کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہے تمام کتابوں میں سے سب سے مقدس کتاب ہے جس میں قیامت تک تمام انسانوں کے بارے میں لکھ دیا گیا جس کا کوئی ردوبدل نہیں کر سکتا۔

اتنی پاک کتاب کی جب سویڈن میں بے حرمتی کی گئی اور نعوذ باللہ جب قرآن مجید کو جلایا گیا اور جب میں نے وہ خبر دیکھی تو میری آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔اپنی مقدس کتاب کی بے حرمتی دیکھ کر میرے منہ

سے بے ساختہ اس شخص کے لیے بد دعا نکلی حالانکہ مسلمان کبھی بد دعا نہیں دیتا لیکن میرے خیال میں اس شخص کو ہدایت کی دعا بھی نہیں دے سکتی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ :

"میں ہدایت بھی اس شخص کو دیتا ہوں جو خود ہدایت کی دعا مانگے"

اور یقین جانیے ایسا ہی ہے جب تک کوئی شخص اپنے لیے ہدایت کی دعا خود نہ کرے تب تک اسے ہدایت نہیں مل سکتی پھر چاہے آپ کتنے ہی بڑے مولوی یا پیر سے اپنے ہدایت کی دعا کروالیں۔

جو بے حرمتی سرے عام سویڈن میں ہوئی ہے اس پر آواز اٹھانا میرا فرض ہے جو کہ یہ فرض سب مسلمانوں کا تھا لیکن میں نے کہیں بھی سوشل میڈیا پر یہ نہیں دیکھا کہ کسی نے بھی سویڈن کے خلاف احتجاج کیا ہو اور یہ سب پتہ کیوں ہو رہا ہے ؟؟؟ کیونکہ مسلمان غفلت کی نیند سو چکے ہیں۔ مسلمانوں کے پاس جتنی طاقت ہے اتنی کسی بھی مذہب کے لوگوں میں نہیں ہے اور آج اس شخص کی ہمت دیکھیں کہ اس نے ہماری مذہبی کتاب کو آگ لگادی سرے عام اور مسلمان خاموش رہے۔ لیکن میں خاموش نہیں رہوں گی جب تک اس شخص کو سزا نہیں مل جاتی اور سخت پابندی عائد کر دی جائے کہ دوبارہ ایسا کوئی بھی کرنے کی جرت نہیں کرے۔

www.novelsclubb.com

اس تحریر کو لکھنے کا میرا مقصد صرف اور صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے اپنی مذہبی کتاب کی حفاظت کے لیے آواز اٹھانا تاکہ دوبارہ کسی بھی شخص میں اتنی جرات نہ ہو کہ ہمارے اسلام یا اسلام سے متعلق کسی بھی چیز کو نقصان پہنچا سکیں۔

پاکستان جب آزاد ہوا تھا تو ساتھ ہی ہمارے قائدِ اعظم محمد علی جناح نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ پاکستان میں رہنے والے تمام لوگ چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہر قسم کے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ

پاکستان میں آزاد ہیں۔ ہر قسم کی عبادت وہ کر سکتے ہیں وہ بھی بنا کسی روک ٹوک کے اور جب سے پاکستان بنا ہے تب سے لے کر آج تک قائدِ اعظم کے فرمان پر عمل کیا جا رہا ہے کہ "پاکستان میں سب آزاد ہیں دنیا بھر میں جتنے بھی مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں سب کے سب پاکستان میں آزادی سے رہتے ہیں کسی بھی شخص کو روک ٹوک نہیں ہے" کوئی بھی شخص یہاں آسانی سے کاروبار کر سکتا ہے، گھر بنا سکتے ہیں اپنے اپنے مذاہب کو فالو کر سکتا ہے۔ ہم مسلمان انہیں کچھ نہیں کہتے کوئی روک ٹوک نہیں کرتے چاہے پاکستان میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں کبھی کسی کے بھی مذہب کو نقصان نہیں پہنچایا۔ تو ہمارے اسلام کو ہمارے حجاب کو، ہماری کتاب کو، مسلمانوں کو کیوں نقصان پہنچایا جا رہا ہے؟ کیوں کوئی ان سب پر آواز نہیں اٹھا رہا؟ کیوں ہماری حکومت اور میڈیا، ہمارے افسران خاموش ہیں؟

لوگ اسلام کو ختم کرنے پر اس طرح تل گئے ہیں کہ مسلمانوں کی جانوں تک کو خطرہ ہے۔

لیکن ایسا کرنا ناممکن ہے اسلام کو ختم کرنے کا ارادہ آج سے نہیں بلکہ 1400 سال پہلے سے کوشش کر رہے ہیں لوگ لیکن آج بھی مسلمانوں کی تعداد حد سے زیادہ ہے۔ اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور آج بھی کہیں غیر مسلم، مسلمان ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ (جیسے ایک شخص نے قرآن مجید کو غلط ثابت کرنے کے لیے Anti islamic book لکھنے کا فیصلہ کیا تو جب اس نے قرآن مجید کو ترجمے کے ساتھ غور سے پڑھا تو اس نے یہ فیصلہ رد کر دیا وہ شرمندہ ہوا کیونکہ قرآن مجید کے متبادل کوئی کتاب بن ہی نہیں سکتی اور وہ شخص مسلمان ہو گیا)۔

قرآن مجید کی بے حرمتی ہم بلکل برداشت نہیں کر سکتے کسی بھی صورت نہیں۔ اس شخص کو سزا ملنی چاہیے جیسے اس بدبخت نے سرِ عام قرآن مجید کو جلایا ویسے ہی سرِ عام اسے سزا ملنی چاہیے۔ سویڈن حکومت کو یہ

قدم اٹھانا پڑے گا اور جس جس ملک میں مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے ہمارے حجاب کا مذاق بنایا جا رہا ہے مسلمان بچیوں کا سر عام سر سے دوپٹہ اتار دیا جاتا ہے انڈیا میں خاص طور پر۔

جو لوگ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں انہیں سزا ملنی چاہیے ہماری حکومت کو قدم اٹھانا پڑے گا ۔اور اگر کسی بھی ملک کی حکومت اس چیز پر کوئی ایکشن نہیں لے سکتی تو ہمارا فرض ہے کہ قائدِ اعظم کے اس فیصلے کو رد کیا جائے جس میں پاکستان میں رہنے والے لوگوں کو آزادی دی گئی تھی ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے جو دوسرے ممالک کے لوگ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں کیونکہ میری نظر میں میرے مذہب سے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔ آج تک جو ظلم مسلمان برداشت کرتے آ رہے ہیں وہ ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

میں نے قلم کے ذریعے اپنا قدم اٹھایا دیا ہے اب دوسرا قدم آپ سب پڑھنے والوں کا ہے آج اگر ہم نے کوئی قدم نہیں اٹھایا تو آنے والے وقتوں میں بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

کیونکہ اسلام ہمارا مذہب ہے پاکستان ہمارا ملک ہے صرف ہمارا نہ کسی حکومت کا ہے اور نہ ہی غیر مسلم کا۔ تمام مسلمان ہمارے بہن بھائی ہیں اور ان کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آواز اٹھاؤ اور حفاظت کرو مسلمانوں اور اسلام کی تاکہ دوبارہ کسی کی جرات نہ ہو قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کی۔۔

عائشہ اسلم

محترمہ کا نام عائشہ اسلم ہے ان کا تعلق صوبہ پنجاب کے شہر ضلع لیہ سے ہے۔ بچپن میں اور سکول لیول پر یہ ادبی سرگرمیوں میں کافی متحرک رہی ہیں۔ اس کے بعد کچھ عرصہ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے یہ سلسلہ

جاری نہ رہ سکا۔اب دوبارہ سے ادبی میدان میں قدم رکھ رہی ہیں۔ محترمہ ضلعی لیول پر اردو مضمون نویسی کا مقابلہ بھی جیت چکی ہیں۔

ان کا تعلق شعبہ صحت سے ہے اور یہ ایک بہبود تنظیم کے ساتھ بھی وابستہ ہیں۔ان کے قلم اٹھانے کا مقصد اپنے دل کی آواز لوگوں تک پہنچانا ہے اور یہ چاہتی ہیں کہ ان کے الفاظ لوگوں کی سوچ کو بدلیں۔

www.novelsclubb.com

"حرمت قرآن اور ہمارا معاشرہ"

سمجھ نہیں آتا کیا کہا جائے۔ کہاں سے شروع کیا جائے؟؟؟

قرآن کریم کے تعارف میں ارشاد ہے

"اور بلاشبہ ہم نے قرآن کو آسان بنا دیا ہے تو کیا کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرنے والا ہو؟؟ (سورۃ القمر:17)

حفاظت قرآن:

ارشاد ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

"بے شک ہم نے ہی اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"

اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کی حفاظت کا وعدہ کیا۔ لیکن کیا ہم نے کبھی سوچا کہ آیا ہم نے قرآن پر عمل کیا؟؟

ہماری پسماندگی اور تنزلی کی کیا وجہ ہے؟

آج مسلمان ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کی تعلیمات کو مسترد کر دیا اور اسے بس الماریوں کی حد تک رکھ دیا۔

بقول علامہ محمد اقبال:

"حیدری فقر ہے نہ دولت عثمانی ہے

تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر"

www.novelsclubb.com

آج مسلمان مغرب کی اندھی تقلید کرتا ہے۔ ہم دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں رسول اللہ اور قرآن کی محبت ہے لیکن حقیقت میں ہم قرآن مجید کو ترک کر کے دنیاوی خواہشات میں پڑ گئے۔ امت مسلمہ قرآن کو دستور حیات بنا لیتی تو دنیا بھر میں آج یوں پستی کا شکار نہ ہوتی۔ قیامت کے دن جہاں گمراہ لوگ اپنے کیے پر نادم ہوں گے وہاں رسول اللہ بارگاہ الٰہی میں سوال اٹھائیں گے:

وَقَالَ الرَّسُولُ يُرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝

"اور رسول کہیں گے اے میرے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو واقعی ترک کر دیا تھا۔ (سورۃ الفرقان:30)

آہ! کس منہ سے ہم اپنے نبی کا سامنا کریں گے؟؟؟

حرمتِ قرآن اور معاشرے کی اصلاح کی ضرورت:

آج ہمارا معاشرہ ذلت کا شکار ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے قرآن کریم کی تعلیمات کی حفاظت نہیں کی۔ فقط قرآن سے محبت کے کھوکھلے دعویٰ کیے۔ ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بیدار ہو کر قرآن کریم کو حقیقت میں سینے سے لگانا چاہیے اور مسائل کا حل قرآن کی رو سے ڈھونڈنا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

حفصہ امین

محترمہ حفصہ امین کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع قصور سے ہے۔ گریجویشن مکمل کرنے کے بعد اب دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے النور ادارے سے مختلف کورس کر رہی ہیں۔ جولائی 2022 سے لکھنے کا باقاعدہ آغاز کیا اور بہت سی کامیابیاں حاصل کیں۔ یہ معاشرے کی اصلاح کے لیے لکھتی ہیں۔ ان کی تحاریر بہت سے اخبارات اور میگزین میں شائع کی جا چکی ہیں۔ لکھاری ہونے کے ساتھ ساتھ، گرافک ڈیزائنر بھی ہیں۔

www.novelsclubb.com

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی عظیم ہستی ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسی بھی عام انسان کے ساتھ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے پیارے نبی اللہ تعالیٰ کے محبوب اور ہمارے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں حضرت عبداللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد آپ کی ولادت سے پہلے وفات پا گئے تھے۔ ان کی والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ آپ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش دائی حلیمہ نے کی۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع سے ہی بہت اچھی عادت اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا

وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ.(سورۃ قلم)

"یقیناً آپ کا اخلاق بہت بلند ہے" اور دوسری طرف خود آپ نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا:

"إنّما بُعثتُ لِأُتَمم مكارَم الأخلاق "

یعنی میری بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمام اخلاق عالیہ کو مکمل کر دوں۔

آپ بہت ایماندار تھے۔اور سچ بولنے والے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس دنیا میں تشریف لائے۔تو دنیا جہالت کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف گامزن کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت سچے اور ایماندار تھے۔لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے۔اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور آمین کہہ کر پکارتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو دین کی تبلیغ کرنے کا کہا اور آپ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کرنے کے لیے غار حرا میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔اور خوب عبادت کرتے چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو کہا کہ اللہ ایک ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔سب سے بڑھ کر آپ نے برابری اور مساوات کا درس دیا۔

www.novelsclubb.com

مساوات سے مراد ہر شخص کو وہی حق ملنا چاہیے جو دوسروں کو حاصل ہے، کسی کو کسی پر فوقیت نہیں ہے، کسی کو مرد یا عورت یا بچہ ہونے پر کسی اور مرد یا عورت یا بچہ پر فوقیت نہیں۔

اسلام بھی رنگ، نسل، زبان یا کسی اور بنیاد پر کسی کو امتیاز نہیں دیتا سوائے "تقوی" کے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا

"اے لوگو تمہارا معبود ایک ہی ہے اور تمہارے باپ بھی ایک۔اور یاد رکھو کسی عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی

پر کوئی فضیلت نہیں،اسی طرح کسی گورے کو کالے پر یا کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے اس کے جو متقی ہو۔۔ وہی اللہ کے نزدیک معزز و مکرم ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے"۔ (صحیح الترغیب:2964

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ: 3)

ترجمہ کہ میں نے آج تمھارے دین کو مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا اور تمھارے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا۔

آپ نے غلاموں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اُس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اُس (آزاد کرنے والے شخص) کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا" حتیٰ کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں اُس کی شرمگاہ کو آزاد کر دے گا (یعنی ایک ایک عضو کے بدلے میں اجر عطا ہو گا)۔"

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔رسول اکرم (ص) کی زندگی ہمارے لئے ایک مکمل نمونہ ہے۔۔ان کی تعلیمات دنیا و آخرت دونوں کیلئے کامیابی کا منبع ہیں۔جب تک مسلمان ان کی تعلیمات پر عمل پیرا رہا وہ دنیا کی حکمرانی کرتا رہا لیکن جب مسلمان نے اپنے آقا (ص) کی تعلیمات کو بھلا بیٹھا تو زوال اس کا مقدر بنی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ صبر واستقامت والے تھے۔جب آپ نے دین کی تبلیغ شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں بہت سی رکاوٹیں آئی یہاں تک کہ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ

www.novelsclubb.com

وآلہ وسلم پر پتھر برسائے لیکن آپ نے ان کے لیے کبھی بھی بد عا نہیں کی بلکہ ان کے لیے دعا کی کہ "اے اللہ ان کو ہدایت عطا فرما یہ نہیں جانتے کہ یہ لوگ گمراہی کے راستے پر ہیں۔" جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے مکہ ہجرت کر گئے تو مکہ کے لوگوں نے آپ کے ساتھ بہت برا سلوک کیا آپ کے راستے میں بہت سی مشکلات حائل کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیت اللہ جاتے تو مشرک اور کافر لوگ وہاں آ کر شور و غل کرتے سیٹیاں اور تالیاں بجاتے اور کہتے یہ ہمارا عبادت کرنے کا طریقہ ہے۔ وہ ایسا اس لیے کرتے کہ آپ کا نماز سے دھیان ہٹ جائے۔ لیکن آپ اللہ کی عبادت میں اتنا مگن ہوتے کہ آپ کو ارد گرد کا دھیان نہ رہتا آپ تیرہ سال مکہ میں رہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسلسل یہی سلوک کیا جاتا رہا مگر آپ نے کبھی ان کے لیے بد دعا نہیں کی بلکہ صبر اور برداشت کیا۔ ایک وقت ایسا آیا اللہ تعالیٰ نے حالات میں تبدیلی فرمائی۔ اور وہ لوگ بھی آپ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

ہمیں چاہیے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن اور سنت کا جو تحفہ ہمارے لیے چھوڑا ہے اور ہمیں جو ہدایت دی ہیں ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ "اچھے کام کا حکم دو اور برے کام سے روکو" سو اس حکم کا تقاضا ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دی جائے اور برے کاموں سے روکا جائے۔ جب ہم میں ہر مسلمان اپنی اصلاح کر لے گا ذاتی خامیوں اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لوگوں کے درمیان نفاق نہیں رہے گا۔ تب مسلمان قوم متحد ہو سکے گی

www.novelsclubb.com

تزیلہ برکت

محترمہ تنزیلہ برکت کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع قصور سے ہے۔ میٹرک مکمل کرنے کے بعد دینی تعلیم جامعہ عائشہ صدیقہ آنلائن اکیڈمی کی طرف سے تین سالہ کورس کر رہی ہیں۔ انہوں نے لکھنے کا آغاز کچھ ماہ پہلے کیا۔ ان کی تحاریر مختلف اخبارات میں شائع ہوئی ہیں یہ گرافک ڈیزائنر بھی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"قرآن مجید کا نزول اور فضیلت"

لفظ "قرآن" کے لغوی معنی پڑھنا ہے اور قرآن کے معنی پڑھی ہوئی کتاب ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنے نبی پر نازل کی۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔" یہ کتاب ہمارے نبی پر قریبا 23 سال کے عرصہ میں نازل ہوئی۔ قرآن مجید میں تیس پارے، 114 سورتیں ہیں جو سورتیں ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں " مکی سورتیں " کہلاتی ہیں اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی " مدنی سورتیں " کہلاتی ہیں۔ قرآن پاک کی پہلی سورت الفاتحہ ہے اور آخری سورت الناس، سب سے بڑی سورت البقرہ اور سب سے چھوٹی سورت الکوثر ہے قرآن کریم کی تلاوت ایک اہم عبادت ہے، اس کی تلاوت سے مومنین کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

ویسے تو قرآن کریم پوری دنیائے انسانیت کے لیے رشد و ہدایت کا بیش بہا تحفہ اور ابدی ہدایت نامہ ہے مگر اس چشمۂ فیض سے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے متقی و پرہیز گار بندے ہی فیض یاب و سیراب ہوتے ہیں، اس کی تلاوت جہاں سکونِ قلب کا باعث ہے وہیں اس کی تلاوت کرنے والوں پر سکنیت کا نزول ہوتا ہے، اللہ کی رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے اور رحمت کے فرشتے ان پر سایہ کرتے ہیں۔

قرآن مجید واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"بے شک یہ کتاب ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں"۔

قرآن مجید رحمتوں اور برکتوں والی کتاب ہے اس میں شفا ہے۔قرآن کی تلاوت کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے گا اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن حکیم سیکھے اور سکھائے"

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

''ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا''

قرآن کریم ایک ہی دفعہ میں نازل نہیں ہوا، بلکہ ضرورت اور حالات کے اعتبار سے مختلف آیات نازل ہوتی رہیں۔قرآن کریم کی حفاظت کے لیے سب سے پہلے حفظِ قرآن پر زور دیا گیا، چنانچہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفاظ کو اسی وقت دہرانے لگتے تھے، تاکہ وہ اچھی طرح یاد ہو جائیں۔اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہوئی کہ عین نزولِ وحی کے وقت جلدی جلدی الفاظ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ خود آپ میں ایسا حافظہ پیدا فرما دے گا کہ ایک مرتبہ نزولِ وحی کے بعد آپ اسے بھول نہیں سکیں گے۔اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے حافظ قرآن ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ کو قرآن کے معانی کی تعلیم ہی نہیں دیتے تھے، بلکہ انہیں اس کے الفاظ بھی یاد کراتے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم یاد کرنے کا اتنا شوق تھا کہ ہر شخص ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں رہتا تھا۔ چنانچہ ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک اچھی خاصی جماعت ایسی رہتی جو نازل شدہ قرآن کی آیات کو یاد کر لیتی اور راتوں کو نماز میں دہراتی تھی۔ غرضیکہ قرآن کی حفاظت کے لیے سب سے پہلے حفظِ قرآن پر زور دیا گیا۔

فضائلِ قرآن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قرآن کا ماہر جس کو خوب یاد ہو، خوب پڑھتا ہو، اُس کا حشر فرشتوں کے ساتھ قیامت کے دن ہوگا۔'' (بخاری) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا، پس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔'' (مسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو تو کیا گمان ہے تمہارا اُس شخص کے بارے میں جو خود اس پر عمل پیرا ہو۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یوں نقل فرماتے ہیں: مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو قرآن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن کا نزول آپ ہی پر ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا [النساء: 41]

"پس کیا حال ہو گا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔"

اس پر آپ کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔ آپ فرما رہے تھے: بس کرو۔ میں نے مڑ کر دیکھا، تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے جو اس پر عمل کرتے تھے، ان کو لایا جائے گا۔ تو سورۃ بقرہ اور آل عمران پیش پیش ہوں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔

قرآن پاک انسانیت کے لیے تا قیامت ہدایت نامہ ہے اسلامی تعلیمات کا منبع ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق قرآن کریم کو دوسرے تمام کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو خود اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی مخلوق پر

خود قرآن پاک اپنا تعارف ان الفاظ میں کرواتا ہے:

﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾

"یعنی یہ کتاب ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے اور یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

www.novelsclubb.com

ناعمہ نور

محترمہ کا نام ناعمہ نور ہے ان کا تعلق پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے ضلع خضدار سے ہے۔
انہوں نے دینی تعلیم عالمہ، درس نظامی جامعہ "المحصنات" سے حاصل کی۔ اب اسی جامعہ میں معلمہ اور ناظمہ تعلیمات کا کردار ادا کر رہی ہے۔ ان کو بچپن سے ڈیزائننگ کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے اپنا یہ شوق اور اپنا ٹیلنٹ باہر لانے کے لیے مختلف ڈیزائننگ کر کے کامیابی حاصل کی۔ یہ ایک سوشل رائٹر بھی ہے۔ ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ناموسِ رسالت، ختم نبوت کی حفاظت کرنا۔ قادیانیت کے خلاف آواز

اٹھانا۔اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ختم نبوت کے مختلف تربیتی کورسز میں حصہ لے کر اعزازی سند و انعامات حاصل کر کے اپنے جامعہ میں خواتین کے لیے ہفتے میں آدھا گھنٹہ صرف اور صرف ختمِ نبوت کی حفاظت کا درس دیتی ہیں۔ بارگاہ الٰہی سے دعا گو ہوں کے موصوفہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کریں۔۔۔آمین

www.novelsclubb.com

"ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسول ﷺ"

بر صغیر پاک وہند میں مغلیہ سلطنت کے عدالتی مقدمات میں فیصلہ قرآن وسنت و فقہ کی روشنی میں کیے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ گستاخ رسول ﷺ کو سزائے موت بھی دیا جاتا تھا۔لیکن جب پاک ہندوستان پر

فرنگیوں کا قبضہ ہوا تو اس نے اسلامی قوانین کے ساتھ توہین رسالت ﷺ کے قانون کو موقوف کر دیا۔ اسی زمانہ میں جب راج پال کے خلاف مقدمہ پیش ہوا تو سیشن عدالت کے جج نے راج پال کو سزا دی، مگر ہائی کورٹ نے بری کر دیا۔ اس کے خلاف مسلمانان ہند نے سخت احتجاج کیا یہاں تک شہید ناموس رسالت حضرت غازی علم دین شہیدؒ نے خود راج پال کو قتل کر کے بتا دیا:

"گستاخ رسول کے بارے میں صحیح فیصلہ قاضی نہ کرے تو غازی کر دیتے ہیں"

حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کے رد عمل، اور مولانا محمد علی جوہرؒ کے مطالبے سے حکومت نے تعزیرات میں جو اضافہ کر دیا اس میں صرف یہ قانون تھا کہ "جو کسی جماعت کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کی کوشش کرے کہ جس سے اس کے مذہبی جذبات مشتعل ہوں تو اسے 2 سال قید یا جرمانہ دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں"

اس قانون میں تو سرکار دو جہاں ﷺ کی ذات پاک کی تخصیص نہیں ہوئی، اور گستاخ رسول کی سزا زیادہ سے زیادہ دو سال قید تھی جب کہ شرعی اعتبار سے گستاخ رسول کی سزا صرف موت ہے۔

1987ء میں ایم اے مشتاق راج نامی نے ایک کتاب لکھی، جس میں اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام، حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان میں نہایت گھٹیا جملے استعمال کیے۔ اس کتاب کو محترم اسماعیل قریشی صاحب لے کر سپریم کورٹ کے پاس پہنچے، جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ اس کتاب کو ضبط کر کے، گستاخ مصنّف کو گرفتار کیا جائے اور تحفظ ناموسِ رسالت کے لیے قانون سازی کی جائے۔ محترم اسماعیل قریشی صاحب نے توہین رسالت کے سابقہ قوانین کو ناکافی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا توہین رسالت کے مجرم کو گرفتار کر کے سزائے موت دی جائے۔ دوسری طرف سے محبت رسول سے سرشار خاتون آپا نثار فاطمہ نے اس توہین

کا سختی سے نوٹس لیا کہ گستاخ رسول کی سزا سزائے موت تجویز کیا جائے۔ مسلمانوں کے متفقہ مطالبے سے وزیر قانون اقبال احمد کی طرف سے گستاخ رسول کی سزا سزائے موت یا سزائے عمر قید تجویز کر دیا گیا۔

(مولانا منیر احمد علوی)

جب سے یہ قانون تجویز کر دیا گیا ہے تب سے باطل قوتیں مرزا قادیانی یہودی، نصاریٰ اس مقدس قانون کو ختم کرنے، یا غیر مؤثر کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہے۔ سکولر طبقہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کے ذہنوں میں شک و شبہات ڈال رہے ہیں۔ ان ناپاک کوششوں میں بہت سے مسلمانوں کو بھی استعمال کیا جا رہا ہے ان کا کہنا ہے کہ یہ قانون قرآن و سنت سے ثابت نہیں اس قانون کا استعمال غلط ہے۔ یہ قانون ایک آمر کا بنایا ہوا ہے اسے ختم کر دیا جائے قرآن نے ہمیں صبر و برداشت کا حکم دیا ہے۔

ناموسِ رسالت ﷺ کے منکرین ہمارے سادہ لوح عوام پر اعتراض کر رہے ہیں کہ "یہ قانون قرآن مجید سے ثابت نہیں، ان کا یہ اعتراض قرآن مجید کے خلاف اور عقل کے بھی خلاف ہے۔ قرآن مجید میں ایک عام انسان کے جان و مال عزت کے لیے قوانین موجود ہے اگر کسی کی جان کو نقصان پہنچ جائے تو کیا سزا ہے؟ پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے جس ذات پاک کی وجہ سے کل کائنات کو عزت ملی، اور جو ذات اللہ تعالیٰ کے نزدیک کل کائنات سے زیادہ قابل عزت ہے اس ذات کے لیے کوئی قانون موجود نہ ہو؟؟

قرآن مجید کے بہت سی آیات مبارکہ سے گستاخ رسول کی سزا ثابت ہے۔

إِنَّ الَّذِين يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأَعَدَّلَهُمْ عَذَابًامُّهِينًا۔

(سورۃ الاحزاب: پارہ نمبر 22 آیت 57)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں اللہ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے ایسا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔"

ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے:

وَمِنهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيقُولُونَ هُوَأُذُنْ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍلَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمؤْمِنِينَ وَرَحْمةٌ لِّلذِيْن آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِين يُؤْذُونَ رَسُولَ اللهِ لهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(سورہ توبہ آیت نمبر 61)۔

ترجمہ: "اور انہی (منافقین) میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی کو دکھ پہنچاتے ہیں اور (ان کے بارے میں) یہ کہتے ہیں کہ وہ تو سراپا کان ہیں کہہ دو کہ وہ کان ہیں اس چیز کے لیے جو تمہارے لیے بھلائی ہے وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کی بات کا یقین کرتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ پہنچاتے ہیں ان کے لیے دکھ دینے والا عذاب تیار ہے۔"

مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُواوَقُتِّلُوا تَقْتِيْلًا۔

(سورہ احزاب آیت نمبر 61)

www.novelsclubb.com

ترجمہ: "جن میں وہ پٹھکارے ہوئے ہوں گے (پھر) جہاں کہیں ملیں پکڑ لیے جائیں گے اور انہیں ایک ایک کر کے قتل کر دیا جائے گا"۔

گستاخ رسول کی سزا موت قرآن سے ثابت نہیں ہے اس اعتراض کے جواب میں آیات پیش کی گئی۔

احادیث مبارکہ سے بھی یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ گستاخ رسول کی سزا موت ہے۔

کعب بن اشرف اسلامی ریاست مدینہ کا رہائشی تھا نبی پاک ﷺ کی توہین کیا کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے حکم سے حضرت محمد بن مسلمؓ نے اس کو قتل کر دیا۔ (بخاری کتاب المغازی، باب قتل کعب ابن الاشرف)

گستاخ ابو رافع یہودی مدینہ منورہ سے دوسرے زمین حجاز میں رہتا تھا توہین رسالت کیا کرتے تھے اس گستاخ کو نبی کریم ﷺ کے حکم سے حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے واصل جہنم کیا۔(بخاری کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع)

ان روایات کے علاوہ اور بھی بہت سی روایات موجود ہیں جس میں گستاخ رسول کو موت کی سزا دی گئی۔ حدیث میں ایک عورت کا ذکر ملتا ہے جو مذہباً یہودیہ تھی اس کا نام اسماء بنت مروان تھا یہ عورت نبی کریم ﷺ کی توہین کرتی تھی اس کو صحابی رسول عمیر بن عدیؓ نے قتل کیا۔اس کے علاوہ اور گستاخ ہیں جیسے ابو اعفک یہودی۔جب جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح ہوئی تب یہ آگ بگولہ ہو گیا اور اس نے نبی ﷺ کی توہین شروع کر دی اس گستاخ بندے کو سالم بن عمرؓ نے قتل کر دیا۔اس کے علاوہ اصحاب رسول میں سے حضرت خالد بن ولید، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت علی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے گستاخ رسول کا قتل کیا ہے۔

یہ توہین رسالت اتنا بڑا جرم ہے۔ علماء نے لکھا ہے " نبی ﷺ کے آگے لڑنا، یہ بھی جرم ہے، لیکن نبی ﷺ کی توہین کرنا اس سے بڑا جرم ہے تو بہر حال احادیث میں بہت سے واقعات ایسے ملتے ہیں جن میں گستاخ رسول کو سزا کے طور پر قتل کیا گیا ہے۔یہ واقعات اس قانون کی حقانیت و صداقت پر دلائل ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں نبی کریم ﷺ کی عظمتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اس قانون کی حقانیت و صداقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اس قانون کے دفاع کے لیے عملی کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے.....

رائے سمیع اللہ

محترم کا نام رائے سمیع اللہ ہے۔ محترم کا تعلق پنجاب کے شہر پاکپتن (شہر فرید) سے ہے۔ آپ اردو ادب میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے کیریئر کا آغاز البدر سکول پاکپتن سے کیا۔

پانچ سال سکول میں بطور "اردو معلم" اور اب پٹرولنگ پولیس میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ مختلف ادبی مقابلوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

مضمون، کہانی نویسی اور کالم نگاری کا شوق ہے۔ لکھنے کا یہ شوق وقت کے ساتھ بڑھتا گیا اور باقاعدہ ہاتھوں میں قلم تھما گیا۔ الفاظوں کو خوبصورت پیراہن میں سجا کر پیش کرتے ہیں۔ آپ کے تخیلات کی دنیا بے حد وسیع ہے کہ آپ پل بھر میں لوگوں کا دل جیت لیتے ہیں۔ آپ بہت کم لکھتے ہیں مگر جب بھی لکھتے ہیں۔ جامع، عمدہ اور انتہائی گہرائی میں لکھتے ہیں۔ بہت سے اخبارات میں آپ کے کالم شائع ہو چکے ہیں۔ بے حد مصروفیت کے باوجود آپ نے قلم کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ خدا ذوالجلال آپ کو مزید زور قلم عطا فرمائے۔

آمین!

"کتاب الٰہی"

www.novelsclubb.com

"تلاشِ علم تو پہنچ گیا کہاں سے کہاں تک جہاں میں
بتا تو سہی وہ کونسا سبق ہے جو خدا نے نہیں دیا قرآن میں"

قرآن الحکیم سرکارِ دو جہاں ﷺ پر تئیس سال کے عرصے میں نازل ہوا۔ جس میں تینوں زمانوں ماضی، حال اور مستقبل کے حالات و واقعات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ و جاوداں کتاب ہے۔

جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخر الزماں نبی ﷺ ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم بھی اللہ تعالی

کی طرف سے نازل کردہ آخری کتاب ہے جو پہلی تمام الہامی کتابوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

اس کتاب الہی کا یہ نام "قرآن" کسی انسان کا رکھا ہوا نہیں ہے بلکہ یہ نام خود خداوند کریم نے رکھا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

"بے شک ہم نے تجھ پر قران کریم آہستہ آہستہ نازل کیا"

اس کتاب کو قران کریم کا نام دینے میں دراصل ایک زبردست پیش گوئی مضمر ہے یعنی یہ کتاب اس کثرت سے دنیا میں پڑھی جائے گی کہ کوئی دوسری کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔

1400 سال سے زائد کا طویل عرصہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ پیش گوئی نہایت تسلسل اور تواتر سے پوری ہو کر قران مجید کی صداقت پر ایک زبردست شہادت ثابت ہوئی اور قیامت تک ثابت ہوتی رہے گی۔

قران مجید اپنی حفاظت میں انسانی کوششوں سے بے نیاز ہے۔اس کی حفاظت کی ذمہ داری محافظ کائنات نے خود لی ہے۔

ارشاد الہی ہے:۔

"ہم نے اس قران کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں" (الحجر-9)

متعدد مقامات پر قرآن "یاایھاالناس" کے الفاظوں سے مخاطب کرتا ہے جو کسی خاص قوم یا نسل کو خطاب نہیں کرتا اور اس کا معنی، یعنی اے لوگوں! اور یہ طرز مخاطب کسی خاص کے لیے نہیں بلکہ اس کائنات میں موجود ہر ذی روح کے لیے ہے۔

دوسرے مذہب کے برعکس کسی آسمانی کتاب نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ایک تو وجہ یہ ہے کہ تمام سابقہ کتب کسی ایک قوم کی رہنمائی کے لیے آئی تھیں۔ جس زمانہ میں وہ کتب نازل ہوئی تھیں وہ عالمگیر

دعویٰ کا متقاضی نہیں تھا۔ جب قران نازل ہوا تو اس نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا ارشاد باری تعالی ہے:۔

"یہ کتاب تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے" (سورت یوسف-104)

قران مجید اللہ تعالی کا وہ عظیم کلام ہے کہ جس میں تہذیب، نفس، تزکیہ، قلوب، مکارم، اخلاق، تمدن و معاشرت، حکومت و سیاست، علم و معرفت، تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود کے وہ تمام رہنما اصول قوانین اور احکام موجود ہیں جن سے ہر دور میں انسانوں کے ہر شعبہ زندگی سے متعلق ہدایت ور ہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کتاب الہی کی اپنی امتیازی خصوصیات ہیں۔

اب اگر قرآن پاک کی حرمت کی بات کی جائے تو انسانوں نے اس مقدس کتاب کے تقدس کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اس کتاب کا جو مقام و مرتبہ ہے اسے بھولا دیا گیا۔ تاریخ گواہ ہے جن قوموں نے قرآن سے دوری اختیار کی، اس کی حرمت کو پامال کیا وہ تباہ و برباد ہر کر رہ گئیں۔ یہاں تک کہ صفحہ ہستی سے ان کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔ اور اگر آج کے موجودہ دور کو دیکھا جائے تو ہم اسی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کے موجودہ حالات کی وجہ قرآن کریم سے دوری ہے۔ قرآن ہمارے گھروں میں تو موجود ہے مگر ہماری زندگیوں میں نہیں۔ یہ ہماری ہی کوتاہیاں ہیں کہ ہم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا اور آج نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ ہماری بد حالیاں ہمارے سامنے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہیں۔ ہماری عدالتوں میں قرآن مجید پر ہاتھ رکھنے کی بجائے اگر قرآن پڑھ کر فیصلے کیے جائیں تو نظام ٹھیک ہو جائے۔ مگر ہم قرآن کو قسمیں کھانے، تعویز بنا کر گلے میں لٹکانے اور اپنے مقاصد و مطالب کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جہاں ہماری غرض شامل ہو، وہاں ہمیں قرآن کے فرمان یاد آجاتے ہیں۔ اور دوسروں پر بات آجائے تو ہم وہی فرمان بھولا کر ایک طرف کر دیتے ہیں۔

دوسری طرف ہم معاملات زندگی میں اس قدر مصروف ہو گئے ہیں کہ گھروں میں سالوں سے قرآن مجید بند پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے گھروں میں برکت اور سکون نہیں رہا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

"جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جائے، وہ آسمان والوں کو یوں دکھائی دیتا ہے جیسے اہلِ زمین کو ستارے نظر آتے ہیں"

(السلسلہ الصحیحۃ 3112)

آج کے اس پر فتن دور میں لوگ نئی نئی سکلز اور ٹیکنالوجی سے آشنائی کے تو مشتاق ہیں لیکن قرآن پاک سیکھنے اور سکھانے کے شوقین بہت کم ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ اس کل کائنات کے راز اور حقیقت سب اسی مقدس کتاب میں پوشیدہ ہیں۔

ہمارے گھر اجڑ رہے ہیں۔ ہماری زندگیاں تباہی کے دہانے پر پڑی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ہمارا قرآن پاک کی تلاوت نہ کرنا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو اعلی دنیاوی تعلیم دلواتے ہیں۔ مگر ان کو قرآن کی تعلیم سے محروم رکھا ہوا ہے۔ ہم نے اپنے گھروں کے ساتھ ساتھ اپنے دلوں کو بھی قبرستان بنا لیا ہے۔ مگر اس جہان میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں۔ جنہیں قرآن کی محبت عطا کی گئی اور بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کو اللہ عزوجل نے اس کے علم سے منور فرمایا۔ بہت خوبصورت ہیں وہ دل، جن میں پورا قرآن پاک موجود ہے۔ بہت پیارے ہیں وہ دل، جن میں قرآن کی ایک آیت بھی محفوظ ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کلام پاک کو پڑھنے، اس کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے اور اس کلام کے ہر فرمان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا ہمارے دلوں کو اس کے نور

سے منور فرمائے۔آمین

فائزہ پروین

محترمہ فائزہ پروین ولد افتخار علی راولپنڈی شہر پاکستان میں رہنے والی آزاد خیال لڑکی ہیں۔ان کو کتابیں پڑھنا اور اپنے الفاظ مختلف پہلوؤں پر قلم بند کرنا بہت پسند ہے۔ان کا مشغلہ ہمیشہ سے ہی لکھائی رہا ہے اور انہیں ہر طرح کے موضوع پر لکھنا پسند ہے۔ محترمہ فائزہ شاعری سے لے کر کہانیوں اور سنجیدہ مضامین سے لیکر روحانیت کو تازگی بخشنے والی تحریروں تک سب قلم بند کرنے اور اپنے الفاظ کو دوسروں کے لیے رہنمائی اور اعلیٰ سبق حاصل کرنے کا ذریعہ بنانا چاہتی ہیں۔ان کی سوچ ہے کہ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی دوست مان کر اس کی مدد طلب کر کے زندگی نہ گزارے تب تک وہ ادھورا اور بے چین رہتا ہے۔ محترمہ فائزہ اپنی سوچ اور نظریہ کو اپنے قلم کے ذریعے پوری دنیا تک پہنچانا چاہتی ہیں اور اپنے قلم کی روشنی کو ہر ایک کونے میں پھیلانا چاہتی ہیں۔ان کا قلم دنیاوی، روحانی اور اسلامی ہر طرح کے پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ چاہتی ہیں کہ اگر ان کے قلم سے لکھا ایک لفظ بھی کسی کی زندگی بدلنے اور صحیح راہ پہ چلنے کے کام آ جائے تو اس سے بڑا اعزاز ان کے لیے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

محترمہ فائزہ اپنی لکھائی کے ذریعے مثبت سوچ کو پروان چڑھانے اور لوگوں میں انسانیت، خلوص، محبت اور قوتِ ایمانی اجاگر کرنا چاہتی ہیں اور لوگوں کو سر اٹھا کر ہمت سے مشکلات کا ہنسی خوشی مقابلہ کرنا سکھانا چاہتی ہیں اور یہ سیکھانا چاہتی ہیں کہ مسلمان قوم اپنے عقیدے کے سوا کچھ بھی نہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نیک مقاصد کو تکمیل تک پہنچائیں اور ان کے قلم کو رہتی دنیا تک تبدیلی، رہنمائی، روحانی ولولے کو

اجاگر کرنے اور دینِ اسلام کے لیے لکھتے رہنے کا وسیلہ بنائیں اور ان کے لیے کامیابی کے دروازے کھولیں۔

محترمہ فائزہ پروین آپ کی دعاؤں کی طلبگار ہیں۔

الفرقان (ضابطۂ حیات)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اے میرے ایمانی ساتھیوں,

میری بات سنو!!

اے آخرالامت واشرافالمخلوقات

میری بات سنو!!

اے میرے پیارے نبی کی پیاری قوم,

خاتمہ ہوا تجھ پہ امتوں کے صفر کا,

مہر لگائی گئی تیرے پیارے حبیب پہ,

تحفہ دیا گیا تجھے ضابطۂ حیات کا,

اے میرے جنت کے متلاشیوں,

میری بات سنو!!

www.novelsclubb.com

لوٹ آؤ، بچالو، سنبھال لو اپنا وقار,
کہ مٹا رہا ہے دشمن اسے کر کے نظرِ آتش,
بیدار ہو جاؤ غفلت سے، ایمان کی آنکھیں کھولو,
کہ لُٹ رہا ہے تاج شانِ مصطفیٰ کا,
اے میرے مدہوش ساتھیوں,
میری بات سنو!!
پی لو تریاق مدہوشی و غفلت کا،
آنکھیں کھولو، سر اُٹھاؤ، کرو بلند آواز کو،
بچالو غرور محمد کا، لگالو قرآن سینے سے،
اے آخر الامت واشرافا لمخلوقات
میری بات سنو!!
!!میری بات سنو

www.novelsclubb.com

یہ بات ہے اُس کلام کی جسے ہماری زندگی کی لئے زندگی بنا کر بھیجا گیا۔ یہ بات ہے اُس سہارے کی جو ہر کسی کو آسانی سے میسر نہیں ہوتا۔ وہ نایاب ہیرہ جو اشرافا لمخلوقات میں سے بھی صرف اشرفالامت کو دیا گیا اشرافا لنبی کے واسطے سے۔ اِک ایسا تحفہ جسکے آگے دنیا جہاں کے تمام تحفے بے معنی، بے وقّت۔
یہ ہیرہ عرش پر تراشہ گیا، لوحِ محفوظ پر لیلۃ القدر میں چمکا کے محفوظ کرنے کے بعد رب العالمین کے نیک فرشتہ کی مدد سے پیغبرِ مصطفیٰ کے سینے میں پرویا گیا۔ نام ہے کلام اللہ، پہچان ہے روحِ مصطفیٰ۔ اسی کلام اللہ

میں بیان ہوا ہے کہ :

القرآن- سورۃ نمبر 85 البروج آیت نمبر 21

بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۞.

ترجمہ": بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے"۔

القرآن- سورۃ نمبر 85 البروج آیت نمبر 22

فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ۞ .

ترجمہ":

جو لوح محفوظ میں درج ہے"۔

تو جیسا کہ ربِ کریم نے ارشاد فرمادیا کہ یہ ایک محفوظ کلام ہے جسکی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے تو کیونکر اسے مٹا سکے گا کوئی کہ جب تک اللہ نہ چاہے تب تک نا کچھ مٹ سکتا ہے اور نہ ہی کچھ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ جب اس پاک ذات نے خود فرمایا کہ :

القرآن- سورۃ نمبر 59 الحشر آیت نمبر 24

هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۞.

ترجمہ":

وہ اللہ وہی ہے جو پیدا کرنے والا ہے، وجود میں لانے والا ہے صورت بنانے والا ہے، اسی کے سب سے اچھے نام ہیں"۔

بے شک وہی ہے مالک، خالق، حافظ بھی امین بھی۔ تو پیارے ایمانی ساتھیوں، میرے ہم امت بھائی، بہنوں میری بات ذرا غور سے سنو، سمجھ بوجھ کے سارے دروازے کھولو، ایمان کی ہوا میں کچھ پل سانس لو، اپنی

روح کو حرارت دو اور ضمیر کی آواز سنو۔۔۔ہاں سنو ذرا دھیان سے سنو۔

نہیں آئی ناں کوئی آواز؟ کیسے آسکتی ہے جب ہم سوئے پڑے ہیں غفلت میں۔ذرا سوچیں تو کتنا عزیز ہوتا ہے ہمیں تحفہ دوستوں کا دنیا والوں کا اپنوں کا۔کتنا سنبھال کر رکھتے ہیں ہم کہ کھو نہ جائے نشانی کسی کی۔ بھلا کس کی؟ ارے اسی کی جو مٹ جانا ہے، مٹی میں مٹی ہو جانا ہے۔یادوں کو سنبھالتے ہیں انکی جو باقی نہیں رہتے ۔ کبھی سوچا بھی ہے کہ سب سے بڑا بے حد خوبصورت تحفہ ایسا کہ جسکا کوئی ثانی نہیں،اور دینے والا بھی تو دیکھیں کتنا عظیم، لکھنا والا تو سبحان اللہ،اسکا بھی خیال ہم نے رکھا کہ نہیں؟ اسے بھی سینے سے لگا کر کسی کو یاد کیا کہ نہیں ؟ کیا اسے سنبھالنا بحیثیتِ مسلمان ہمارا فرض نہیں؟ چلو مان لیا اللہ نے لیا ہے ذمہ خود اسکی حفاظت کا لیکن کیا ہماری کوئی ڈیوٹی نہیں کہ اسے صرف طاق میں سجانے کی بجائے، شادی بیاہ اور قسموں کے لیے استعمال کرنے کی بجائے، کسی ایسی جگہ رکھیں جہاں سے نہ ہی دھول مٹی اسے چھو سکے اور نہ ہی کوئی مخالف نکال سکے۔اس جگہ ایسا تالا لگا ہو کہ جسکا پاسکوڈ ہماری ٹوٹتی سانسیں بھی نہ کھول سکیں۔لمحۂ فکریہ ہے یہ۔آیئے سوچتے ہیں بیٹھ کے۔

سوچتے ہیں کہ کیوں ہماری یہ بیش قیمتی چیز جو ایک مسلمان کا نہ صرف سہارا ہے بلکہ اس اندھیری دنیا کی وہ مشال ہے کہ جو نہ بجتی ہے نہ ہی بجنے دیتی ہے، جو نہ آگ نہ ہی پانی، بس ایک باغ میں اڑتے جگنو کی طرح ہے جسے پکڑنا تھوڑا مشکل ضرور ہے لیکن بہت دلچسپ اور جب ایک جگنو پکڑ کر ہتھیلی پہ رکھ دیا جاتا ہے تو وہ اپنی روشنی سے پوری ہتھیلی روشن کر دیتا ہے تو ذرا عقل کی کنجی کو سرکائیں تو سوچیں کیا یہ نا بجنے والی سینکڑوں جگنوؤں سے بھی کئی زیادہ روشن، بلکہ جگنو اسکے آگے ادنیٰ مثال ہے۔تو کیا یہ قیمتی خزانہ اتنا بھاری ہو گیا ہم مسلمانوں پہ کہ اسے غیر مسلم آج اپنی رہنمائی کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ایسا کیوں کہ کوئی

اسے عملیات کے لئے تو کوئی جادو ٹونے کرنے کے لیے تو کوئی موازنہ کے لیے استعمال کر رہا ہے؟ایسا کیوں؟ ایسا صرف اس لیے کہ ہم بھول گئے ہماری اصلیت، ہم نے بھلا دیا وہ عہد جو اپنے رب سے کیا تھا۔ کیا اس تحفہ کی قدر کرنا ہمارا فرض نہیں تھا جس کو مٹانے میں آج پوری دنیا لگی ہوئی ہے۔ ہمیں اس کامیابی کی کنجی کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھنا تھا نہ کہ الماریوں میں۔ کیسے کرے گا یہ حفاظت ہماری الماریوں میں بند ہو کر جب اسے کھولا ہی نہیں گیا، اس سے دوستی ہی نہیں کی گئی، اسے اپنے دکھ سکھ ہی نہیں بانٹے گئے تو کیسے آئے گا ہماری ایک پکار پہ یہ جب ہم دنیا کی مصیبتوں میں الجھے ہونگے، جب ہماری روح پرواز کرے گی اور جب پل صراط سے گزرنے والی مشق کروائی جائے گی ہم سے، تب کون سی کرن دیکھائے گی راستہ ہمیں اس نورِ ربِ کریم کے سوا۔ ضابطۂ حیات یونہی تو نہیں کہا گیا اسے۔ نہ صرف دنیاوی حیات بلکہ یوم الفرقان کے بعد کی حیات کا بھی ضابطہ اس انمول موتی نے ہی کرنا ہے جسے ہم سوائے مطلب کے صندوق سے نکال کر صاف نہیں کرتے۔

قرآن پاک زندگی بہتر طریقے سے گزارنے کا ایک ذریعہ ہے۔ تمام تر معاشی و معاشرتی معاملات کا حل اس میں موجود ہے جو ہر قسم کی رہنمائی کرتا ہے تاکہ ہم انسانوں کو کسی بھی طرح کی پیچیدگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اپنی دینی و دنیاوی زندگی کو کس طرح درست عمل میں لانا ہے یہ سب طور طریقے ہمیں صرف اور صرف اسی پاکیزہ کلام سے معلوم ہو سکتے ہیں دنیا میں بھیجنے کا مقصد ہی یہی تھا کے گمراہی میں مبتلا کھنکناتی مٹی سے بنا انسان اس سے رہنمائی حاصل کر سکے اور جان سکے کہ وہ جن شیطانی اعمال میں پڑا ہے وہ سراسر ایک سازش ہے اسے اصل مقام سے ہٹانے کی اسے گمراہ کرنے کی کوشش ہے جو اسے جنت کے حسین مناظر سے دور کر دے گی۔ ایسی سازشوں کا شکار ہونا عام سی بات ہے کیونکہ مسلمان کا سب سے بڑا دشمن ابلیس ہر

وقت اسی تاق میں رہتا ہے کہ کس طرح وہ امت مسلمہ کو اسکے اصل مقام سے گرادے اور ایک مسلمان کا اصل مقام تو جنت ہے جسے وہ حاصل صرف ایک ہی صورت میں کر سکتا ہے کہ وہ اسی عارضی دنیا میں رہ کر اپنے اعمال کو ایسا بناڈالے کہ دیکھنے سننے والا صرف یہی کہے کہ یہ ہے صحیح معنوں میں اصل مسلم جو اپنے پیغبر کی پیروی اور اپنے واحد اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا نہیں بھولا۔ پھر ایسے اچھے اور سچے مسلمان کے لیے فرشتے اللہ تعالیٰ سے کہیں گے کہ بلہ شبہ یہی ہے وہ جسنے قرآنِ پاک میں کی گئی آپکی تنبیہہ یاد رکھی اور اسپر ہمیشہ عمل کیا۔ وہ ایک بہترین نصیحت یہ تھی:

القرآن- سورۃ نمبر 36 یس آیت نمبر 60

ترجمہ:

"اے آدم کے بیٹو! کیا میں نے تمہیں یہ تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"۔

یہ آیت نازل کی گئی تھی جب مسلمان غفلت میں تھے اور شیطان کی پیروی کر رہے تھے چاہے انجانے میں ہی سہی لیکن شیطان تو سب سے پہلے اسی پہ حاوی ہوتا ہے جسکا ایمان کمزور اور روح ویران ہوتی ہے تو بس وہ لوگ تو جاہل تھے لیکن آج کا مسلمان بھی جاہل ہے کیا؟ جی ہاں جاہل ہی تو ہے جو اتنے جدید دور کا حصہ بن کر وہ تمام تر نشانیاں جو قرآنِ پاک میں پہلے سے ہی بیان کر دی گئی ہیں، پوری ہوتے دیکھ کر بھی ہوش میں نہیں آیا۔ آج اس عارضی دنیا کا ہر شعبہ اسی پاک کلام کا سہارہ لے کر نئی نئی ایجادات کر رہا ہے۔ ہمارے ہی دشمن اس بات سے متفق ہیں کہ قرآنِ پاک سراسر کامیابی اور ترقی کی کنجی ہے جسے مسلمان طاق میں رکھ کر بھول چکا ہے۔

دیکھا جائے تو شرم کا مقام ہے یہ کہ جو صراطِ مستقیم ہمارے لیے تھا آج ہم نے خود ہی اسے چھوڑ کر دوسروں کے حوالے کر دیا۔ آج کہیں پر اس نورانی تحفہ کو سائینسی ایجادات کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے تو کہیں اسکی تذلیل اسے جلا کر کی جا رہی ہے۔ کافر اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ راہِ ہدایت کا دروازہ ہے لیکن پھر بھی اسے جھٹلاتا ہے کیونکہ کافر کی عقل، بینائی اور لبوں پر تالا ہے گمراہی کا جو چاہ کر وہ اب کھول نہیں پاتے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا:

القرآن- سورۃ نمبر 2 البقرۃ آیت نمبر 171

ترجمہ:

اور جن لوگوں نے کفر کو اپنا لیا ہے ان کی مثال کچھ ایسی ہے جیسے کوئی شخص ان (جانوروں) کو زور زور سے بلائے جو ہانک پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ یہ بہرے، گونگے اندھے ہیں، لہذا کچھ نہیں سمجھتے۔

: سورۃ الانفال میں کچھ یوں ذکر ہوتا ہے:

ترجمہ:

یقین رکھو کہ اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

یہ آیت صرف کافر کے لیے نہیں بلکہ اس بھٹکے ہوئے مسلمان کے لیے بھی ہے جو مسلمانیت کا صرف ٹیگ لگا کر اس بات کا گمان کرتے ہیں کہ انہیں ابدی کامیابی نصیب ہو گی بلکہ وہ عقل نہیں رکھتے غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ کس طرف جا رہے ہیں، ابلیس نے اندھیرے کی پٹی باندھ رکھی ہے انکی آنکھوں پہ جو انہیں روشنی کی طرف بڑھنے نہیں دیتی۔ ہم آج کیوں اندھے، بہرے اور گونگے ہو گئے ہیں کیوں ہمارے دلوں کی راحت، ہمارا ایمان ہمارا عقیدہ صرف ظاہری حیثیت تک رہ گیا ہے۔ کیوں نہیں بسایا ہم نے ایمان کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

روشنی کو اپنے سینوں میں تاکہ کوئی بھی ابلیس چاہے وہ آگ کا جن ہو یا مٹی سے بنا ایک نافرمان کافر ہمیں تاریکی میں لے جائے۔

اے اشرافالمخلوقات آخرالامت،

میری بات سنو!!

لوٹ آؤ پہچان لو اپنا مقام جاگ جاؤ خوابِ غفلت سے آواز اٹھاؤ، لٹنے نہ دو اپنا نور کافروں کے ہاتھوں، جل رہا ہے تیرے ہی سامنے تیرا ہی آشیاں۔ بیداری کی کھڑکی کھولو، ایمان کی ہوا کو اندر آنے دو، ضمیر کو آبِ کوثر کی خوشبو سونگھاؤ، نکلو تاریکی سے باہر، کرو سجدۂ شکر اور روک دو ظالموں کو۔ آج پھر سے وقت کو ضرورت ہے 313 جہاں بازوں کی، اُٹھو ہمت کرو، مدد مانگو اپنے رب کی اور نکل پڑو میدان میں قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے، اسی طرح مسلم مسلمان بنتا ہے۔ تھاموسب سے بڑی طاقت کو لگاؤ سینے سے قرآن کو پھر دیکھو کہ تم کمزور نہیں کسی کے آگے۔ اٹھو قدم بڑھاؤ، کہ نہیں لڑی جاتی لڑائی حق کی اوزاروں سے۔ چاہیئے تو بس ایک سچا پکا نیک جزبہ 313 والا اور اسکے ساتھ ہو گا ذکر رب العرشِ عظیم کا تو کون کرے گا پست تجھے۔ کیا ہے اسکے سوا کوئی طاقت ایسی؟ ایمان مظبوط، دل روشن، جزبہ پاک ہے تو نہیں ہارو گے تم۔ بتا دو ظالموں کو کہ نہیں لٹانے دیں گے ہم اپنا وقار جو ہے صرف قرآنِ پاک، ارے اسی سے ہی تو ہماری پہچان ہے ورنہ امتیں تو آئیں اور بھی بہت، انہیں بھی ملے تحفے لیکن مٹ گئے، بدل گئے۔

سوچ اے مسلمان تو کتنا خوشنصیب ہے کہ تجھے کبھی نہ بجنا والا چراغ ملا، تجھے اس قابل سمجھا تیرے رب نے کہ اپنا کلام ہی دے ڈالا۔ اب یہ تیری زمہ داری ہے کہ بچا اپنے اس وقار کو اپنے نبی کے اس بھروسہ کو کہ یہ امت کبھی بھی مٹنے نہیں دے گی اسے۔

القرآن-سورۃ نمبر 4 النساء آیت نمبر 84

ترجمہ:

لہذا! تم اللہ کے راستے میں جنگ کرو، تم پر اپنے سوا کسی اور کی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہاں مومنوں کو ترغیب دیتے رہو، کچھ بعید نہیں کہ اللہ کافروں کی جنگ کا زور توڑ دے۔ اور اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست ہے اور اس کی سزا بڑی سخت۔

القرآن-سورۃ نمبر 51 الذاریات آیت نمبر 11

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝۔

ترجمہ:

جو غفلت میں ایسے ڈوبے ہیں کہ سب کچھ بھلائے بیٹھے ہیں۔

رب نے تو ذمہ لے ہی رکھا ہے لیکن اے مسلمان یہ تیرا امتحان ہے، اگر ایمان زندہ ہے تو اسے بچا لے اور بھر دے اپنے سینے میں اور اسے روز پڑھا کر کھولا کر اس سے باتیں کیا کر اسے دوست بنا لے اپنا تاکہ تیرا رب تیرا دوست بن جائے۔ اٹھ، صاف کر دھول، بسم اللہ پڑھ اور حرکت دے زبان کو تاکہ کوئی بھی کافرانہ قوم اسے مٹانے کا سوچ بھی نہ سکے اور اگر سوچے بھی تو تیرا سینہ چیرنے کے علاوہ اسکے پاس اور کوئی حل نہ ہو۔ وہ جانتے ہیں کے مسلمانوں نے اسکو پڑھنا چھوڑ دیا ہے اسی لیے وہ آج جلدیں جلا رہے ہیں شاہد انہیں معلوم نہیں کہ اگر مسلمان اس کلام سے دوستی کر لے تو پھر اسے کسی بھی جلد یا مصحف کی ضرورت نہیں پڑتی وہ آنکھیں بند کر کے اپنے سینے پہ یا تھ رکھ کہ اسے یاد کرتا ہے اور اس سے صراطِ مستقیم طلب کرتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جسنے بھی اس کلام کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور اس سے ہر پہلو میں مدد لی وہی کامیاب ہوا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور حکمرانی اسکا مقدر بنی۔بے شک زندہ قومیں اس وقت تک ترقی نہیں کرتیں جب تک وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام نہ لیں۔

القرآن-سورۃ نمبر 3آل عمران آیت نمبر 103

ترجمہ:

اور اللہ کی رسی کو سب ملکر مضبوطی سے تھامے رکھو،اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو،اور اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے،اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے،اللہ نے تمہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر واضح کرتا ہے،تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔

:اسی طرح ایک اور جگہ بیان کیا گیا کہ

القرآن-سورۃ نمبر 4النساء آیت نمبر 146

www.novelsclubb.com

ترجمہ:

البتہ جو لوگ توبہ کرلیں گے،اپنی اصلاح کرلیں گے،اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیں گے اور اپنے دین کو خالص اللہ کے لیے بنالیں گے تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے،اور اللہ مومنوں کو ضرور اجر عظیم عطا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو ہم نے یاد رکھنا ہے اور بحیثیتِ مسلمان اس پر عمل پیرہ بھی ہونا ہے۔

Eugenio Merino (Madrid, 1975)نے جب"The Stairway"مجسمہ بنایا تو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک یہودی نے یہی اعتراض کیا کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر مسلمان کھڑا ہو گیا تو اوپر کھڑے عیسائی اور یہودی گر کر ٹکرے ٹکرے ہو جائیں گے۔

اس سے پہلے کہ مسلمان اور جھکے ہمیں کافروں کے اس ڈر کو حقیقت میں بدلنا ہے تاکہ آئندہ کوئی اس قسم کی حرکت کا سوچے بھی نہ۔

اٹھ کھڑے ہو کہ یہی ہے تیری میراث،

پالو اپنا وقار، اپنا تاج،

دیکھا دو غضب اپنے جوش کا،

اٹھاؤ سر، گرا دو بنیادیں دشمن کی،

اے میرے ایمانی ساتھیوں،

جاگو، کرو تیاری کہ آنا ہے ابھی روحِ زمین پر دجال نے بھی،

میری بات سنو!!

میری بات مانو!!

www.novelsclubb.com

امید ہے کہ ہمارا اندر کا مسلمان جاگنا چاہتا ہے اور ضرور جاگے گا ان شاءاللہ۔ اختتام کرتے ہیں اس خوبصورت آیت پر

القرآن- سورۃ نمبر 4 النساء آیت نمبر 146

ترجمہ:

البتہ جو لوگ توبہ کر لیں گے، اپنی اصلاح کر لیں گے، اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیں گے اور اپنے دین کو

خالص اللہ کے لیے بنالیں گے تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے،اور اللہ مومنوں کو ضرور اجر عظیم عطا کرے گا۔

شکریہ

فی امان اللہ

www.novelsclubb.com

سعدیہ یوسف سعدی

مصنفہ سعدیہ یوسف سعدی فیصل آباد کی تحصیل سمندری سے تعلق رکھنے والی ایک ایسی لڑکی ہیں جو زندگی کی رنگینیوں کے ساتھ ساتھ بہت سی تلخیوں کو بھی سہہ چکی ہیں اور انہی تلخیوں نے شاید انہیں قلم سے

روشناس کرایا۔ لوگوں کی دی ہوئی تکالیف کو تنہائی میں ڈائری پر لکھتی تھیں تو جیسے دل و دماغ میں کچھ دیر قبل چلنے والے طوفان کو تھمتے ہوئے محسوس کرتی تھیں۔ ان کے بابا("یوسف علی مرحوم "اللہ ان کے درجات بلند کرے... آمین) کی وفات کے بعد لکھنا تو جیسے ان کے لیے ایک تھراپی بن گیا۔۔۔ انہیں لکھنے کا شوق تب ہوا جب کسی بہت اپنے نے ان کے اس فن کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ اس وقت بی ایس باٹنی کی طلبہ ہیں۔ اب تک افسانہ نگاری، کالم نگاری اور مضمون نویسی پر کئی مرتبہ طبع آزمائی کر چکی ہوں۔ "گوشہ تخیل" ان کی تیسری انتھالوجی ہے۔ مستقبل میں میں خود کو ایک بہترین لکھاری کی صورت دیکھنا چاہتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"قرآن مجید کا نزول اور اہمیت"

قرآن مجید اسلامی، دین کی مقدس کتاب ہے، جو مسلمانوں کی رہنمائی کرتا ہے اور ان کی دینی راہنمائی کا مرکزی مرجع ہے۔اس کتاب کا نزول اور اس کی اہمیت اسلامی تاریخ کی ایک اہم حقیقت ہے۔

1. نزول کی بنیاد:

قرآن مجید کا نزول معراج کی شب میں بنیاد رکھتا ہے، جب پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے بیت اللہ (کعبہ) تک سفر کرانے والا واقعہ "سفر معراج" کے دوران ہوا۔اس سفر کے دوران، اللہ تعالی نے پیغمبر کو قرآن مجید کی شکل میں اپنے پیغام کا حامل بنایا اور انہیں ہدایتوں اور اصولوں کی شکل میں پیغام دیا۔

2.اہمیت:

ہدایت اور راہنمائی:

قرآن مجید میں انسانوں کے لیے راہنمائی، اخلاقی اصول، اور عبادت کے طریقے کی وضاحت فراہم کی گئی ہے۔اس کتاب کی تعلیمات کے پابند رہ کر انسان اپنی زندگی کو دینی اصولوں کے مطابق گزارتا ہے۔

www.novelsclubb.com

-دینی اعتبار:

قرآن مجید ایمان کی بنیاد ہے اور مسلمانوں کے لیے ان کے اعتقادات کی تصدیق کرتا ہے۔

-دنیاوی امور:

قرآن مجید میں دنیاوی امور کے بارے میں بھی ہدایات فراہم کی گئی ہیں، جیسے معاشرتی اصول، اخلاقی قواعد، اور مالی تدابیر۔

-علم اور تعلیم:

قرآن مجید نے علم کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے اور تعلیم کو فروغ دیا ہے۔

مسلمانوں کی متحد کنندہ:

قرآن مجید اسلامی امت کو متحد کرتی ہے، جبکہ اس کے متبعین اس کے رہنما اصولوں کے تحت ایک متحد جماعت کی طرح عمل کرتے ہیں۔

-تاریخی اہمیت:

قرآن مجید کا نزول اسلامی تاریخ کا ایک نمایاں واقعہ ہے، جو اسلامی دنیا کی بنیاد رکھتا ہے۔

-لسانی اہمیت:

قرآن مجید عربی زبان کا اہم ترین اثر ہے اور اس کی تلاوت اور تجوید کی تعلیم کی جاتی ہے جو عربی زبان کی تناسبی اہمیت کو بڑھاتی ہے۔

قرآن مجید کا نزول اور اس کی اہمیت اسلامی دنیا کی تاریخ اور فہم میں ایک اہم حقیقت ہیں اور یہ کتاب مسلمانوں کی زندگی کا کلیدی حصہ ہے۔

قرآن مجید اسلامی دنیا کی سب سے مقدس کتاب ہے جو اللہ کی طرف سے انسانیت کے لیے نازل ہوئی۔اس میں ہدایت، اخلاقی اصول، اور عبادت کی راہیں فراہم کی گئی ہیں۔ قرآن کا پڑھنا، سمجھنا، اور عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہوتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے آخری نبی ہیں اور ان کی زندگی ہمارے لیے ایک مثال ہے۔ ان کی سنتوں اور تعلیمات پر عمل کر کے ہم معاشرتی، اخلاقی، اور دینی طور پر بہترین طریقے سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ان کا پیغام انسانوں کے لیے امن، محبت، اور اتحاد کی بنیاد پر ہے۔

یہ دونوں عناصر اسلام کی بنیاد ہیں اور مسلمانوں کی روزمرہ زندگی کا حصہ ہیں۔ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کے ذریعے مسلمان اپنے دنیاوی اور دینی مقاصد حاصل کرتے ہیں اور اللہ کی خوشنودی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن مجید،اسلام کی مقدس کتاب ہے جو اللہ کی طرف سے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحی کی گئی۔اس کتاب کی تعلیمات اسلامی دین کی بنیاد ہیں اور انسانیت کے لیے ایک ہدایتی راہنما کی طرح کام کرتی ہیں۔

اسماءاللہ الحسنی (اللہ کے پیارے نام) کی تعداد کئی جگہوں پر قرآن میں آتی ہے اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ کے کتنے عظیم اور مخصوص نام ہیں جو ان کی صفات کو ظاہر کرتے ہیں۔

قرآن میں عبادت کی راہیں،اخلاقی اصول، معاشرتی اصول،اور انسانوں کے لیے راحت کے اصول شامل ہیں۔ یہ تعلیمات انسانوں کو ایک معنوں بھری اور انسانیت کے لیے بہترین زندگی گزارنے کی راہوں کا راستہ دکھاتے ہیں۔

اس کتاب میں ایمان کی اہمیت، صدقہ، نیکی کرنے کی تشویش،اور ایک معنوں بھری زندگی کی خوشیاں بھی شامل ہیں۔ان تعلیمات کو پڑھنا، سمجھنا،اور عمل میں لانا ہر مسلمان کا فرض ہوتا ہے تاکہ وہ ایک اچھی اور پرہیزگار زندگی گزار سکے اور اللہ کی رضا حاصل کر سکے۔

قرآن مجید کی حفاظت اسلامی دنیا میں اہم ترین مسئلوں میں سے ایک ہے۔اس کتاب کو پاکیزہ رکھنا،اس کی تلاوت کرنا،اور اس کی تعلیمات کو پڑھنا اور سمجھنا، مسلمانوں کے لیے ایک فرض اور اہم ذمہ داری ہیں۔

قرآن کی حفاظت کے لیے مخصوص اصول وضوابط ہیں:

1. پاکیزگی:

قرآن کو پاکیزہ جگہ پر رکھنا اور اس کے ساتھ پاکیزہ ہونے کا خصوصی خیال رکھنا ضروری ہے۔

2. تلاوت کی تدابیر:

قرآن کی تلاوت کرتے وقت ادب اور تواضع سے پڑھنا چاہئیے۔

3. حرفوں کی صحیح تلاوت:

حروف اور لفظوں کی درست تلاوت کا خصوصی خیال رکھنا اہم ہے تاکہ معنوں میں کسی طرح کی کمی نہ ہو۔

4. نگاہ برقراری:

قرآن کے حرفوں کو دیکھتے وقت نظر کو برقرار رکھنا اہم ہے اور کتاب کو گندگی یا بری آنکھوں سے نہیں دیکھنا چاہئے۔

5. احترام کی تعلیمات:

قرآن کے ساتھ احترام کا برتاؤ کرنا اہم ہے، مثلاً قرآن کو چھونے سے پہلے ہاتھوں کو صاف کرنا، اور اگر قرآن کو کہیں رکھتے وقت یا جب نہیں پڑھ رہے تو اس کو اوپر جگہ دینا۔

6. قرآن کی نشر:

قرآن کی تلاوت کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے کے لیے مخصوص تدابیر کو پالنا بھی ضروری ہوتا ہے تاکہ لوگ اس کی تعلیمات سے مستفید ہو سکیں۔

قرآن کی حفاظت اور احترام اہم اخلاقی اور دینی اصول ہیں جو مسلمانوں کی روزمرہ زندگی کا حصہ ہیں اور ان کی عبادت کی راہ میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

قراۃ العین شفیق

محترمہ کا نام قراۃ العین شفیق ہے۔ان کا تعلق ساہیوال سے ہے۔ محترمہ بہت سارے اخبارات میں لکھ چکی ہیں۔بی ایس کیمسٹری تھرڈ سیمسٹر کی طالب علم ہیں۔ بہت سارے میگزینز میں لکھا ہے۔ بہت سے مقابلہ جات میں اعزازی اسناد، پوزیشنز حاصل کر چکی ہیں۔اور عورتوں کے حقوق کے لیے لکھنا چاہتی ہیں۔ بہت سے مختصر اگورسز کر چکی ہیں۔آرمی کیپٹن بننا ان کا خواب ہے۔اس کے علاوہ انڈیا اور پاکستان میں بھی 180 انتھالوجی میں ایک مصنفہ کار کی حثیت سے لکھ چکی ہیں۔"rays of hope" میں اور سرخ صحافت کتاب میں بھی مصنفہ کی حثیت سے اپنے لفظوں کو قلم بند کیا اس کے علاوہ پاداش اور گوشہ تخیل میں بھی

لکھ رہی ہیں۔اس کے علاوہ یہ بہت سے اخبارات جیسے ہم عوام، مشرق پاکستان، طالب نظر، صدائے حق، طلوع پاکستان، پہچان پاکستان، تبصرہ، صحافت، ڈیلی کشمیر جیسے نامور اخبارات میں بھی لکھتی ہیں۔ان کے افسانے ماہنامہ ماہ روح انٹر نیشنل، ہفت روزہ انڈین میگزین، ندائے کشمیر میں بھی شائع ہوتے ہیں۔ یہ ہر صنف میں بہت کچھ لکھ چکی ہیں۔اقوال زریں لکھنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ مگر پسندیدہ صنف افسانہ نگاری ہے۔ مزید براں یہ مختلف ڈائجسٹ میں بھی لکھتی ہوں۔ اور ایک ایوارڈ بھی حاصل کر چکی ہوں قلم کے ذریعے کامیابی ان کا خواب ہے جو ان شااللہ بہت جلد پورا ہو گا۔آپ سب کی دعاؤں کی منتظر ہیں۔

www.novelsclubb.com

قرآن مجید کی عظمت

قرآن مجید الہامی کتابوں میں سے آخری کتاب جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی زبان میں تقریباً تئیس برس میں بتدریج نازل ہوئی۔ اس کا کلام ایک معجزہ ہے۔ اس کا موضوع انسان ہے یہ پاکیزہ اور مقدس کتاب ہے۔اس سے قبل تین آسمانی کتب تورات، زبور، انجیل نازل ہوئیں، یا بعض انبیاء پر صحائف

نازل ہوئے ان کی تعداد ایک سو چار ہے۔ان تمام کتب اور صحائف کے مضامین قرآن اپنے اندد سموئے ہوئے ہے ،اور ان تمام تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ یہ آخری کتاب ہے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔اس کے بعد کسی کتاب ہدایت یا دین اسلام کے علاوہ ضرورت باقی نہ رہی۔قرآن کا لفظ " اقراء" سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں "پڑھنا"،اور قرآن کا مطلب یہ ہوا کہ "دنیا کہ تمام کتب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔"قرآن مبالغے کا صیغہ ہے۔اس کی خصوصیات میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب، شک وشبہ سے پاک کلام، تمام کلاموں سے بہتر کلام، دنیااور آخرت کی حقیقی فلاح کا سرچشمہ، قوم کا عروج وزوال، بار بار پڑھی جانے والی کتاب، تمام مشکلات کا حل، ہر بیماری کا علاج، ہر کسی کے لیے ہدایت کا ذریعہ، زندگی کے ہر پہلو کی تفصیل، سیاسی، سماجی، معاشی اور گھریلوامور کو چلانے کا طریقہ، پر سکون زندگی، ہر فکر سے آزاد زندگی، پڑھنے والا کبھی بھی اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا، کامیابی کی کنجی، ازل سے ابد تک اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں، حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

"اسماءالقرآن کا اصطلاحی مفہوم"

قرآن حکیم کے وہ اسماء جو صفاتی ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ننانوے ہیں جن میں اللہ، رحمن، الرحیم، بہت مشہور اور عام مستعمل ہیں۔ قرآن حکیم کے بھی بہت سے نام ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب البرہان میں پچپن نام گنوائے ہیں اور یہ تقریباً تمام کے تمام قرآن حکیم کے اندر موجود ہیں۔ان میں چند ایک بہت مشہور ہیں ۔ وہ درج ذیل ہیں ۔ الکتاب، الفرقان ، نور، برہان، الحق ،الذکر، الشفاء، العلم ،البیان، مصحف ،الھدی،التنزیل،الموعظتہ ،الخیر وغیرہ۔قرآن حکیم کی تعلیمات کے اندر مکمل بھلائی کار فرما ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی چند صفات کا ذکر کیا ہے۔ مثلا حکیم کے معنی بڑا حکمت والا،

مجید کے معنی بزرگی، مبارک کے معنی بابرکت، العزیز کے معنی زبردست عزت والا، العزیز زبردست عزت والا، مبین کے معنی ہدایت کو واضح کرنے والا، کریم کے معنی کرامت اور بزرگی والی کتاب ہے۔ قرآن مجید میں سورتوں کی کل تعداد ایک سو چودہ ہے۔ جس میں مکی سورتیں چھیاسی، مدنی سورتیں اٹھائیس، تیس پارے، 558 رکوع، سات منازل ہیں۔ منازل منزل کی جمع ہے قرآن مجید میں سات منازل ہیں ۔قران مجید کی تلاوت کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر حصہ کو منزل کہتے ہیں۔ سورتہ الفاتحہ تا سورتہ النساء، سورتہ المائدہ تا سورتہ التوبہ تک، سورتہ یونس تا سورتہ النحل تک، سورتہ بنی اسرائیل تا سورتہ الفرقان تک، سورتہ الشعراء سے سورتہ یسین تک، سورتہ الصفت سے سورتہ الحجرات تک، سورتہ ق سے آخری قرآن تک۔

"نزول قرآن"

نزول قرآن سے مراد غار حرا میں وحی کے آغاز سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل تک قرآن حکیم کا نازل ہونا نزول قرآن کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ تاکہ وہ قوموں کو صراط مستقیم اور توحید ربانی کا پیغام دیں، اور لوگوں کی ہدایت کے لیے صحیفے اور کتابیں نازل کی گئیں۔ قرآن مجید اس سلسلے کی آخری کڑی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا۔ جس کی ابتداء سچے خوابوں سے شروع ہوئی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے "آپ کو بے خبر پایا تو سیدھی راہ دکھادی"

حضور اکرم غار حرا میں عبادت و ریاضت میں مشغول تھے کہ اچانک حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لے کر حاضر ہوئے اور کہا:

"اقراء "یعنی پڑھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" انا بقاری "یعنی میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبرائیل نے آپ کو سینے سے لگایا اور زور سے دبایا اور کہا" اقراء "یعنی پڑھ۔ آپ نے پھر وہی جواب دیا، تو حضرت جبرائیل نے آپ کو دوبارہ اپنے سینے کے ساتھ لگا کر دبا دیا اور چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے آپ نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل نے وہی عمل دہرایا یعنی آپ کو سینے سے لگا کر چھوڑ دیا اور کہا کہ "اقراء "یعنی پڑھ۔ اب آپ اس قابل تھے کہ فرشتہ کی پیروی کرتے۔

"قرآن کی شان میں گستاخی، وجوہات اور اہداف"

سویڈن میں قرآن مجید کی بے حرمتی، ایک تلخ، سازش آمیز اور خطرناک واقعہ ہے۔ اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کو شدید ترین سزا دیے جانے پر تمام علمائے اسلام کا اتفاق ہے۔ تازہ نفرت انگیز اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ عیسائی معاشرے میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف لڑائی عمومی سطح تک پھیل جائے۔

قرآن کا درخشاں سورج روز بروز زیادہ بلند اور زیادہ تابناک ہوتا جائے گا۔

سویڈن میں ایک بار پھر قرآن مجید کی بے حرمتی کا واقعہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ جب تک مسلم حکمران متفقہ طور پر مشترکہ سخت ردعمل نہیں دیں گے، شعائر اسلام کی توہین کا سلسلہ نہیں رکے گا۔ مسلم ممالک سویڈن سے سفارتی تعلقات ختم کریں، مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔

جڑانوالہ میں پیش آنے والا افسوسناک واقعہ بظاہر دو عیسائی لڑکوں کی شر پسندی کا شاخسانہ ہے۔ یہ فری میسن ہیں الومیناٹی کے ممبر زہیں اور عالمی یہودی زائینسٹ کے لیے یہ فساد برپا کرنے اور پاکستان کی ساکھ خراب کرنے کی پلاننگ کے تحت کیا گیا ہے۔ ان خبیثوں نے پہلے قرآن مجید کی بے حرمتی کی اور پھر ذاتی دشمنی میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک اور عیسائی لڑکے پہ قرآن کی بے حرمتی کا الزام لگا دیا۔
پھر مشتعل ہجوم نے قانون کو ہاتھ میں لیتے ہوئے ہنگامے شروع کر دیے۔چرچ اور گھروں کو جلانے والے شر پسندوں کو بھی گرفتار کر کے سخت سزا دینی چاہیے۔امن و امان میں خلل پیدا کرنے والا، قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والا اور فساد فی الارض کا موجب بننے والا ہر شخص قابلِ گرفت ہے۔

سیدہ علیشبہ تنویر

محترمہ کا نام مصنفہ سیدہ علیشبہ تنویر ہے۔ان کا تعلق ڈیرہ غازی خان سے ہے۔ان کا لکھنے کا مقصد اپنے قلم سے دنیا کو روشن کرنا ہے۔ان کو بچپن سے لکھنے کا شوق تھا بچپن میں کئی تحریر بھی لکھی اور اب یہ سوشل رائٹر ہیں۔ مگر یہ کام سب سے مشکل لگتا ہے کہ اسے شائع کیسے کروانا ہے؟؟ یہ اپنے محروم باپ سید تنویر عباس کے خواب پورا کرنے کی راہ پر گامزن ہیں۔انہوں نے 12 سال کی عمر میں لکھنا شروع کیا اور انشاءاللہ اب پانچ کتابوں کا حصہ بن چکی ہیں اور انڈیا کی انتھالوجی میں میں لکھ چکی ہیں اب ان کی کئی تحریریں نامور اخبارات میں بھی پبلش ہو چکی ہیں۔یہ کالم نگار، تبصرہ نگار، سوانح نگار ہیں ٹیلر ماسٹر مشاعرہ اور گرافس ڈیزائنر جیسے شعبوں میں کام کرتی ہیں۔بہت سی ادبی سرگرمیوں کا حصہ بن کر انڈیا سے گولڈ میڈل ٹرافیاں اور پوزیشنز اور اسناد حاصل کر چکی ہیں یہ اپنے دل اور دماغ میں آنے والے خیالات کو ورق پر لفظ بہ لفظ سونا بنا کر اتارنا ان کی کاوش ہے انشاءاللہ جلد یہ اس مقصد میں کامیاب ہونے کا عزم رکھتی ہیں

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی صرف معجزات پر ہی مبنی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے ہر قدم پر اللہ کے حکم کی تعمیل کی، آپ کا اخلاق شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہوتا؛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کرتے تو اس میں پوری طرح محو ہو جاتے؛ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا اہم پہلو معجزات پر مبنی ہے، جیسے کہ یہ بات ابن قیم رحمتہ اللہ نے "إغاثة اللهفان" (691/2) میں صراحت کیساتھ بیان کی ہے:

"ان معجزات میں سے کچھ رونما ہو کر ختم ہو چکے ہیں اور کچھ جب تک اللہ چاہے گا باقی رہیں گے۔"

ان معجزات میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ "قرآن کریم" ہے، جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے، اس کی آیات رہتی دنیا تک ایسی ہی رہیں گی، ان میں کسی قسم

کی کوئی تبدیلی یا تغیر واقع نہیں ہوگا، قرآن مجید کا مصنف "اللہ" خود ہے، اللہ تعالی نے مشرکین کو اس جیسی کوئی ایک سورت لانے کا حکم دیا، لیکن وہ ایک سورت بھی نہ لا سکے۔

قرآن مجید میں بیان کیے گئے واقعات بھی اسی طرح رونما ہوئے جیسے اس میں بیان کیے گئے ہیں، مثلاً فرمانِ باری تعالی ہے:

"(الم * غُلِبَتْ الرُّومُ [1] فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ [2]فِي بِضْعِ سِنِينَ)

ترجمہ: "الم☆رومی مغلوب ہوگئے قریب ہی زمین پر وہ عنقریب مغلوب ہونے کے بعد دوبارہ غالب آئیں گے[2] یہ چند سالوں میں ہی ہوگا[الروم: 1-3]"

قرآن کریم اس اعتبار سے بھی معجزہ ہے کہ اس میں دیئے جانے والے احکامات محکم ہیں، پوری بشریت مل کر بھی ایسے قوانین نہیں بنا سکتی، قرآن کریم اس اعتبار سے بھی معجزہ ہے کہ اس میں علوم واخبار کے ساتھ ساتھ اس کائنات کے راز بھی ذکر کیے گئے ہیں، اور جدید علوم ان رازوں کو دن بدن فاش کر رہے ہیں۔ جبکہ ایسے معجزات بھی ہیں جو رونما ہونے کے بعد ختم بھی ہو چکے ہیں، جو بہت زیادہ ہیں، ان میں سے مشہور ترین یہ ہیں:

"اسراء و معراج کا معجزہ (قرآن کریم نے اسراء کا ذکر بالکل صراحت کیساتھ کیا ہے جبکہ معراج کے بارے میں محض اشارہ کیا ہے، لیکن بہت سی احادیث میں معراج کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔)، چاند دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ (قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے)، احادیث مبارکہ میں متواتر حد تک ان معجزات کا ذکر ملتا ہے، جیسا کہ ابن کثیر رحمۃ اللہ نے ذکر کیا ہے اور علمائے کرام کا اس بارے میں اجماع ہے:

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑے ہوئے تھوڑے سے کھانے میں اتنا اضافہ ہو جانا کہ پورا لشکر

www.novelsclubb.com

ہی اس سے سیر ہو جائے،اور پھر بھی کھانا بچ جائے۔" یہ واقعہ صحیح بخاری و مسلم سمیت دیگر کتب حدیث میں بھی موجود ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی بہنا،اور تھوڑا سا پانی اتنا زیادہ ہو جانا کہ پورا لشکر وہ پانی پی کر سیر ہو جائے اور وضو بھی بنالے،اس بارے میں بھی احادیث مبارکہ بخاری و مسلم میں موجود ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے مستقبل کی پیشین گوئی اور پھر وہ چیزیں اسی طرح رونما ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

کرن مرتضی

محترمہ کا نام کرن مرتضی ہے۔ان کا تعلق پنجاب کے ضلع فیصل آباد سے ہے۔انہوں نے 2022 سے لکھنا شروع کیا۔ یہ حساس طبیعت معاشرے کے اتار چڑھاؤ اور ان کیفیات اور لمحات کو الفاظ کی صورت میں ترتیب دیتی ہے۔ان کے لکھنے کا مقصد جن دلوں پر ناامیدی اور بے بسی کا سایہ چھایا ہے ان کے لیے امید اور چراغ کا کام کرنا ہے۔ یہ معلمہ کے پیشے سے منسلک ہیں۔اچھی لکھاری بننا اور ایک اچھا معلم بننا ان کی زندگی

کے خواب ہیں۔

www.novelsclubb.com

"ناموسِ رسالت اور قرآن مجید"

کائنات میں نظر دوڑائی جائے تو کسی بھی چیز کا وجود بے مقصد نہیں ہے، ہماری زندگی میں معمولی سے معمولی

چیز کی بھی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح اس کائنات کی تخلیق کا بھی ایک اہم مقصد ہے، فطرت کو دیکھا جائے تو انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور تمام مخلوق کو اس کے تابع کر دیا اور انسانوں کی رہنمائی کے لیے نبی اور رسول بھیجے، ہر دور میں نبیوں نے انسانوں کو صراط مستقیم دکھایا، ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ خوب جاننے والا ہے" (سورۃ الاحزاب:40)

آپ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" (صحیح بخاری:3455)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت کا بہترین نمونہ ہے، قرآن مجید واحد کتاب ہے جو ہر دور کے انسانوں کے لیے رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے پہلے جو انبیاء کرام علیہم السلام گزرے ان کی فضیلت سے انکار نہیں لیکن ان کی تعلیمات اپنے دور کے انسانوں تک محدود تھیں، جبکہ ہمارے نبی کریم ﷺ اور ان پر نازل ہونے والا اللہ کا کلام ماضی، حال اور مستقبل تک ہمیشہ ہدایت کا ذریعہ رہے گا، یہ خاصیت اور آسمانی کتب یا انبیاء میں نہیں پائی جاتی، آپ صلی علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو معاشرے کے بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے مسئلہ پر رہنمائی ملتی ہے۔

اسلام مذہب ہی نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود لیا، اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں:

"ہم نے ہی اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔"

بحیثیت مسلمان ہمیں ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کی تعلیمات کو اپنی عام زندگی میں لاگو کرنا ہے تاکہ ہم ایک مضبوط قوم بن سکیں، قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں، بیرونی قوتیں ہمیشہ سے ہماری مقدس کتاب کو نشانہ بناتی آئی ہیں کیونکہ وہ ہمارے روشن ماضی سے واقف ہیں، بقول شاعر:

تجھے اپنے آبا سے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی

تو گفتار وہ کردار، تو ثابت وہ سیارا

www.novelsclubb.com

راجہ نجم الحسن

راجہ نجم الحسن کا تعلق نور پور تھل ضلع خوشاب پاکستان سے ہے۔آپ بی ایس انگلش کے طالب علم ہیں۔ آپ روزنامہ ہم عوام لاہور میں باقاعدہ کالم نگار ہیں۔آپ مختلف انتھولوجیز میں لکھ چکے ہیں جن میں پیارے ابو جان اور خزاں رسیدہ یادیں شامل ہیں۔آپ ایک نو آموز لکھاری ہیں اور اپنے تحریروں کے ذریعہ اپنے خیالات کو قلمبند کرنا پسندیدہ مشغلہ سمجھتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"عقیدہ ختم نبوت ایمان کا حصہ ہے"

عقیدہ ختم نبوت ہر مومن و مسلمان کے ایمان کا کامل ترین جز ہے، عقیدہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ :
"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور تا قیامت رہیں گے۔"
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود فیصلہ فرمادیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، آثارِ قیامت کے متعلق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا لیکن وہ نبی بن کر نہیں بلکہ امتی بن کر آئیں گے، قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہی مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے، قرآن مجید ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری کتابِ ہدایت ور ہنمائی ہے جو ہمارے آخری نبی الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی احکام الٰہی کی وضاحت کا بہترین ذریعہ ہیں۔
ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھے اور اس کی حفاظت کے لیے ہمہ

وقت تیار رہے۔

تاریخ میں اگر دیکھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سے آج تک کئی جھوٹے لوگ نبوت کے دعویدار بن کر سامنے آئے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ہر دور میں نیست و نابود کیا، مسلیمہ کذاب ہو یا پھر مرزا غلام احمد قادیانی ان جیسے دجال اور کذاب کے فتنے کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں مجاہدین ختمِ نبوت پیدا فرمائے ہیں، ہر دور میں اس طرح کے فتنوں سے آگاہی ایک عام مسلمان کے لیے نہایت ضروری ہے، آج کل کے دور میں عقیدہ ختم نبوت کی آگاہی نوجوان نسل کے لیے نہایت ضروری ہے، کیونکہ آج اگر ہم دیکھیں تو ہمارے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نوجوان خود کو لبرل کہہ کر اپنے دین کے بنیادی عقائد سے ناواقف ہو رہا ہے، ہیومین ازم کے نام پر دین اسلام کے عقائد کو چیلنج کیا جا رہا ہے، کیونکہ لوگ دین اسلام کے بنیادی عقائد سے صرف نام کی واقفیت رکھتے ہیں، انہوں نے ان عقائد کے فلسفے کو آج تک سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

حکومت وقت کو چاہیے کہ عقیدہ ختم نبوت کو باقاعدہ تعلیمی اداروں کے نصاب کا حصہ بنائے اور طالبہ و طالبات میں اس عقیدے کے متعلق مکمل آگہی فراہم کی جائے، فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہے، اس عقیدے کی متعلق جس قدر آگہی اہم ہے اسی قدر اس پر عمل بھی اہم ہے، جب تک ایک مسلمان سنت نبوی اور احکام الٰہی کی پیروی نہیں کرے گا، تب تک عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت بھی درست طرح سے ممکن نہیں، کیونکہ جب تک نوجوان نسل عملی نمونہ نہیں دیکھے گی وہ اس کو سمجھ ہی نہیں سکے گی، آج کے دور میں علم کی فراوانی ہے لیکن عمل نہیں، آپ ایک شرعی مسئلہ اٹھا لیں اور یوٹیوب پر سرچ کر لیں اس پر آپ کو دس مختلف آراء ملیں گی، اب وہ مسلمان جس کو صرف کملہ

، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج تک کا پتہ ہے اور قرآن مجید مکمل ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھا، تفسیر قرآن مجید نہیں پڑھی اور نہ ہی احادیث نبوی کی کتب کا مطالعہ کیا ہے، ایسا مسلمان مزید کشمکش میں مبتلا ہو گا اور اگر وہ کسی غلط آدمی کے ہاتھ لگ گیا تو اس کے ایمان تک کو خطرہ لاحق ہو گا، کیا اس طرح مسائل میں خود کو الجھا کر ہم ختم نبوت کی حفاظت کر سکتے ہیں۔؟

پورے عالم اسلام کو معلوم ہے کہ سود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھلی جنگ کے برابر ہے لیکن یہاں تمام ممالک سود پر چل رہے ہیں، عقیدہ ختم نبوت کو صرف بیان تک محدود نہیں رکھنا بلکہ عملی نمونہ پیش کرنا ہے، زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی اصولوں کی پابندی سے ہی حقیقت میں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ممکن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننے کا مطلب تعلیمات اسلام پر دل و جان سے عمل کرنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے کہ :

"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔"

تو ہر مجاہد ختم نبوت کے لیے ضروری ہے کہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرے۔

معذرت کے ساتھ موجودہ دور کے علماء نے خود کو مساجد تک محدود کر دیا ہے اور ہم مسلمانوں نے معاشرتی زندگی کو مذہبی زندگی سے الگ کر رکھا ہے، آج کی نسل عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کو کیسے سمجھے گی؟ وہ تو یہی سمجھے گی کہ اس موضوع پر مساجد میں محفل اور تقریر کرنا عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہے، کانفرنسوں کا انعقاد کرانا حفاظت ہے، کتابیں لکھنا اور سوشل میڈیا پر پوسٹ ویڈیوز لگانا حفاظت ہے۔

ہاں یہ سب حفاظت کا حصہ ہیں لیکن کل حفاظت نہیں کیونکہ جب تک یہ عقیدہ دلوں میں نہیں اترے گا تب تک اس کی عملی حفاظت ممکن نہیں، ہم ہوتے کون ہیں حفاظت کرنے والے؟ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ

اس پاک ذات نے ہمیں موقع دیا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے پاسبان بن سکیں ورنہ ہماری کیا اوقات ہے؟
مسلیمہ کذاب کے خلاف جنگ میں جو حفاظ اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے ان کے دل میں قرآن کی روشنی موجود تھی اور انہوں نے ہر لحاظ سے عملی نمونہ پیش کر کے بتایا کہ اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت تک اسی طرح عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اس طرح کرے۔
جب تک ہمارے دلوں اور ہمارے گھروں میں دین اسلام موجود ہے، تب تک عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہر جگہ ہو رہی ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے دلوں اور گھروں میں اسلام موجود ہے؟
امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:
"اگر کوئی شخص کسی سے نبی ہونے کی دلیل مانگے گا تو اس دلیل مانگنے والے کے متعلق میں کافر ہونے کا فتویٰ جاری کروں گا۔"
کیونکہ تاج دار ختمِ نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"
تو پھر کسی سے نبی ہونے کی دلیل ہی کیوں مانگی جائے؟
تمام انبیاء کرام علیہ السلام کی چند چیزیں مشترکہ تھیں۔
1. تمام انبیاء کرام کا ایک نام تھا، مرکب نام نہیں تھا، جیسا کہ آدم علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، ادریس علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام۔
2. تمام انبیاء کرام کسی انسان کے شاگرد نہیں تھے۔
3. کسی نبی نے خود سے کوئی کتاب نہیں لکھی اور نہ کسی کتاب کے مصنف تھے۔

www.novelsclubb.com

4. تمام انبیاء کرام تک وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے تھے۔

5. کوئی نبی شاعر نہیں تھا۔

6. کسی بھی نبی کی وراثت نہیں تھی کہ اس کو آگے تقسیم کیا جائے۔

7. تمام انبیاء کرام کی ازواج امت کے لیے ماں کی طرح تھیں ان سے نکاح ممکن نہیں تھا۔

8۔ تمام انبیاء کرام پر قدرتی حسن و جمال تھا ان میں کسی قسم کا انسانی عیب نہیں تھا۔

9۔ تمام انبیاء کرام نے جس جگہ اس دنیا سے پردہ فرمایا وہیں دفن ہیں۔

یہ چند اہم نکات ہیں جن کے متعلق ہر مسلمان کو علم ہونا ضروری ہے، ختم نبوت اس دور میں ایک اہم مسئلہ ہے کیونکہ قادیانی کذاب اسلام کا نام استعمال کر کے دنیا میں اپنا جھوٹا دین پھیلا رہے ہیں اور ان سے براعظم افریقہ کے غریب لوگ متاثر ہو رہے ہیں، تمام امت کے مسلمانوں کو اس کی آگاہی ہونا ضروری ہے۔ علماء کا کہنا ہے کہ:

"نبی کے دشمن سے دشمنی بھی ایمان کا حصہ ہے۔"

عقیدہ ختم نبوت کا مسئلہ وہ مسئلہ ہے جس پر اصحاب رسول نے مل کر جنگ کی اور 1200 صحابہ شہید ہوئے، نبی پاک کی زندگی میں کل شہید صحابہ کی تعداد تقریباً 259 ہے، لیکن عقیدہ ختم نبوت پر جان قربان کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ کس قدر اہم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اسلام پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے آمین ثم آمین!

فقیہہ بتول

محترمہ کا نام فقیہہ بتول ہے۔ محترمہ کا تعلق صوبہ پنجاب کے شہر فیصل آباد سے ہے۔ حال ہی میں ان کا بی ایس زولوجی مکمل ہوا ہے۔ یہ اپنے فارغ وقت میں کیلیگرافی کرتی ہیں یہ ان کا شوق ہے اور لکھنا ان کا پیشن ہے۔ یہ ناول نگار ہیں۔ یہ کہانیاں بھنتی ہیں۔ کہانی کے اندر کرداروں کی جنگ میں یہ کچھ پیغامات دینے کی کوشش کرتی ہیں۔

نصیبِ یقین ان کا پہلا ناول ہے جو پبلش ہوا ہے۔ دوسرا ناول حیات سے وفا ہے جو مکمل لکھ لیا ہے لیکن ابھی پبلش نہیں کروایا اور تیسرا مہر ناول ہے جو انہوں نے حال ہی میں لکھنا شروع کیا ہے۔ ناول کے اندر چھوٹے چھوٹے اشعار اور نظمیں یہ خود لکھتی ہیں اور ان کی پہلی انتھالوجی کتاب گوشہ تخیل ہے جس میں ان کے آرٹیکلز ہیں "عہدہ عزت مانگتا ہے" اور راہ کا مسافر" اور دوسری انتھالوجی کتاب زندگی ڈھلتا پرچھاواں میں "وہ ٹھہرے ہوئے سات لمحے" لکھا ہے اور یہ ان کی تیسری انتھالوجی کتاب ہے جس میں انہوں نے آرٹیکل "قرآن بذریعہ ہدایت" لکھا ہے۔

"کہانی بھننا لفظوں کو ترتیب دینا جذباتوں کو لفظوں کی شکل دے کر ایک صفحے پر اتارنا اور وہی لفظ سیدھا قاری کے دلوں میں اترے تو وہ ایک اچھا لکھاری ہوتا ہے۔

رائیٹر لفظوں سے کھیلتا ہے کرداروں سے جنگ کرتا ہے۔

لفظوں میں جان تو اللہ پاک ہی ڈالتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"قرآن پاک بذریعہ ہدایت"

اللہ تعالی نے سب سے پہلے اپنے حبیب محمد ﷺ کا نور پیدا کیا پھر اسی نور کو خلق عالم کا واسطہ ٹھہرایا اور اس مبارک نور کو وصف نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ایک روز صحابہ کرام نے حضور سے پوچھا کہ آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی آپ نے فرمایا۔

ترجمہ:

"یعنی میں اس وقت تک نبی تھا جب کہ آدم کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔"

(ترمذی شریف)

"قرآن پاک" صرف اللہ پاک کا کلام ہے جو کہ انہوں نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں غار حرا کے مقام پر وحی کی صورت میں اتارا۔

اللہ تعالی نے خود قرآن مجید میں کلام اللہ اور آیات اللہ فرمایا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:

"تاکہ وہ کلام اللہ کو سن لے"

(التوبہ:6)

قرآن پاک کہنے کو تو ایک معجزہ ہے لیکن اس میں ہزاروں معجزات شامل ہیں جو ہماری زندگی کے ہر پہلو میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں اس میں ہمارا آج ہمارا گزرا ہوا کل اور ہمارے آنے والے کل کے بارے میں اور ہمیں پیش آنے والے تمام حالات کا تذکرہ شامل ہے۔ یہ ایک زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک رہے گا اور دوسرے معجزوں کی طرح نہیں کہ وجود میں آئے اور جاتے رہے۔

حضور ﷺ کی نبوت قرآن مجید پر مبنی ہے قرآن مجید میں اللہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:

"بڑی برکت ہے اس کی جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ہو جہان والوں کے لیے ڈرانے والا۔"

(فرقان: 1)

اور قرآن کریم کے وحی الٰہی ثابت کرنے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں اور ہم قرآن ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

کبھی کبھی ہم بہت تھک جاتے ہیں ہمیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہم اللہ کے در کے سوالی بن کر اس سے مدد دریافت کرتے ہیں اور وہ قرآن کے ذریعے ہماری مدد فرماتے ہیں ہم قرآن پاک کھولتے ہیں ہمارے سامنے وہی آیت آجاتی ہے جس میں ہماری پریشانی کا حل ہوتا ہے نیز قرآن پاک میں ہماری روزمرہ زندگی گزارنے کا حل موجود ہے۔

قرآن پاک ہمیں حلال اور حرام، صحیح اور غلط میں واضع فرق بتاتا ہے ہمیں سچائی کا اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے جو ایمان لاتے ہیں ان کے لیے بشارت سناتا ہے اور جو لوگ کفر کرتے ہیں ان کو ہلاکت کی خبر دیتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

"اور ہم قرآن کے ذریعے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفااور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تواس سے نقصان ہی بڑھتا ہے"

(82:بنی اسرآئیل)

قرآن مجید کی حرمت و تعظیم کے بارے میں حضور ﷺ کاارشاد مبارک ہے۔

"عنقریب سخت فتنے ہو گئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پھر ان سے کیسے نکلا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ سے جس میں تم سے پہلوں کی اور تم سے بعد والوں کی خبریں ہیں۔ تمہارے مابین کے فیصلے اور احکام ہیں اور وہ فیصلہ کن ہے ہنسی کی بات نہیں۔ جس نے اسے چھوڑا تکبر کے لیے اللہ اسے ہلاک کردے گا۔

(ترمذی شریف:2906)

بے شک قرآن ہماری ہر پہلو میں رہنمائی کرتا ہے حضور ﷺ نے بھی انسان کی دنیااور آخرت کی کامیابی کو قرآن سے جوڑا ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

"بیشک میں تم میں قرآن اللہ اور اپنی سنت چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان کو پکڑے رکھو گے تو ہر گز گمراہ نہ ہو گئے"

(کتاب الایمان:186)

"آج کا مسلمان کیوں پریشان ہے؟ کیوں وہ پر سان حال ہے؟ کیوں وہ پریشانیوں مصیبتوں کا بوجھ کندھوں پر اٹھائے پھرتا ہے؟ کیوں وہ اتنی آسائیشوں کے باوجود بھی نہ خوش ہی نظر آتا ہے؟ کیوں ملک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہوتا؟ کیوں معاشرے میں رشوت بدعنوانی عام ہو گئی ہے؟ کیوں آج کا مسلمان بے سکون ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں وہ بیماریوں میں پور پور ڈوباہوا ہے؟"

"کیوں کہ ہم نے قرآن پاک سے مدد لینا چھوڑ دی ہے کیوں کہ ہم نے قرآن پاک پر غلاف چڑھا کر اسے الماری کے سب سے اوپر والے خانے میں رکھ دیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں ہمارا فرض پورا ہو گیا ہے۔اور پھر کبھی کسی کے انتقال پر یا پھر قرآن خوانی کے لیے اسے کھولا جاتا ہے۔ جس دن ہم لوگ یہ سمجھ گئے کہ قرآن پاک صرف الماریوں میں بند کر کے رکھنے کے لیے نہیں ہے بلکہ ہدایت کے لیے ہے رہنمائی کے لیے ہے اس دن کوئی بھی پریشانی مصیبت بیماری انسان کو بوجھ نہیں لگے گی۔ قرآن مجید میں روحانی اور جسمانی دونوں بیماریوں کا حل موجود ہے۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کو تم دنیاوی پریشانی یا مصیبت کے وقت پڑھو تو وہ پریشانی دور ہو جائے؟ عرض کی گئی جی ہاں یارسولَ اللہ ضرور بتایئے! تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: وہ حضرت یونس کی دعا

"لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ آیت کریمہ:

"لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" اسمِ اعظم ہے اس کے ساتھ جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

(مستدرک،2/183،184،حدیث:1907،1908)

یہ قرآنی دُعا آیتِ کریمہ کہلاتی ہے اور بلاؤں کے خاتمے کے لئے بہت مفید ہے۔

دل کے مختلف امراض مثلاً دل کا تیز دھڑکنا پژمردگی اور اضطرابی قلب دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بکثرت تلاوت کرنی چاہیئے۔ارشاد باری تعالی ہے:

اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ''

ترجمہ:

"آگاہ رہو کہ دلوں کا اطمینان اللہ ؔ کے ذکر سے ہے۔"

(الرعد:28)

احادیث مبارکہ ﷺ:

''قرآن مجید سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اللہ ؔ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔''

(مسلم)

''تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔''

(بخاری)

''قرآن مجید کا علم سیکھنے والے کے لئے زمین وآسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔''

(ابن ماجہ)

''قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والوں پر اللہ ؔ تعالی سکینت نازل فرماتے ہیں، فرشتے ان کی مجلس کے گرد (احتراما) کھڑے رہتے ہیں نیز اللہ ؔ تعالی ان لوگوں کا ذکر (فخر کے طور پر) فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔''

(مسلم)

''قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔''

(ترمذی)

www.novelsclubb.com

پس اگر تم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اللہ پاک کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھو تم ہر گز گمراہ نہ ہو گئے یہ ایمان والوں کو جنت کی بشارت سناتا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کو ہلاکت کی خبر سناتا ہے۔

کیا یہ بات شکر کرنے کے لیے کافی نہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں حضرت محمد ﷺ کا امتی بنایا ہے اور قرآن مجید ہمیں تحفے میں دے کر ہماری بخشش کا سامان کر دیا ہے کافر قیامت کے دن کہے گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

"کسی وقت کافر لوگ آرزو کریں گے کہ اے کاش وہ مسلمان ہوتے"(الحجر:2)

www.novelsclubb.com

طوبیٰ نور خانم

محترمہ کا نام طوبیٰ نور خانم ہے۔ بہت چھوٹی سی عمر میں ناظرہ کی تعلیم و سند یافتہ، بی-اے اور ساتھ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ڈپلوما کیا۔

تقریباً گیارہ سال سے تعلیم وانتظامیہ کے شعبے سے منسلک ہی، کمپیوٹر آپریٹر اور لکھاری ہیں۔
اخبارات میں کالم، مضمون اور شاعری شائع کرواتی ہیں اور ماہنامہ دیارِ ادب، سرائے سُخن اور نوائے قلب میں ان کی آزاد نظمیں شائع ہوئی ہیں۔ مذید شاعری سیکھ رہی ہیں، کیونکہ یہ طفلِ مکتب ہیں۔
"خود سے رب" تک گروپ سے منسلک ہیں اور اللہ کریم نے خود سے رب تک کتاب میں قلم آزمائی کی توفیق بخشی ہے جو عنقریب منظرِ عام پر آئے گی اور اللہ پاک نے توفیق بخشی اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی شانِ اقدس میں لکھنے کی جسارت کی اللہ پاک قبول و منظور فرمائے۔ ان شاءاللہ کوشش یہی ہے کہ ان کے الفاظ سب کے نہیں تو کم از کم کسی ایک انسان کے دل کو تو لازمی چھوئیں ان کے قلم کی روشنی سے کہیں تو چراغاں ہو۔

"اچھا برا کے معیار سے ہٹ کر
آؤ کچھ لفظ قرطاس پر بکھیر دیں۔۔۔نُور

صد شکر ہے کہ اللہ رب العالمین خالق کائنات نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے امتی اور عشق اہل بیت وحبِّ صحابہ کی نعمت بخشی، شکر الحمد للہ اللہ پاک نے اتنے اچھے اور پیار کرنے والے والدین اور بہت ہی قابل اساتذہ، دیئے جن کی سہارے کے بغیر اس پر خطر دور میں تعلیم وتربیت حاصل کرنا ناممکن تھا اور مزید کہوں تو صرف اتنا کہوں گی اس سائبان کے بغیر ہم کچھ نہیں تھے، ہم ان کے بغیر کچھ ہیں بھی نہیں، ہم ہو ہی نہیں سکتے۔
ایمان کی پختگی ان کو والدین سے ملی اللہ پاک ان کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔ دنیا وآخرت میں اعلیٰ ترین مقام دے، سکون دل وجاں راحت قلب وسینہ مکہ مدینہ وبین الحرمین کی سیر دے۔ اللہ پاک دنیا کی

دولت تھوڑی سی کم سہی مگر ایمان کی دولت سے نوازا۔ لکھنے کو بہت کچھ ہے بہت زیادہ ان شاءاللہ عزوجل پھر کبھی موقع ملا تو لکھیں گے۔

www.novelsclubb.com

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا طرزِ زندگی"

اے اللہ! میرے قلم کو وسعت دے۔

آقائے دو جہاں، سردار کون و مکاں، شاہ دوعالم "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم" کے لیے قلم کو سنبھالا ہے میں گنہگار سی بندی اس قابل تو نہیں ہوں پھر بھی کاوش کر رہی ہوں کیونکہ

"اپنی نسبت سے میں کچھ نہیں ہوں
اس کرم کی بدولت بڑا ہوں"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا طرزِ زندگی بہت ہی سادہ وخوبصورت تھا۔

موسم بہار، اپریل میں ماہ ربیع الاوّل، ربیع النور بوقت صبح صادق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

آپ کی ولادت کے صدقے میں ہر جگہ میں اس سال بیٹے پیدا ہوئے۔

سرکارِ دوعالم، نور مجسم، باعثِ تخلیق دوعالم، رحمت عالم، نور کا پیکر، امام الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے نور بنایا، اور اس دنیا میں لباس بشریت میں بعثت عطا فرمائی اور قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "لوگو! کے پاس اللہ کی طرف سے نور آگیا، اور یہاں نور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے مراد ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔نور محمدی کی تخلیق یوں ہے کہ ،اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے: {اللہ نور السموت والارض} (پارہ 18,النور 35)

"آسمان وزمین کو پیدا کرنے والے خدا نے کائنات میں نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو اپنے نور کے فیضان سے پیدا فرمایا۔

آپ کے چہرہ انور کو واضحیٰ، مبارک زلفوں کو واللیل، آپ کی ذات کو رحمت اللعالمین، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو قرآن پاک کی تفسیر کہا گیا، آپ کی گفتگو کو قرآن کریم کی تفسیر، اور آپ کے قول کو حق سچ کہا جائے تو کچھ زیادہ نہ ہوگا۔ ہمارے الفاظ آپ کے شایانِ شان تو نہیں پھر بھی لکھے جاتے ہیں۔

وہ خوبیاں جو پہلے آنے والے تمام انبیاء کرام علیہم الرضوان میں تھیں، وہ سب خوبیاں جامع طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذاتِ مبارکہ میں موجود تھیں۔ حضرت یوسف کی طرح خوبصورت تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح بیماروں کو ٹھیک کیا کرتے تھے، حضرت ایوب کی طرح صابر تھے، اور دیگر انبیاء کرام کی خصوصیات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذات میں بیک وقت موجود تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نہایت ہی عمدہ، عالی شان وذی وقار کردار کے حامل اور شہنشاہ ذی اقتدار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا باعثِ تخلیق ارض وسما، محبوب پروردگار، آقائے بااختیار، حبیب خدا اور خدائی کے تاجدار ہیں۔

احادیث مبارکہ وآپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مطالعے کے لیے سرسری سی نظر ڈالی جائے تو "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذاتِ مبارکہ کی حقانیت، دن میں چمکنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

والے سورج کی طرح صاف ظاہر ہو جاتی ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذاتِ مبارکہ رشد وہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی حاجت روا ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم مشکل کشا، حاجت روا اور امداد فرمانے والے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی صفت حاجت روائی سے صغیر وکبیر، چرند وپرند، جن وبشر، بیدار وخوابیدہ سبھی رحمتیں برکتیں پا رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذاتِ اقدس کے طفیل غرناطہ کی بیماری جاتی رہی،

حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن علی خزرجی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی یاد نے ڈوبنے سے بچایا، اور حضرت شیخ ابو عبداللہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کی چوروں سے حفاظت فرمائی۔ شارح بخاری حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری دور فرمائی اور ایک مرتبہ جنات سے نجات دلائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی سفارش کے وسیلے سے ایک صحابی رسول کی بینائی واپس آگئی اور ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

رسولِ رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ہر معاملے میں کامل واکمل ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بخشش وعطا بھی اعلیٰ وارفع ہے۔ آپ کی تجارت کا انداز بھی نرالا وانوکھا تھا، حضرت سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں زمانہ جاہلیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا شریک تجارت تھا، میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا:

"مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تو میرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہت اچھے شریکِ تجارت تھے نہ کسی بات کو ٹالتے اور نہ کسی سے جھگڑا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے تجارت کی غرض سے شام وبصرہ اور یمن کا سفر فرمایا اور ایسی راست بازی، امانت و دیانتداری کے ساتھ تجارتی کاروبار کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے تمام شرکاء اور اہل بازار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو امین کے لقب سے پکارنے لگے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم جھوٹ بولنے سے منع فرماتے اور سچ بولنے کی تاکید کیا کرتے، خود دھوکہ نہ دیتے اور دھوکہ دہی کرنے والوں، بدعہدی اور جھوٹی قسمیں کھانے والوں کو ناپسند فرماتے کیونکہ جھوٹی قسمیں کھانے والوں سے رب کریم کلام نہ فرمائے گا۔ تجارت کے دوران عیب والی اشیاء کے عیوب ظاہر کر دیا کرتے، اور سود کی شدید مذمت فرمائی۔

"رسول حق، نبی محترم، اعلیٰ و بالا ہیں
محمد مصطفیٰ، صلی علیٰ، محبوبِ تعالیٰ ہیں
ہوئی تخلیق ان کی نور سے اور نور بھی نور خدا
وہی وجہ تخلیق کائنات، شفیع مذنبیں ہیں وہ
ازل سے ابد تک، ارض و سما میں اول و آخری
وہ صادق ہیں، امیں بھی ہیں، پیکر صبر و تحمل بھی
ہے ساری کائنات میں ان کے، اوصاف کا چرچا"

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

ار بار فیق انجم

ہم کسی اپنے سے متاثر ہو کر اس کے ہمراہ چلنے کی خواہش کرتے ہیں۔ محترمہ کے ساتھ بھی یہی ہوا" محترمہ اپنی بڑی بہن سے متاثر ہو کر لکھنے کی راہ پر ان کے ہمراہ چلنے کی کوشش میں ہیں"۔ محترمہ کا نام ار بار فیق انجم ہے۔ محترمہ کا قلمی نام ار بار فیق راجپوت ہے۔ محترمہ کا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ محترمہ اس وقت میٹرک

کے امتحانات سے فری ہوئی ہیں اس کتاب میں لکھنا محترمہ کے لیے خوش قسمتی کی بات ہے یہ محترمہ کی پہلی انتھولوجی کتاب ہے اس سے پہلے محترمہ نے بہت کم لکھا ہے دو افسانے اور چند تحریریں، محترمہ کو امید ہے کہ آپ کو محترمہ کا لکھا پسند آئے گا۔

www.novelsclubb.com

تبلیغ دین اسلام اور ختم نبوت

اس وقت جب ہر طرف جہالت کے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ظلم کا دور دورہ تھا۔ لوگ ایک دوسرے کی جانوں کے دشمن تھے۔ کسی کی جان و مال محفوظ نہیں تھا۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ یتیموں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا۔ اگر کسی امیر بچہ کا باپ مر جاتا تو اس کے لالچی رشتے دار اس کی جائیداد ہڑپ لیتے اور اس پر ظلم کرتے تھے۔ مزدوروں کے ساتھ ظلم کیا جاتا اور ان کو ان کا حق نہ دیا جاتا۔ اگر کوئی امیر غلطی کرتا تو اس کو سزا نہ دی جاتی اور اگر کوئی غریب غلطی کرتا تو اس کو سزا دی جاتی۔ اس پر ظلم کیا جاتا۔ اگر ایک دفعہ جنگ چھڑ جاتی تو نسلوں تک جاری رہتی۔ لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے سارے برے کاموں کو اچھے اور اچھے کاموں کو برا سمجھا جاتا تھا۔ پتھروں کی پوجا کی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ آگ، سورج، چاند، گائے کی اور بھی بہت سی چیزوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ اور جس ذات کو عبادت کے لائق نہیں سمجھا جاتا تھا وہ اللہ کی ذات تھی۔

اس انتہائی جہالت کے دور میں ایک ایسا سورج طلوع ہوا جس نے اس جہالت کے تمام اندھیروں کو ختم کر دیا اور ہر طرف اسلام کی روشنی پھیلا دی۔ انہوں نے تمام برے کاموں کو ختم کرنے کا کہا اور اچھے اور ہدایت کے راستہ پر چلنے کی رہنمائی کی۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے لوگوں سے کہا کہ "ایک اللہ کی عبادت کرو اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو۔"

آپ ﷺ 12 ربیع اوّل کو پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے پیدا ہونے سے قبل ہی آپ ﷺ کے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ کی والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ آپ ﷺ کے دادا جان نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔ آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو عام بچوں کی طرح نہیں تھے آپ ہر میل کچیل سے پاک تھے۔ آپ ﷺ بچپن میں دوسرے بچوں کی طرح کھانے کی چیزوں پر توجہ نہیں دیتے تھے نہ ہی دوسرے بچوں

کی طرح بہت زیادہ روتے تھے۔ جب آپ ﷺ چالیس سال کے ہوئے تو غارِ حرا میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سب کو اللہ تعالی کا پیغام دینا شروع کیا۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے اپنے خاندان کو دعوت پر بلایا اور انہیں فرمایا کہ

"ایک اللہ پر ایمان لے آؤ"

تو سب لوگ خاموش ہو گئے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت چھوٹے تھے وہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ

"اگرچہ میں ابھی چھوٹا ہوں اور میری ٹانگیں بھی پتلی ہیں، مگر میں اس مہم میں آپ ﷺ کا ساتھ دوں گا۔"

جب خاندان والوں نے آپ ﷺ کی بات نہ مانی تو آپ ﷺ نے دوسرے لوگوں کو دین کی طرف بلانے کی کوشش شروع کر دی، تو لوگوں نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ یہ ہمارے باپ دادا کا دین ہے ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے۔ لیکن آپ ﷺ نے ہمت نہ ہاری اور لوگوں کو دین کی طرف بلانے کی مہم کو جاری رکھا۔ یہاں تک کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کے دشمن بن گئے۔

آپ ﷺ کے آنے سے پہلے بھی بہت سے انبیا کرام لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ لیکن ان کی تبلیغ ایک علاقہ یا شہر تک کے لوگوں کی ہدایت تک ہی محدود ہوتی تھی۔ لیکن آپ ﷺ کی تبلیغ پوری دنیا کے لیے تھی۔ آپ ﷺ پوری دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اللہ تعالی نے آپ پر قرآن مجید نازل فرمایا۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا تھا۔

اللہ تعالی نے آپ کو "خاتم النبیین ﷺ" بنا کر بھیجا تھا یعنی کہ اب قیامت تک کہ مسلمان آپ ﷺ کی

زندگی سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کریں گے ۔آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔آپ ﷺ ہر شہر گاؤں جا کر لوگوں کو اللہ کا پیغام دیتے،اور فرماتے کہ

"میں اللہ کا رسول ہوں تم لوگ اللہ پر ایمان لے آؤ۔"

لوگ آپ ﷺ کی بات نہ مانتے اور آپ کا مذاق اڑاتے کہ یہ ہیں وہ ہستی جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔لیکن آپ ﷺ لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ دیتے اور اپنا کام جاری رکھتے۔

لوگ آپ ﷺ کے دشمن بنے ہوئے تھے اور پھر لوگوں نے آپ ﷺ کو ہار نہ مانتے دیکھ آپ ﷺ کو تکلیف دینا شروع کر دی۔آپ ﷺ نماز پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچرا پھینکتے۔جب آپ ﷺ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو شور کرنا شروع کر دیتے۔ایک دفعہ لوگوں نے آپ کے پیچھے آوارہ لڑکوں کو لگا دیا۔انہوں نے آپ ﷺ کو پتھر مارے یہاں تک کہ آپ لہولہان ہو گئے۔اس وقت جبرائیل حاضر ہوئے اور عرض کی کہ "

اگر اجازت ہو تو ان پر پہاڑ پھینک دوں؟"

لیکن آپ ﷺ نے فرمایا" نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ ان میں سے ایک ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اللہ کے دین پر چلنے والا ہو گا"

اسی طرح آپ ﷺ ہر شہر گاؤں جاتے اور لوگوں کو اللہ کا پیغام دیتے. آہستہ آہستہ لوگ آپ ﷺ پر ایمان لانے لگے۔ لیکن جو لوگ ایمان لاتے کافر ان پر ظلم کرتے۔جب کفار کے مظالم انتہا کو پہنچے تو آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے ان لوگوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔اس طرح بہت سے لوگ

www.novelsclubb.com

جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا وہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔اس وقت مکہ میں بس کفار موجود رہ گئے اور وہ لوگ جو ہجرت نہ کر سکتے تھے اور آپ ﷺ اور چند صحابہ کرام۔ کیوں کہ ابھی تک آپ ﷺ کو اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم نہیں تھا۔جب آپ ﷺ کو اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہوا آپ ﷺ نے حضرت علی کو بلایا اور تمام امانتیں انہیں دیں اور فرمایا کہ "یہ لوگوں کی امانتیں انہیں واپس کر کے مدینہ آجانا (لوگ آپ ﷺ کے سخت دشمن ہونے کے باوجود آپ کو اپنی امانتیں دیتے تھے کیوں کہ آپ بہت صادق تھے لوگ آپ کو صادق اور امین کہہ کر بلاتے تھے)

تو آپ ﷺ حضرت ابو بکر صدیق (رض) کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔جب مدینہ کے لوگوں کو آپ کی آمد کی خبر ہوئی ی تو وہ بہت خوش ہوئے اور بے صبری سے آپ کا انتظار کرنے لگے۔جب آپ مدینہ میں تشریف لے گئے تو لوگوں نے پر جوش انداز میں آپ کا استقبال کیا۔ پھر وہاں سے دین اسلام کی تبلیغ کا کام شروع ہوا یوں اللہ نے اپنے محبوب نبی پر ختم نبوت کا اعلان کیا۔

www.novelsclubb.com

کنزہ رفیق

محترمہ کا نام کنزہ محمد رفیق انجم ہے۔ محترمہ کا قلمی نام کنزہ رفیق ماہی راجپوت ہے ان کا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ان کی تعلیم ایف اے ہے۔ محترمہ اپنی تعلیم جاری رکھنے کے ساتھ استاد کا کردار بھی ادا کر رہیں ہیں ماشاءاللہ ان کو اردو ادب سے لگاؤ شروع سے ہے الحمدُ للہ۔ اردو سے لگاؤ سے ہی بچپن میں بہت کچھ لکھا، انہوں نے پانچ سال پہلے ناول رجسٹر پر لکھنا شروع کیا اور یوں رجسٹر پر لکھنے کا آغاز ہوا مگر اس کے بعد گھریلوں اور تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ چھوٹی چھوٹی تحریریں لکھیں۔ فیس بک پر دو سال پہلے لکھنا شروع کیا اب تک ک ئی ی ناول لکھ چکی ہیں۔ کچھ افسانے مختلف ڈائی جسٹ میں شائی ع ہوئے کچھ

کہانیاں اور تحریریں اخبارات اور میگزین کی زینت بنی محترمہ موٹیویشنل رائٹر ہیں اور پرسنلی بہت سے لوگوں کے مسائل حل کر چکی ہیں اور آگے بھی کرتی رہیں گیں محترمہ کی کوشش ہے ان کی آواز بنیں جو بولنا بھول چکے ہیں انہیں سنیں جنہیں خاموش کروادیا گیا ہے۔ان شاءاللہ یہ اس راہ میں کامیاب ہو گیں۔

الحمدُ للہ کتاب ''ختم الرسل ﷺ'' میں بھی مختلف لکھاریوں کے ساتھ لکھ چکی ہیں جو ان کی پہلی انتھولوجی تھی "ارمغان قلب" ان کی دوسری انتھولوجی کتاب تھی پرواز اردو ادب کے کتابی سلسلے کی پہلی کتاب میں لکھ چکی ہیں اس کے بعد گوشہ تخیل میں لکھا اور یوں یہ ان کی پانچویں انتھولوجی ہے محترمہ کو بہت خوشی ہے کہ وہ اس کتاب میں شامل ہوئیں،اپنی پوری کوشش کرتے ہوے محترمہ نے محمد مصطفی ﷺ کے دربار میں اپنی ایک تحریر پیش کی ہے امید ہے پڑھنے والے اسے سمجھ سکیں گے اور دربار الٰہی میں قبول ہو گی،ان کے لکھنے کا مقصد صرف صرف پڑھنے والوں کو وہ پہلو دکھانا ہے جو نظروں سے اوجھل ہے۔جسے واضح کرنا ان کے لیے مشکل کام ہے مگر پھر بھی کوشش کرتی رہتی ہیں اور امید ہے یہ کوشش کامیاب ہو گی مستقبل میں ان شاءاللہ محترمہ موٹیویشنل رائٹر ہونے کے ساتھ وہ کتابیں سامنے لائیں گیں جن کے مطالعہ کے بعد لوگ مایوسی کے اندھیروں سے نکل آئے گے محترمہ کی خواہش ہے کہ یہ وہ لکھیں جس سے لوگوں کی اصلاح ہو سکے اور لوگ گمراہی سے نکل کر اللہ کی راہ پر نکل آئیں دعا ہے اللہ محترمہ کی یہ کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کرے آمین

www.novelsclubb.com

قرآن مجید اور ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آج سے چودہ سو سال پہلے جب اسلام کا وجود نہیں تھا۔ جب ہر طرف کفر کا راج تھا۔ جب لوگ اپنوں کے دشمن تھے۔ جب بھائی بھائی کو دولت کے لیے مار دیتا تھا۔ جب بیٹی کے پیدا ہونے کو باعثِ شرمندگی سمجھا جاتا تھا۔ جب عورت کو کنیز سمجھ کر اس کے ساتھ کھیلا جاتا تھا۔ اس کی عزت کو نوچ لیا جاتا تھا۔ جب امیر کو خدا سمجھا جاتا تھا اور اس کی پوجا کی جاتی تھی، اور غریب کو غلام سمجھ کر ظلم کیا جاتا تھا۔ جب بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی دفن کر دیا جاتا تھا۔ جب محرم نامحرم کی تمیز کسی کو نہیں تھی۔ جب حلال حرام میں فرق نہ کیا جاتا تھا۔ جب آگ، جانور اور سرداروں کو خدا مان کر ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ جب امیر کی غلطی پر پردہ ڈال کر اسے اس کی خوبی کو بتایا جاتا تھا۔ جب غریب کی ذرا سی غلطی پر اس کے اوپر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔ تب اس دور میں اللہ نے انسانوں پر رحم کیا۔ جب اشرف المخلوقات پوری طرح گمراہی کی راہ پر گامزن تھے۔ تب اللہ سبحان و تعالی نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لیے اپنے محبوب کو دنیا میں بھیجا۔ جن کے آتے ہی اندھیرے ختم ہونے لگے۔ جن کی ولادت پر وہ نور پھیلا کہ لوگ حیران ہو گئے۔ جن کا نام "محمد" رکھا گیا ۔وہ نام جو اس سے پہلے کسی کا نہیں تھا۔ جن کے آنے سے کفر کے بادل چھٹنے لگے۔ جن کی آمد پر عرش فرش پر جشن منائے گئے۔ وہ ہستی جن کے بعد نبی، رسول کے آنے کا سلسلہ ختم ہوا۔ جن کے بعد فرمایا گیا کہ اب کسی نبی یا رسول کی ضرورت نہیں رہی۔ جن پر نبوت تمام ہوئی۔ جن پر اللہ نے اپنی وہ کتاب نازل کی جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود مالک کل جہان ﷻ نے لی۔

جس کتاب پر دین تمام ہوا۔ جس کتاب کے بعد ارشاد ہوا اب نہ کوئی اور کتاب آئے گی، اور نہ ہی نبی یا رسول آئے گا۔ جن کے بعد ختم نبوت کا اعلان ہوا۔ اللہ تعالی نے اپنی پسندیدہ کتاب کو اپنے محبوب تک وحی کے ذریعے پہنچایا تھا۔ وہ کتاب جس کی حفاظت کی خاطر جان قربان کرنے کو خوش قسمتی سمجھا جاتا۔ صحابہ کرام

نے اللہ کے محبوب کے پردہ کرنے کے بعد اس کتاب کی حفاظت جان سے زیادہ کی۔اس کتاب کی حفاظت پر جہاد کیا گیا۔ وہ کتاب جس کا ایک ایک حرف وہی ہے جو اللہ نے وحی کے ذریعے اپنے محبوب کو پہنچایا تھا۔ یہودیوں، غیر مسلموں کی لاکھ کوششوں کے باوجود جو کتاب اللہ کے فضل و کرم سے محفوظ ہے۔ آج اسی کتاب کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔ جس کتاب کی حفاظت پر صحابہ کرام جان دینے کو پیش پیش رہتے تھے۔ آج اسی کتاب کو یہودی اور کافر نقصان پہنچانے کے ذریعے ڈھونڈتے ہیں اور مسلمان خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔

جس نبی نے رو رو کر کہا" یاربی امتی "اے اللہ میرے امت۔۔ آج وہی امت اپنی رہنما پر نازل ہوئی کتاب کی حفاظت نہیں کر پارہی۔ آج وہی امت خاموش ہے۔ آج وہی امت اپنی نبی اور قرآن کو بھول چکی ہے۔ آج وہی امت اتنے بڑے فساد کو نظر انداز کر رہی ہے۔ کیا مسلمانوں کو یاد نہیں؟؟؟ کیا یہ تاریخ بھول چکے ہیں؟؟؟تاریخ گواہ ہے جب جب مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑا ہے تب تب مسلمان گمراہ ہوئے۔ دنیا کے سامنے ناکام ہوئے۔ جن کے آنے پر دین اسلام کی شروعات ہوئی، جن کے آنے کے بعد مسلمان جیسا پیارا نام ہمیں ملا، جن کی بدولت ہماری رہنمائی کے لیے قرآن جیسی مقدس کتاب نازل ہوئی۔افسوس! ہم انہی کو بھول گئے ہیں، وہ جن کی زندگی ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔ ہم انہی کے احکام بھول گئے، ان کی باتیں بھول گئے ہیں۔ جن کی محدود کی گئی حدود کو ہم نے توڑ دیا۔

کیا ہم اس قابل ہیں کہ ہمیں مسلمان کہا جاسکے؟ کیا ہم اس قابل ہیں کہ قرآن پاک ہمارے گھروں میں ہو؟ مسلمان کو کہا گیا، تاکید کی گئی کہ دن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کرو۔ اللہ کے حضور سجدہ کر کے کرو۔ اللہ کا شکر ادا کرو۔ اس کی دی گئی معمولی سے معمولی نعمت پر اس کے شکر گزار بنو مگر ہم۔۔۔ ہم نے ایسا نہیں

کیا۔

مسلمان وہ تھے جنہوں نے دن کا آغاز سجدے اور تلاوت سے کیا۔ جن کی رات شروع تلاوت اور سجدے سے ہوتی تھی۔ ہم تو وہ ہیں جن کا آغاز بھی موبائل دیکھتے ہوتا ہے اور اختتام بھی۔۔۔ وہ تھے مسلمان جنہیں اگر تین میں سے ایک وقت کا کھانا بھی ملتا تو وہ اس پر سجدہ شکر ادا کرتے۔ جو کبھی اللہ سے شکوہ شکایت نہیں کرتے تھے۔ ہم تو وہ ہیں جو ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر اللہ کے سامنے شکوے شکایت لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ختم نبوت کو ماننے کا ہم دعویٰ تو بہت کرتے ہیں، کتاب الٰہی سے محبت کا اظہار (الفاظ سے) تو بہت کرتے ہیں، مگر افسوس ہمارے اعمال کہیں سے بھی نہ ختم نبوت سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور نہ ہی قرآن سے محبت کا۔۔

آج غیر مسلم قرآن کا مذاق بنا رہے ہیں۔ ختم نبوت کو غلط (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ) کہہ رہے ہیں، اور حیرت ہے مسلمان خاموش ہیں۔ حیرت ہے ختم نبوت کے رکھوالے خاموش بیٹھے ہیں۔ اٹھیں اور اپنا فرض نبھائیں۔ مسلمان ہونے کا فرض نبھائیں، اٹھیں قرآن کھولیں، اسے پڑھیں، سمجھیں اپنے نبی کی زندگی سے اپنی زندگی کے لیے رہنمائی حاصل کریں۔ اپنے دین کے لیے جہاد کریں۔ ختم نبوت کے لیے لڑیں۔ مسلمان ہونے کا فرض پورا کریں۔ اپنے نبی سے محبت کا ثبوت دیں۔ چھوڑیں دنیاداری کو دین نبھانا شروع کریں، تاکہ روز قیامت محمد عربی ﷺ کے سامنے سر شرمندگی سے جھکانا نہ پڑے۔ جب وہ پوچھیں بتاؤ کیا کیا میرے لیے؟؟؟ تو منہ چھپانا نہ پڑے۔ نماز پڑھیں اپنی نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

آپ نے فرمایا:

"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے" تمام انسانوں خواہ وہ مسلمان ہو یا نہ ہو سب کے ساتھ حسن سلوک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے پیش آئیں۔اس لیے کہ ہمارے نبی کافروں کے ساتھ بھی حسن اخلاق سے پیش آتے۔ جس کے آنے پر ختم نبوت کا اعلان ہوا ان سے محبت دل و جان سے کریں۔تاکہ قیامت کے دن کامیاب ہو سکیں۔ان پر نازل ہوئی کتاب سے محبت کریں اور اسے اپنے سینے میں اتاریں،اور محبت کا اظہار کریں۔

فاطمۃ الزہرہ

محترمہ کا اصل نام فاطمۃ الزہرہ ہے اور قلمی نام فاطمہ ساجد ہے۔اور ان کا تعلق سرگودھا کے ایک گاؤں سے ہے۔ میٹرک کے بعد عالمہ کا کورس کر رہی ہیں اور ساتھ میں لکھاریہ بھی ہیں۔

انہیں شروع سے ڈائری لکھنے کا بہت شوق ہے جو کہ اب بھی لکھتی ہیں۔یہ اپنے تمام جذباتوں کو اپنی ڈائری میں قید رکھتی ہیں۔

شروع سے کہانیاں ناول پڑھنے کا بہت شوق تھا۔لیکن کبھی سوچا نہیں تھا کہ خود بھی لکھیں گی۔

اور الحمدللہ کچھ مہینوں سے یہ خود بھی لکھ رہی ہیں۔انہوں نے بہت سے آنلائن مقابلوں میں حصہ لیا اور انعام بھی حاصل کیے۔

یہ زیادہ تر بچوں کی اصلاح کے لیے کہانیاں لکھتی ہیں۔

ان کی بہت سی کہانیاں ہارڈ میگزین بچوں کا باغ، بچوں کی دنیا، جگنو، انوکھی کہانیاں، تنزیل ان جیسے مختلف رسالوں میں شائع ہوئی جوان کو وہ رسالے بطور اعزاز بھیجے گئے۔اور ایک ناول بے انتہا محبت لکھا جو کہ ابھی ادھورا ہے۔

www.novelsclubb.com

قرآن سے محبت

حضرت محمد ﷺ اللہ کے لاڈلے اور آخری پیغمبر ہیں۔ نبی تو سارے ہی لاڈلے تھے، لیکن محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول بھی ہیں۔ جن کا نام اللہ تعالی کے نام کے بعد آتا ہے۔

جیسے کہ قرآن مجید کی آیات ہیں۔

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝ ﴿۴۰﴾

"(لوگو) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے"

آپ ﷺ نے دین اسلام کے لیے بہت سی مشکلات کا سامنا کیا۔ جو آج کے دور میں کوئی مسلمان نہیں برداشت کر سکتا۔

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ تو اپنی امت کے لیے اتنا روتے تھے، کہ دنیا میں اتنا کوئی کسی کے لیے نہیں رویا ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں پہ بس ایک ہی بات ہوتی۔

"(یارب امتی) اے میرے اللہ میری امت"

اور آج کی امت نبی کی کسی بھی بات پہ عمل نہیں کر رہی۔ نبی کی سنتوں کی پیروی نہیں کر رہی۔

بہت سے نبی اور رسول گزرے لیکن جو مرتبہ حضرت محمد ﷺ کو ملا وہ کسی اور کو نہیں ملا۔

حضرت محمد ﷺ پہ اللہ تعالی نے قرآن مجید جیسی مقدس کتاب ۲۳ سال کے عرصے میں نازل کی۔ حضرت جبرئیلؑ بذریعہ وحی آپ ﷺ کے پاس قرآن کی آیات لے کر آتے۔ آپ چوں کہ امی (جس نے لکھنا پڑھنا نا سیکھا ہو) تھے۔ تو آپ آیات کو یاد کر لیتے اور پھر صحابہ سے اسے لکھوا کر محفوظ کر لیتے تھے۔

آج ہمارا حق ہے کہ ہم اس قرآن جو کہ ۲۳ سال کے عرصے میں ہم تک پہنچایا گیا ہم اس کی حفاظت کریں۔

آج بہت سی جگہوں پہ قرآن مجید کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ سب مسلمان پھر بھی خاموش ہیں کوئی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت نہیں کرتا۔ کفار و مشرکین ہمارے قرآن کے ساتھ پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہیں اور اس بات کا علم کسی کو نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو پتہ چل بھی جائے تب بھی لوگ کچھ نہیں کرتے۔

کیا دین اسلام ہم تک آسانی کے ساتھ پہنچا ہے؟ کیا دین کے لیے بہت سے نبیوں، صحابہ نے اپنی جانوں کی قربانی نہیں دی؟

ہمارے پاس یہ دین بہت سی مشکلات کے بعد پہنچا ہے۔ پتہ نہیں کتنی تکالیف ہمارے نبی نے برداشت کی لوگ آپ کو (نعوذ باللہ) طعنے دیتے تھے کہ آپ دوسروں کے پاس دین پہنچا رہے ہیں۔ لیکن آپ کے اپنوں نے تو دین کو قبول نہیں کیا۔

لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے ہمت نہیں ہاری اور بہت سی مشکلات و مصیبت سے نکل کر ہمارے پاس دین کو پہنچا دیا۔ جس کو اب ہم آسانی کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔

إِنَّا نَحنُ نَزَّلْنَا الذِّكرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

"بے شک یہ ذِکر (قرآن) ہم نے نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(سورۃ الحجر/آیت 9)

ترجمہ:

"ہم نے ہی قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

لیکن کچھ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس کی بے حرمتی نہ ہونے دیں۔ نبی ﷺ اور صحابہ نے یہ کتاب ہم تک اس لیے نہیں پہنچائی کہ ہم اس کی حفاظت نا کریں۔

ہمارا بھی تو فرض بنتا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں اس کو اپنی جان سے بڑھ کے رکھیں۔

یہ قرآن مجید تو اتنی پیاری کتاب ہے کہ اگر اس کو ہم دیکھیں تب بھی ثواب ملتا ہے۔ اس کا ایک لفظ پڑھنے پہ دس نیکیاں ملتی ہیں۔

یہ کتاب تو سمندر کی طرح ہے۔ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھنا مشکل ہے لیکن جو لوگ اسے اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ ان کو یہ درجہ حاصل ہے کہ وہ

بروز_ قیامت

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن والے (قرآن کی تلاوت کرنے والے سے، یا حافظ قرآن سے) سے جب وہ جنت میں داخل ہو گا کہا جائے گا: پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا، تو وہ پڑھتا اور چڑھتا چلا جائے گا، وہ ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ترقی کرتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ جو اسے یاد ہو گا وہ سب پڑھ جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ حدیث 3780)

یہ قرآن پاک کوئی عام کتاب نہیں ہے یہ بہت ہی خاص کتاب ہے۔

اسی قرآن نے تو ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا ہے۔اسی قرآن کی بدولت ہمیں دنیا میں رہنے کا طریقہ معلوم ہوا ہے۔ جو نبی اور رسول پہلے اس دنیا سے جا چکے ہیں ان سب کی طرز زندگی، ان کے ساتھ رونما ہونے والے واقعات ،ان کی عبادات ان پہ نازل کی گئی کتابیں، جنت، جہنم یہ سب باتیں ہمیں قرآن مجید سے معلوم ہوئی ہیں۔

اگر یہ قرآن مجید ہم تک نہ پہنچتا تو ہمیں اس دنیا اور آخرت کے بارے میں کبھی معلوم نہ ہوتا۔

تو ہم سب کے لیے بھی ضروری ہے نا اس قرآن کو اتنا سنبھال کے رکھیں کہ کوئی اس کی طرف بری نظر نہ اٹھائے۔

ہم مسلمان ہیں ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے نبی ﷺ اور ان پہ نازل کی گئی کتاب قرآن مجید کی حفاظت کریں۔

قرآن سے محبت رکھیں ایک قرآن ہی تو ذریعہ ہے جو ہمیں اللہ تعالی کے ساتھ جوڑتا ہے۔

جیسے اللہ کا قرآن میں ارشاد ہے۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ○

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہم اس سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

(سورۃ ق)

اگر اللہ سے محبت نا ہو تو انسان اپنے اللہ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن قرآن ہمیں بار بار اللہ کی طرف بلاتا ہے، نیکی اور ہدایت کے راستے کی طرف بلاتا ہے۔ اسی لیے آج سے ہم سب عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے قرآن مجید کی حفاظت اپنے مال و جان سے بڑھ کر کریں گے۔

کیوں کہ یہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پہ نازل کی گئی بہت ہی خوبصورت کتاب ہے۔

www.novelsclubb.com

ارسلان احمد

محترم کا نام ارسلان احمد ہے ان کا تعلق شیخوپورہ سے ہے

انہوں نے F.A تک پڑھائی کی ہے۔پڑھائی کے بعد کام کرتے ہیں۔انہوں نے پہلے کبھی کہانی نہیں لکھی کبھی کبھی شاعری لکھ لیتے تھے۔

لیکن اب انہوں نے انتھالوجی گوشہ تخیل کے بعد دوسری انتھالوجی کتاب ناموس رسالت اور حرمت قرآن میں بطور لکھاری حصہ لیا۔

www.novelsclubb.com

نبی کے معجزات

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ، جن کو اللہ تعالی نے نبوت اور رسالت دے کر بھیجا ان کا نام اللہ تعالی کے نام کے بعد آتا ہے۔ یہ اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

حضور ﷺ کو اللہ نے بہت سے معجزات عطا کیے۔ جب کفار مشرکین میں سے کچھ لوگ آپ ﷺ پر ایمان نہ لاتے اور طرح طرح کے بہانے کرتے کہ اگر آپ ایسا کر دیں گے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ جیسے کہ حضرت محمد ﷺ اپنی ایک انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے۔ لیکن پھر بھی کفار و مشرکین آپ ﷺ پر ایمان نہ لائے۔ پھر بھی آپ ﷺ تنگ نا آئے اور ایسے ہی اللہ کے دین کی دعوت دیتے رہے۔

www.novelsclubb.com

اور ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"کہ ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کیے گئے کہ (انہیں دیکھ کر لوگ) ان پر ایمان لائے (بعد کے زمانے میں ان کا کوئی اثر نہیں رہا) اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ (اس کا اثر قیامت تک باقی رہے گا)

اس لیے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے تابع فرمان لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابع فرمانوں سے

زیادہ ہوں گے۔"(صحیح البخاری:4981)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

"ایک سفر میں ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ایک اعرابی آگے بڑھا جب نزدیک ہوا تو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!"

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ جو ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک (حضرت) محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔"اس نے کہا: جو آپ ﷺ فرما رہے ہیں اس کی اور کون گواہی دیتا ہے؟

فرمایا کہ یہ کنکر یہ درخت۔"پس جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا۔وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ ﷺ کی جانب بڑھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سامنے آکھڑا ہوا۔آپ ﷺ نے تین بار اس سے گواہی لی اور اس نے تین مرتبہ اسی طرح کیا جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اپنے اگنے کی جگہ واپس لوٹ گیا۔"(مشکوٰۃ الشریف)

لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر ریسرچ کی تو انہوں نے دیکھا کہ، نبی پاک نے بھرپور مجلسی، ثقافتی، عائلی زندگی بسر کی۔ بکریاں چرانے سے لے کر تجارت تک۔

غزوات میں شرکت کی۔ثالث بن کر لوگوں کے جھگڑے ختم کروائے۔ تبلیغِ دین کا فریضہ سرانجام دیا۔ مگر ایک ایسا سوال جس کا جواب وہ لوگ نہیں ڈھونڈ سکے، وہ یہ کہ نبی پاک کا کوئی دنیاوی استاد نہیں تھا، اور نہ ہی انہوں نے دنیاوی علوم کے لیے کسی کے در پر دستک دی۔ کسی بھی قسم کے علم کے لیے کسی کے سامنے دو زانوں ہو کر نہیں بیٹھے، اور ایسا ہوتا بھی کیسے یہ تو نبی پاک کی شان کے خلاف ہے۔آپ تو امام الانبیاء ہیں۔ علم

کے سارے خزانے تو آپ کے قدموں کی خیرات ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کے سب معجزوں میں سے جو سب سے عظیم معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کو شب معراج کی سیر کروائی گئی۔

شب معراج رحمتوں اور نعمتوں کی رات ہے۔ یہ وہی رات ہے جب حضور نبی کریم ﷺ امت کے لیے 5 فرض نمازوں اور رمضان المبارک کے روزوں کا تحفہ لے کر آئے۔ حدیث شریف کے مطابق "رجب المرجب "اللہ کا مہینہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے محبوب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی حسن الوہیت وربوبیت کی جلوہ گاہوں میں ستائیس 27 رجب کی شب بلوا کر "معراج شریف" سے مشرف فرمایا۔

شگفتہ ملک

محترمہ کا نام شگفتہ ملک ہے ان کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر تاندلیانوالہ سے ہے۔ یہ ایک سوشل رائٹر ہیں۔ ان کا قلم تھامنے کا مقصد حق و صداقت کی آواز بلند کرنا، مسائل کو منظر عام پر لانا تاکہ ان کی اصلاح ہو سکے اور عام انسان کی آواز بننا ہے۔ "اصلاح برائے تنقید" ان کا مقصد ہے۔ یہ پاکستان کی مختلف اخبارات اور رسالوں میں لکھ چکی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"ناموس رسالت"

"ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا، تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم ہی نہ ہو

بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو"

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے

نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے

(پیام مشرق)

اللہ تعالی اپنے معجزے قرآن پاک میں یوں بیان فرماتے ہیں:

"ومارسلنک الارحمتہ للعلمین"۔(سورت الانبیاء)

"اور بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کے بھیجا۔"

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اللہ اور بندوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے، اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے لیے مرکز عقیدت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ اخلاص کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کی جائے، صرف عزت ہی نہیں بلکہ انہیں محبت کا مرکز بھی مانا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے۔

www.novelsclubb.com

ارشاد باری ہے:

"اطیعواللہ واطیعواالرسول(السناء:59)

"ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالی کی محبت اور خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، اس کے بغیر کوئی مسلمان ایمان کا تصور ہی نہیں کر سکتا، یہی چیز اہل اسلام کو تمام مذاہب میں ممتاز کرتی ہے، اور یہ اہل اسلام کا مذہبی اور حقیقی سرمایہ ہے، اسی مذہبی و تہذیبی سرمایہ کی وجہ سے مسلمانوں نے ہزاروں سال

سے علمی، عملی، فکری اور سیاسی کام سر انجام دیئے ہیں، یہی سرمایہ زمانہ جاہلیت سے لے کر رہتی دنیا تک لوگوں کو روشنی اور کامیابی کا راستہ دکھاتا رہے گا، جب تک مسلمانوں کا دل اس نور سے منور رہے گا، اس کو دنیا کی کوئی طاقت کبھی مغلوب نہیں کر سکتی، عالم کفار اس کو مسلمانوں کی کمزوری بنانا چاہتا ہے، پچھلے کئی سالوں سے کفار نے ایسے کتنے فتنے عالم اسلام میں پھیلا دیئے ہیں جن کا مقصد صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والہانہ عشق کے جذبے کو کم کرنا ہے، علامہ اقبال نے کفار کی بدنیتی کو یوں بے نقاب کیا؛

"وہ فاقہ کش کے موت سے ڈرتا نہیں

روح محمد اس کے بدن سے نکال دو"

عالم کفار اپنی ان ناپاک سازشوں میں بفضل خدا ہمیشہ سے ناکام رہا ہے اور ہمیشہ ناکام رہے گا، پہلے بھی دین اسلام سربلند تھا آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا، نبی کریم کی ناموس کا تحفظ دراصل دین کا تحفظ ہے۔

www.novelsclubb.com

علیزہ خالد

محترمہ کا نام علیزہ خالد ہے ان کا تعلق ضلع قصور تحصیل پتوکی کے گاؤں طوطل سے ہے۔ یہ ایک سوشل رائٹر ہیں۔ان کا قلم تھامنے کا مقصد لوگوں تک قرآن کا علم پہچانااور لوگوں کواللہ سے جوڑنا ہے۔ یہ پاکستان کے مختلف اخبارات اور میگزین میں لکھ چکی ہیں۔ کچھ انتھالوجی کتابوں کا بھی حصہ ہیں جو بہت جلد منظر عام پر جلوہ گرہوں گی۔

www.novelsclubb.com

"قرآن مجید کا نزول"

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو زندگی گزارنے کا نسخہ ہے۔ قرآن مجید میں دنیا اور آخرت دونوں کو سنوارنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ قرآن مجید کو عربی میں نازل کیا گیا ہے، جو ایک بڑی فصیح و بلیغ زبان ہے۔ قرآن مجید صرف کتاب نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اپنے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر 23 سال کے عرصے میں نازل کیا۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ ترتیب مصحف کے لحاظ سے قرآن مجید کی پہلی سورت، سورۃ فاتحہ ہے جبکہ ترتیب نزولی کے اعتبار سے سورۃ العلق کی ابتدائی آیات سے نزول وحی کا آغاز ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اعجاز قرآن:

قرآن مجید کی بعض سورتوں کا آغاز حروف مقطعات سے ہوا ہے۔ اس سے مراد کٹے ہوئے حروف ہیں یعنی علیحدہ علیحدہ پڑھے جانے والے حروف۔ قرآن کریم کی انیتس سورتوں کی ابتداء حروف مقطعات سے ہوتی ہے۔ ان حروف کی کل تعداد 14 ہے جو قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

فضیلت:

قرآن مجید کے ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ قرآن مجید اپنے پڑھنے والے کے لیے روز قیامت سفارش کرے گا۔

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی بہت فضیلت ہے جو قرآن کو سمجھ کر پڑھتا ہے قرآن اس پر اپنے راز کھولتا ہے۔ قرآن مجید میں ہر چیز کو بیان کیا گیا ہے۔ انبیاء کرام کے واقعات، ہمارے حقوق و فرائض (نماز، روزہ، زکوۃ، حج کا طریقہ)، عورتوں کے مسائل، وراثت کے مسائل وغیرہ الغرض ہر چیز کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کا ایک ایک حرف حق و صداقت پر مبنی ہے۔ ہم قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھیں تو ہمیں پتہ چلے نا! جسے اللہ چن لیتے ہیں اسے اپنے قرآن کے علم کا وارث بنا دیتے ہیں۔ قرآن ایک معجزہ ہے۔ اس کو بار بار پڑھنے سے اس پر یقین پختہ ہوتا ہے۔ قرآن صرف کتاب نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے روؤ اور اگر رونہ سکو تو رونے کی سی شکل بناؤ"۔

(سُنَن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۹ حدیث ۳۷۱۳)

"عطا کر مجھے ایسی رقّت خدایا

کروں روتے روتے تِلاوت خدایا"

قرآن مجید ایک رسی ہے اس کا ایک سرا اللہ کے پاس ہے اور دوسرا سرا ہمارے پاس ہے۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

بہت خاص ہوتی ہیں وہ زبانیں جو قرآن کی تلاوت کرتی ہیں

بہت خاص ہوتی ہیں وہ جوانیاں جو قرآن کا علم سیکھنے میں گزارتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

بہت خاص ہوتی ہیں وہ آنکھیں جو قرآن سنتے ہوئے روتی ہیں۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"رشک تو بس دو آدمیوں سے ہی کرنا جائز ہے پہلا وہ شخص جسے للہ تعالیٰ نے قرآن (پڑھنا و سمجھنا) سکھایا تو وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے اس کا پڑوسی اسے قرآن پڑھتے ہوئے سنتا ہے تو کہہ اٹھتا ہے کہ کاش! مجھے بھی اس کی مثل قرآن عطا کیا جاتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ کرتا ہے؛ اور دوسرا وہ شخص جسے للہ تعالیٰ نے مال بخشا ہے اور وہ اسے للہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے: کاش! مجھے بھی اتنا مال ملتا جتنا اسے ملا ہے تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔''

صحیح بخاری: 5025

قرآن کو سمجھ کر پڑھنا کیوں ضروری ہے؟

ناظرہ قرآن پڑھ لینے سے ہمارے نامہ اعمال میں تو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، ہمیں تو ثواب مل جاتا ہے لیکن قرآن پاک کو نازل کرنے کا مقصد ادھورا رہ جاتا ہے۔ قرآن مجید کو نازل کرنے کا مقصد تو یہ تھا کہ ہم پچھلی قوموں کے واقعات پڑھ کر سبق حاصل کریں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرنے سے بچیں۔ جو احکامات اللہ تعالی نے قرآن میں بیان فرمائے، ان کو کریں اور جن کاموں سے منع کیا، ان سے رک جائیں۔

ہم پوری زندگی غفلت میں گزار دیتے ہیں۔ ہمارے پاس ہر کام کے لیے وقت ہوتا ہے مگر قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا۔

قرآن کو سمجھ کر پڑھنا قرآن کا حق ہے۔ ہم ناظرہ قرآن پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں ہم نے اس کا حق ادا کر دیا۔ جب تک ہم قرآن کو ترجمہ تفسیر کے ساتھ نہیں پڑھیں گے، قرآن پر تدبر نہیں کریں گے، تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ اللہ نے قرآن مجید میں کیا فرمایا ہے؟ قرآن مجید پر تدبر کرنے سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید ہمیں عذاب سے بچائے گا۔ قرآن پر تدبر کرنے سے تمام حقیقتیں واضح ہوتی ہیں۔ جو عاجزی انکساری کے ساتھ قرآن مجید کو سیکھتا اللہ اسے اعزاز بخشتے ہیں۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تھا تو ان کی قرآن سے محبت کا اندازہ لگائیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے قرآن کی محبت میں، جذبات میں آکر قرآن کو اپنے سینے سے لگا لیتے اپنی آنکھوں سے لگا لیتے اور کہتے:

ھذا کلام ربی

ھذا کلام ربی

ھذا کلام ربی

یہ میرے رب کا کلام ہے

یہ میرے رب کا کلام ہے

یہ میرے رب کا کلام ہے

پھر اللہ کے خوف سے رونے لگ جاتے۔

قرآن ایک زندہ کتاب ہے۔ ہمارے ہر مسئلے کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔

جب آپ قرآن کو سمجھ کر پڑھنا شروع کرتے ہو تو قرآن آپ کے سوالوں کے جواب دیتا ہے۔ جب آپ

www.novelsclubb.com

پریشان ہوتے ہیں تو کوئی آیت سامنے آجاتی ہے جس میں آپ کے لیے تسلی ہوتی ہے۔اللہ قرآن کے ذریعے اپنے بندوں کو تسلی دیتا ہے۔آج ہمیں پریشانی آتی ہے تو ہم لوگوں کے پاس جاتے ہیں ان سے اپنے مسئلے کا حل پوچھتے ہیں جبکہ ہمارے ہر مسئلے کا حل، ہر دکھ کا مداوا قرآن مجید میں ہے۔قرآن مجید کے الفاظ میں ایسی تاثیر ہے کہ ایک دفعہ پڑھنے کی عادت پڑ جائے تو اس کو بغیر پڑھے گزارا نہیں ہوتا پھر انسان اپنے ہر مسئلے کا حل قرآن مجید میں تلاش کرتا ہے۔اس لیے اپنی زندگی میں قرآن مجید کو ایک دفعہ سمجھ کر ضرور پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے"

(المائدہ،83)

www.novelsclubb.com

ایس۔کے۔ثانی

ایس-کے-ثانی کے قلمی نام سے ادب کی دنیا میں قدم رکھنے والی آپ ایک حق گو لکھاری ہیں۔آپ کا تعلق شاہینوں کے شہر سرگودھا سے ہے۔آپ کے قلم تھامنے کا اصل مقصد ملکِ عزیز پاکستان اور اپنی قومی زبان اردو کا فروغ ہے۔ بچپن ہی سے ادبی گھرانے سے منسلک رہنے کے باعث آج بھی آپ ادب کی ایک بڑی قدر دان ہیں، حالیہ سال فروری کے اوائل میں باقاعدہ لکھنے کا آغاز کیا اور اب تک تین پاکستانی اینتھولوجیز اور 4 سے زائد انڈین اینتھولوجیز میں لکھ چکی ہیں۔

آپ آج بھی خود کو ادب کی ایک طالبہ شمار کرتی ہیں اور اپنی تحاریر میں مزید نکھار کیلئے مطالعہ پر بہت زور دیتی ہیں۔

دعا ہے باری تعالیٰ آپ کے قلم میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہمیشہ حق بات کا پرچار کرنے والا بنائے رکھے آمین ثم آمین۔

www.novelsclubb.com

حرمتِ قرآن

وہ حیران و ششدر کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ ٹی وی پر چلتی خبر کی سرخیاں اس کے ہوش اڑائے دے رہی تھیں۔ ایک بار پھر سویڈن میں اخلاقی حدود کو پار کیا گیا تھا۔ قرآن جیسی مقدس کتاب کو نظر آتش کئے جانے کی خبر دنیا بھر میں موجود کروڑوں مسلمانوں کے دلوں پر آرے چلانے کے مترادف تھی۔ ان لاکھوں کروڑوں مسلمانوں میں حیا بھی شامل تھی، وہ خود ماشاءاللہ سے حافظہ قرآن تھی۔ اس کی تکلیف و اذیت کسی پل ختم نہیں ہو رہی تھی۔ نجانے کتنے ہی دردِ دل رکھنے والوں کے دلوں پر اس لمحے کیا بیت رہی ہو گی؟؟؟

دوسری سمت ایک گروہ ایسا بھی تھا جو یہ کہتا پھر رہا تھا کہ "جب تمہارا رب خود کہتا ہے کہ وہ اس قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود لیتا ہے تو اس وقت وہ کیوں نہیں آیا جب قرآن کو نظر آتش کیا جا رہا تھا؟؟؟

بھانت بھانت کے لوگوں کو بھانت بھانت کی بولیاں بولنے کا موقع مل گیا تھا۔

یہ بجا ہے اور برحق بھی کہ اللہ پاک خود قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

"بلاشبہ یہ ذکر ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

(القرآن)

قرآن ایک جامع اور مکمل کتاب ہے جس کی مدد سے ہم خواہ زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں، مکمل استفادہ کر سکتے ہیں۔ قرآن ضابطہ حیات ہے۔ مومن کا ایک ایسا قیمتی سرمایہ ہے قرآن کہ جس کا بدل

کوئی اور شے نہیں۔ قرآن ایک ایسی عالمگیر کتاب ہے کہ جس سے ہر مذہب اور ہر مکتبہ فکر کے لوگ رہنمائی لے سکتے ہیں۔

اب یہاں ایک نقطہ سامنے آتا ہے کہ جب ہم قرآن کو اپنا سب سے قیمتی سرمایہ مانتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کا بدل اور کچھ نہیں، تو ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اس کی حرمت و پاسداری کے لیے ہمہ وقت تیار رہیں۔ قرآن کی بے حرمتی کرنے کی جرات اہل کفار میں آئی تو آئی ہی کیوں؟

ہم مسلمان اس قدر کمزور ہو چکے ہیں، ہمارے ایمان اس قدر تنزلی کا شکار ہیں کہ ہم صرف وقتی احتجاج اور رنج و غم کا اظہار کرنا ہی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔۔۔ ہم بھول چکے ہیں کہ ہماری اقدار ہمارے آباؤاجداد کی روایات کیا اور کیسی تھیں؟

جب تک وہ اقدار وہ روایات زندہ تھیں تو علم الدین شہید رحمہ اللہ اور عامر چیمہ شہید رحمہ اللہ جیسے فرزندان اسلام پائے جاتے تھے۔ جو محض احتجاج، جذباتی گفتگو اور چند جوشیلی تقریروں سے ہی رام نہیں ہو جایا کرتے تھے بلکہ وہ تب تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک مجرم کو کیفرِ کردار تک نہ پہنچا دیا جائے۔۔۔ وہ تھے حرمتِ قرآن اور ناموسِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصل پاسبان۔

آج ہم ایک مکمل آزاد اور اسلامی مملکت میں رہتے ہیں۔ ہم یہاں اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے میں مکمل طور سے آزاد ہیں، نہ کسی جابر حکمران کا خوف اور نہ ہی اذان کی آواز بلند کرنے کا ڈر۔۔۔ پھر بھی ہم کیوں اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہمیشہ کوتاہی برتتے ہیں؟ شاید یہاں یہ مقولہ پورا اترتا ہے کہ:

"جو شے ہمیں میسر آجائے اس کی قدر ہماری نظر میں گھٹ جاتی ہے۔"

مگر ہم مسلمان ہیں دنیا کے معاملات میں تو چلیے یہ سب ممکن ہو سکتا ہے مگر دین و مذہب کا معاملہ ایسا ہے کہ

جس کے بارے میں فکر کرنا بھی ایک عبادت ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہم آخرت میں حساب کتاب پر یقین رکھتے ہیں۔اس لیے ہمارے اعمال بھی اسی معیار کے ہونا ضروری ہیں۔

حرمتِ قرآن ہو یا ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ناموس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم، ہمارے دین کے مکمل ہونے کی نشانی ہے۔

قرآن کی حفاظت تو خود اللہ ہی کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔ مگر قرآن کی بے حرمتی جیسے اعمال جو اہلِ کفار بڑے ہی دھڑلے سے کرتے ہیں اصل میں پوری امت مسلمہ کے ایمان کا امتحان ہوتے ہیں۔ ہمارا ردعمل اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ ہم ایمان کے کس درجہ پر فائز ہیں؟

اللہ خود قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ،

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵، سورہ البقرہ﴾

ترجمہ:

اور دیکھو ہم تمہیں آزمائیں گے ضرور، (کبھی) خوف سے اور (کبھی) بھوک سے (کبھی) مال و جان اور پھلوں میں کمی کرکے اور جو لوگ (ایسے حالات میں) صبر سے کام لیں ان کو خوشخبری سنادو۔

(آسان ترجمۂ قرآن مفتی محمد تقی عثمانی)

قرآن مجید محض الفاظ کا ایک مجموعہ ہی نہیں بلکہ یہ کلام اللہ ہے۔اس کے حرف حرف میں اہل فکر کے لیے نشانیاں پوشیدہ ہیں۔ ہم طالب علم اپنی نصابی کتب کی اس قدر حفاظت کرتے ہیں چونکہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہماری کتب ہیں ان کی حفاظت ہم ہی کو کرنی ہے۔ بالکل اسی طرح قرآن بھی ہماری کتاب ہے اس کی حفاظت بھی ہم ہی کو کرنی ہے۔ایک بات یاد رکھیے اہل کفر قرآن کی بے حرمتی کرکے دراصل اپنے اندر

www.novelsclubb.com

موجود احساس کمتری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ آج بھی کہیں نہ کہیں اپنے آپ کو ہم سے کمتر شمار کرتے ہیں اور اس احساسِ کمتری کا اظہار وہ پھر اس طرح کے اخلاق سے گرے ہوئے اعمال سے کرتے ہیں۔

کیوں کہ کوئی بھی عقل مند انسان کسی کی مذہبی کتاب کو نظر آتش کرنے کو پسند نہیں کرتا خواہ وہ کسی بھی مذہب کی کتاب ہو۔ ہم مسلمانوں کو بھی یہ زیب نہیں دے گا کہ ہم بدلے میں ان کی مقدس کتب مثلاً بائیبل کو نظرِ آتش کریں یا ان کی مذہبی شخصیات کی توہین کریں۔ ایک مسلمان عمدہ اخلاق کا مظہر ہوتا ہے۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے اخلاق سے ہر دل میں گھر کیا۔ آپ کی سنتوں پر عمل پیرا رہنا بھی ہمارے ایمان کی نشانی ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک باشعور اور پر اعتماد قوم کا ثبوت دیتے ہوئے ہم ان کے اس عمل سے ایک اچھا پہلو تلاش کریں ہم قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا شروع ہو جائیں۔ ہمارے احتجاج کا اس سے خوبصورت طریقہ اور کوئی نہیں۔ بحیثیت ایک لکھاری قلم کے ذریعے سے ہم اپنی قرآن سے محبت اور اسلام کے مثبت پھیلاؤ کے لیے جو بھی کر سکتے ہیں کریں۔ آخر میں فقط اتنا ہی:

"قرآں کی حفاظت ہے میرا منشور میرا ایمان توہین قرآں پہ جو خاموش ہوں تو مکمل نہیں میرا ایمان"

نمرہ توصیف

محترمہ کا نام نمرہ توصیف ہے یہ پاکستان کے ضلع خانیوال کی رہائشی ہیں۔ یہ ایک ناول نگار، افسانہ نگار، کالم نگار شاعرہ اور ادیبہ ہیں۔ ان کا مقصد "زندگی کے کچھ اصلاحی پہلوؤں کو کہانی میں جوڑ کر اصلاح کرنا ہے۔"

"ان کے نزدیک جتنا آپکو کتابیں سیکھاتی ہیں تو آپکی بہترین دوست وہی ہونی چاہیے"

یہ بہت سی کتابوں میں لکھ چکی ہیں۔ چار کتابیں مؤلفہ کی حیثیت سے لکھ چکی ہیں۔ یہ ایک ہارڈ فارم میگزین نوائے قلب کی بانی و سرپرست ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد اسلام اور اردو ادب کا فروغ ہے۔ یہ نوائے ادب کی خواتین ونگ کی صدر اور اسلامک رائٹر موومنٹ کی ممبر ہیں۔ محترمہ بہت سے اخبارات اور میگزین میں

لکھ چکی ہیں۔ "ان کی زندگی کا مقصد اللہ پاک کی رضا کے لیے کام کرنا ہے" یہ ایک آنلائن اسلامک پلیٹ فارم کی سرپرست ہیں "جرنی ٹو ورڈز جناح" کا آغاز تین سال پہلے کیا۔ جہاں مختلف کورسسز سے علم کو لوگوں تک پہنچاتی ہیں ایک دن ان شاءاللہ اسکو جامع بنانے کا عزم رکھتی ہیں اللہ پاک ہمارے علم کو عمل میں لانے کی توفیق دیں آمین۔

www.novelsclubb.com

"حرمت قرآن مجید"

قرآنِ مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآنِ مجید اگرچہ 23 برس تک رسول اللہ ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل ہوتا رہا لیکن لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ایک طاق رات میں اسے نازل کیا گیا تھا۔ قرآنِ مجید کے نزول کا بنیادی مقصد انسانوں کو سیدھے راستے پر چلانا اور ان کی اصلاح کرنا ہے

قرآن مجید کا تعارف اللہ تعالیٰ نے بھی کرایا اور رسول اکرم ﷺ نے بھی۔ سورۃ الشعراء میں قرآن کریم کا تفصیلی تعارف وذکر کیا گیا ہے کہ یہ کس کی طرف سے ہے؟ کس کے ذریعے آیا؟

قرآن پاک کی حرمت و تعظیم کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ازلی کلام الٰہی ہے جو لوحِ مکنون سے لوحِ محفوظ کی طرف اتارا گیا۔ گویا یہ کلام غیر مخلوق ہے جسے جبرائیل امین بحکم الٰہی لے کر اترتے رہے۔ اس سے بڑھ کر اس کی قدر و منزلت، شان و شوکت اور شرف و عظمت کی دلیل کیا ہو گی کہ یہ کلام الٰہی جس ہستی مبارک پر نازل ہوا وہ باعثِ تخلیقِ کائنات، شہِ لولاک محبوب خدا (ﷺ) ہیں، اسے لانے والے جبرائیل امین ہیں۔

الغرض! اس حکمت والی لاریب کتاب کو جس نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے یہ اپنی عظمت و شرف میں بے مثال ہے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے:

'' ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ''[1]

''یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے''۔

أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللهِ''[4]

''اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہوں اس کے پیچھے سات سمندر اور (ہوں) تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی''۔

تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو سابقہ انبیاءؑ پر جتنی بھی کتابیں نازل کی گئیں ان میں تحریف کر دی گئی لیکن قرآن کریم کا یہ امتیازی وصف ہے کہ جس نے بھی اس میں تحریف یا معارضہ کرنے کی کوشش کی وہ ناکام و نامراد ہوا۔

قاضی ناصر الدین عمر البیضاوی ''تفسیر بیضاوی شریف'' کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورتوں میں سے سب سے چھوٹی سورت کے ساتھ عرب کے بلند بانگ اور خاص الخاص خطباء کو چیلنج کیا (کہ اس کی مثل لے آؤ) لیکن انہیں اس پر قادر نہ پایا۔

کس پر نازل ہوا؟ مقصد نزول کیا ہے؟ عربی میں کیوں نازل ہوا؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بیشک یہ (قرآن) سارے جہانوں کے رب کا نازل کردہ ہے، اسے روح الامین (جبرائیل علیہ السلام) لے کر اترے، آپ ﷺ کے قلبِ (انور) پر تاکہ آپ ﷺ (نافرمانوں کو) ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیں، (اس کا نزول) فصیح عربی زبان میں ہوا ہے، اور بیشک یہ پہلی امتوں کے صحیفوں میں (بھی مذکور) ہے، اور کیا ان کے لیے (صداقتِ قرآن اور صداقتِ نبوتِ محمدی ﷺ کی) یہ دلیل (کافی) نہیں ہے کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء (بھی) جانتے ہیں'' (الشعراء: 192-197)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا﴾ ''بے شک یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ان مومنین کو بشارت دیتا ہے جو صالح عمل کرتے ہیں کہ بے شک ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔'' [الإسراء: ۹]

قرآن مجید اللہ کی سچی کتاب ہے۔ یہ اللہ کا پیغام اپنے بندوں کے نام ہے، اس سے ایمان بڑھتا ہے اور دلوں کے زنگ اترتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا باعث برکت اور ثواب ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ ہماری اکثریت تلاوت قرآن مجید سے غافل ہے۔ دنیا کے کاموں میں اپنا وقت لگانے سے گریز کرتے ہیں جبکہ تلاوت قرآن کے لیے وقت نہیں ملتا۔

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم قرآن پڑھو اس لیے کہ "قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا''۔ [مسلم]۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ قرآن کی سفارش کو قبول کیا جائے گا۔ قرآن کو پڑھنے کے بعد اس کو اپنی عملی زندگی میں لانے والوں کے لیے بھی جھگڑا کرے گا اور نجات دلائے گا۔ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے جو اس پر عمل کرتے تھے، ان کو لایا جائے گا۔ ورۃ بقرہ اور آل عمران پیش پیش ہوں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی''۔[مسلم]۔

آپ صل اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور اس کو پڑھایا''۔[بخاری]۔

قرآن کو جو لوگ مظبوطی سے تھام لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بلند کر دیتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی عزت حاصل کرتا ہے اور آخرت میں جنت میں داخل ہو گا انشاء اللہ۔ جو قرآن کی تلاوت اور تعلیمات سے دور ہوتے ہیں اور اپنی زندگی اپنی مرضی اور چاہت سے بسر کرتے ہیں تو پھر ایسوں کو اللہ ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس کتاب [قرآن مجید] کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سربلند فرمائے گا اور دوسروں کو ذلیل کرے گا''۔[مسلم]۔

www.novelsclubb.com

حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے سنا، آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا عنقریب سخت فتنے ہوں گے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) ان سے کیسے نکلا جائے گا؟ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

''کتاب اللہ جس میں تم سے پہلوں کی اور تم سے بعد والوں کی خبریں ہیں اور تمہارے مابین کے فیصلے اور احکام ہیں اور وہ فیصلہ کن ہے کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے اور جس نے اسے چھوڑا اپنے تکبر کی وجہ سے تو اللہ

تعالیٰ اس کو ہلاک کر دے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت کو تلاش کیا اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل ور سوا کر دے گا وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور اس کا ذکر حکمت والا ہے اور وہ صراط مستقیم ہے"

مسکان عطاریہ

محترمہ کا نام مسکان عطاریہ ہے ان کا تعلق پاکستان کے صوبے خیبر پختونخواہ کے شہر ہری پور کے علاقے کھلابٹ ٹاؤن شپ سے ہے۔ یہ ایک اسلامک رائٹر ہیں۔ جامعتہ المدینہ سے ابھی درسِ نظامی سیکھنے کی بھی سعادت حاصل کر رہی ہیں۔ پردہ ان کی زندگی کا اہم جزو ہے انکی تحاریر میں بھی پردے کا اہم عنصر ملتا اور یہ اپنے معاشرے کی اصلاح کی خاطر مختلف اسلامک ذمہ داریاں بھی سرانجام دے رہیں ہیں. یہ نہ صرف خود پردے سے محبت کرنے والی ہیں بلکہ ان سے میل جول رکھنے والے لوگ اگر پردے کے پابند نہ ہوں تو کچھ ہی عرصے میں ان کے دل نہ صرف اللہ کی محبت سے سرشار ہو جاتے ہیں بلکہ ان کی صحبت میں رہ کہ بے پردہ خواتین بھی پردہ کرنا شروع ہو جاتیں ہیں۔ ان کے کردار کی طرح ان کی تحاریر میں بھی ہمیشہ ایک نیا اور جداگانہ انداز ملتا ہے جو کہیں نہ کہیں معاشرے کی اصلاح کے پہلو کو سمجھا دیتا ہے تحاریر کا ایسا انداز کہ جسے قاری پڑھ کے اپنے علم میں کچھ نہ کچھ ضرور اضافہ کر لیتا ہے۔

خدائے عظیم کا عظیم تحفہ

تحفہ ایک ایسا میٹھا لفظ ہے کہ سنتے ہی چہرے پہ مسکان بکھرنے لگتی ہی اور جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ کوئی ہمارے لی ئے تحفہ لایا ہے مگر یہ معلوم نہ ہو کہ تحفے میں کیا ہے تو اس کے باوجود بھی دل خوشی سے سرشار ہونے لگتا ہے. جو لوگ ہم سے زیادہ محبت رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو ہمارے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ عموماً ہمیں ایسی اشیاء تحفے میں دیتے ہیں جو ہمیں بہت پسند ہوں مگر جب پسندیدہ تحفے کی بات آتی ہے تو میں سوچتی ہوں کہ ایک انسان سے آخر کون اتنی محبت کرتا ہو کہ وہ اُسے اس کا پسندیدہ تحفہ دے جو صرف ایک وقت تک نہ رہے بلکہ اس کی پوری زندگی میں وہ تحفہ اس کیلی ئے ہمیشہ خوشی کا سبب بنتا رہے جو واقعی اس کیلی ئے بھلائی کا تحفہ ہو جسے دیکھ کر آنکھوں میں خوشی سے آنسو آجائیں کہ واقعی ہم سے کسی کو اتنی محبت ہو سکتی ہے آخر کون ہے جو ہمارے اتنے قریب ہو جس کا تحفہ ہماری زندگی کے ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرے تو میرے ذہن میں یہ آواز گونجتی ہے کہ.

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗۚ-وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ. سورۃ ق آیت: 16

ترجمہ: کنزالعرفان

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور بیشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

تو وہ رب جو میرے خیالات سے بھی واقف ہے میرے دل کے حالات سے بھی واقف ہے جو خود کہہ رہا ہے میں تمہارے دل کی رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں تو مجھے ان دنیا والوں کی قربت کی کیا ضرورت ہے. اس محبت کرنے والے نے ہم سے محبت ایسے نبھائی کہ ہمیں اپنا محبوب عطا کیا ہمیں آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کا امتی بنایا اور پھر قرآنِ پاک جو اپنے محبوب پہ نازل کر کے ہمارے لیئے قیامت تک کی ہدایت کا تحفہ عطا کر دیا. جو رب ہماری زندگیوں سے باخبر ہے ہمارے ذہن میں آنے والے ہر اچھے بُرے خیال سے واقف ہے اس نے قرآن عظیم میں ہر وہ چیز بیان کر کے ہمیں دی جس کی ہمیں ہر سانس میں ضرورت پڑتی. یہ قرآنِ پاک جس میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں ہر آیت کا ایک ایک لفظ ہمارے لیئے ایسا تحفہ ہے کہ ہم جس بھی کیفیت میں ہوں یہ ہمیں سکون ہی سکون عطا کرتا ہے. مشکل میں ہوں تو یہ اللہ کا عطا کردہ تحفہ کہتا ہے کہ.

www.novelsclubb.com

القرآن-سورۃ الم نشرح آیت نمبر 6

اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۶﴾.

ترجمہ: "بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے".

یہ آیت پڑھ کے ایک مشکل میں ڈوبے ہوئے انسان کو امید کا ایسا تحفہ دیا جا رہا ہے کہ اس مشکل سے گھبراؤ نہیں اس مشکل کے ساتھ ایک آسانی بھی وہ بے شک چُھپی ہو گی مگر اللہ جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ ہمیں مشکل میں تب ہی ڈالتا ہے تاکہ اس کا اللہ پہ یقین مضبوط ہو اور اس بات پہ پختہ یقین کر لے کہ بے بے شک

میری ہر مشکل میں ہی اللہ نے میرے لیئے بہتری رکھی ہے. ایک انسان جو اللہ سے محبت کرتا ہے یہ تحفہ اس انسان سے بھی کہتا ہے کہ تمہارے لیئے اس دنیا کے بعد ایک ایسی جنت بنائی ہے جسے دیکھ کر ہی تم دنیا کے نظارے بھول جاؤ گے انسان سوچے گا کہ واقعی وہ دنیا تو کچھ بھی نہ تھی. مگر وہ لوگ جو اس تحفے کو قبول نہیں کرتے اور اللہ کے دیئے اس تحفے کے احکامات پر عمل نہیں کرتے اور جو راستہ ہدایت قرآن پاک میں اللہ نے بیان کیا اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو نہیں ڈھالتے اللہ پھر ان سے ناراضگی کا اظہار بھی کرتا ہے اور انہیں عذابِ جہنم کی سزا بھی سناتا ہے تاکہ یہ لوگ جہنم کی آگ سے خوف کھائیں اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی کرنے سے رُک جائیں. اور اچھے اعمال کر کے اللہ کی جنت میں داخل ہو جائیں. میرے اللہ کو کتنی محبت ہے ہم سے کہ جو اس کی پیروی نہیں کرتے ان کو بھی راہِ ہدایت پہ لانے کا حکم دیے رہا ہے. میرے اللہ کا یہ کلام صرف مسلمانوں کے پڑھنے اور سیکھنے کیلیئے نہیں بلکہ یہ وہ کتاب ہے اس کے الفاظ اتنے میٹھے ہیں کہ غیر مسلم اسے سُن کے مسلمان ہو جاتے ہیں اور پڑھ پڑھ کے اپنی زندگیوں پہ روتے ہیں کہ وہ کیسے اللہ کی نافرمانیوں میں بے چین زندگی گزار رہے تھے. اللہ کا عطا کردہ قرآن پاک کا یہ تحفہ اس انسان کو بھی تسلی دیتا ہے جو لوگوں کی باتوں سے تھک ہار جاتا ہے اور لوگوں کے رویے اور سخت لہجے جھیل جھیل کر تنگ آ جاتا ہے تو ایسے انسان سے یہ تحفہ فرماتا ہے کہ

القرآن- سورۃ نمبر 73 المزمل آیت نمبر 10

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۞

ترجمہ: "اور صبر کیجیے اس پر جو وہ کہتے ہیں اور انہیں خوبصورتی سے نظرانداز کر دیں".

آہ کتنا خوبصورت کلام ہے اللہ پاک کا کہ انسان کو ایسے لوگوں کو خوبصورتی سے نظرانداز کرنے کا حکم دیا جو اسے تکلیف و اذیت پہنچائیں نہ کہ ان جیسا ہی رویہ رکھنے کا حکم دیا. یہ اللہ پاک کا تحفہ قرآنِ مجید دنیا کا سب

سے خوبصورت اور میٹھا کلام ہے جسے یاد کرنا باعثِ فخر ہے اور جسے چومنا بھی محبت کی ادا ہے جسے سیکھنا بھی ثواب جسے سکھانا بھی ثواب. مگر اصل کامیابی اسی کی ہے جو اس تحفے کے ہر لفظ پہ عمل کرتا ہے اور اپنا کردار نکھارتا ہے اور ربِ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے اس کے عطا کئے گئے تحفے کو دن رات اپنی زبان پہ جاری وساری رکھتا ہے. اس تحفے میں بے شمار آیات ہیں جو انسان کی مشکل کی دوا ہے لہذا ہم سب کو چاہئے کہ ہمیں کوئی بھی پریشانی ہو مسئلہ ہو بے سکونی ہو بے چینی ہو غرض زندگی میں خوشی یا غم والی کیفیت ہو ربِ تعالیٰ کے اس تحفے کو پڑھنا چاہئے جو ہمیں نور ہی نور سکون ہی سکون عطا کرتا ہے. اللہ نے بے شمار نعمتیں ہمیں دی جس میں سرِ فہرست یہ قرآنِ پاک بھی ہے. تب ہی تو یہ تحفہ بیان کرتا ہے کہ

القرآن-سورۃ نمبر 55 الرحمن آیت نمبر 13

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞

ترجمہ: اور تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گئے.

www.novelsclubb.com

مقدس بشیر

محترمہ کا نام مقدس بشیر ہے ان کا تعلق پاکستان کے صوبے خیبر پختونخواہ کے شہر ہری پور کے علاقے جاگل سے ہے۔ یہ ایک کالم نگار، شاعرہ، افسانہ نگار، افسانچہ نگار، تبصرہ نگار اور کہانی نگار بھی ہیں۔ مختلف میگزین اور اخبارات میں ان کی تحاریر اپنا ایک الگ رنگ بکھیرتی رہتی ہیں۔ 2023 میں انڈیا میں شائع ہونے والی ایک انتھالوجی کتاب "friendship bound by the purest bond" میں بھی ان کی شاعری کا ایک دلکش و منفرد انداز شائع ہو چکا ہے. محترمہ کا اسلامک کالمز لکھنے میں زیادہ رجحان پایا جاتا ہے ان

کاانداز تحریر ان کی زندگی اور باتوں کی طرح ہی سادہ مگر گہرا ہے کہ ایک عام قاری بھی پڑھے تو اس پہ غور و غوض کرنے کی دلچسپی خود ہی بڑھنے لگتی ہے۔

www.novelsclubb.com

دنیائے اسلام کی لاڈلی کتاب

اللہ ! جس کی جتنی عظمت بیان کی جائے اتنی ہی کم ہے. ہم انسان اللہ کی عظمت بیان کرنے کیلئے نہ الفاظ کا اتنا ذخیرہ رکھتے ہیں اور نہ اتنا ذہن جو رب کی عظمت کو مکمل سوچ سکے اور اسکو مکمل بیان کر سکے. اسی طرح اللہ تعالیٰ کا کلام بھی جو اس نے انبیاء کے ذریعے انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے جسے سُن کے انسان

حیران ہو جاتا ہے کہ کیسا دلکش کلام ہے کہ ایسا کلام کبھی کہیں اور سننے کو نہیں مل پایا. ایسے ہی اللہ کا ایک محبوب کلام قرآن مجید ہے. قرآن کریم ایک ایسی عالمگیر کتاب ہے جو چودہ سو صدیاں گزر جانے کے بعد آج تک ہمارے پاس بلکل اسی صورت میں موجود ہے جس طرح یہ اتاری گئی. اس کے ایک لفظ میں بھی ردو بدل نہیں ہو سکا. یہ دنیائے عالم کی وہ واحد کتاب جس کو یاد کرنے اور اپنے سینوں میں اس سے نور پیدا کرنے کیلئے آج بھی بچے جوان بوڑھے بڑھ چڑھ کر اس کو حفظ کرنے میں کوشاں نظر آتے ہیں. یہ آخری آسمانی کتاب نہ صرف کتابی صورت میں ہے بلکہ اربوں مسلمانوں کے دِلوں میں بھی زندہ ہے اور روز پانچ وقت کی نمازوں میں اس کو پڑھ کر راحت و بڑائی پائی جاتی ہے. یہ اللہ کی بہت لاڈلی کتاب ہے تب ہی تو اللہ جس کا یہ کلام ہے اس کو روزِ قیامت تک کے لئے نہ صرف محفوظ کیا بلکہ تمام انسانوں کیلئے کامیابی اور ہدایت کا ذریعہ بھی بنا دیا ہے. میں سوچتی ہوں کہ کائنات کی ہر چیز کو ہی اللہ نے پیدا کیا مگر پھر وہ ایک روز ختم ہو جاتی ہے. انسان, حیوانات, پودے, حالانکہ صحرا بھی سر سبز ہو جاتا ہے. سورج کی تپش بھی کبھی کم کبھی زیادہ ہو جاتی ہے. سمندروں کا پانی بھی کم و زیادہ ہو سکتا ہے یہ سب بھی تو اللہ نے پیدا فرمائے ان کے رنگوں کو تبدیل کرنے کی قدرت بھی رب ہی رکھتا ہے مگر دنیا میں صرف ایک ایسی چیز جو ابھی تک استعمال ہو رہی ہے مگر اس میں ایک نقطے کا بھی بدلاؤ نہیں ہو سکا وہ فقط کلامِ باری تعالیٰ ہے کیونکہ میرا رب جیسا کہتا ہے وہی کرتا ہے اس نے اس کلام کی حفاظت کا ذمہ لیا تو یہ آج تک بلکل ویسے ہی محفوظ ہے. یہ مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے مگر جہاں دشمنانِ اسلام مسلمانوں کی ہر چیز کو نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہیں وہی پر قرآنِ پاک کو بھی نفرت کا نشانہ بنایا ہوا. غیر مسلم ممالک کبھی ربِ تعالیٰ کے محبوب نبی کے خاکے بنا کر مسلمانوں سے نفرت کا اظہار کرتے اور کبھی کلامِ پاک کو نذرِ آتش کرتے ہیں. یہ کفار بھول

گ ئے کہ جو رب نارِ ابراہیم کو ٹھنڈا کر سکتا ہے وہ اس کے کلامِ پاک کی بے حرمتی کرنے پر کلامِ پاک کے دنیا میں لاکھوں مزید حفاظ کرام بھی پیدا کر سکتا ہے. آج چودہ سو صدیاں گزر گئی مگر یہ وہ واحد کتاب ہے جو مسلمانوں کی محبوب کتاب رہی ہے اور ہو بھی کیوں نہ یہ مسلمانوں کے آخری اور محبوب نبی صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی. مسلمان جو نہ صرف نبی کریم صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم کیلی ئے جان قربان کرنے کو ہر دم تیار رہتے ہیں وہ ان پہ نازل ہونے والی کتاب قرآنِ پاک کی خاطر بھی اپنے خون کے آخری قطرے تک لڑنا باعثِ فخر سمجھتے ہیں. یہ مسلم قوم کی سب سے قیمتی مگر لاڈلی کتاب بھی ہے کیونکہ فقط ایک یہی تو وہ کتاب ہے جو مسلمانوں کی مکمل نظامِ حیات کو سنوارنے میں مدد فراہم کرتی ہے. یہ دُکھی دلوں کو مسکراہٹ نوازتی ہے تو کہیں دنیا کی مستی میں گُم مسکراہٹوں کو غمِ جہنم کا بھی احساس دلاتی ہے تاکہ بھٹکے ہوئے لوگ اللہ سے جُڑ جائیں. اور پھر وہ لوگ جو اللہ سے جُڑ جاتے ہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے پیکر بنتے ہیں اور نیک اعمال کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں ایسے لوگوں کو جنت کی نہروں اور باغات اور آبِ کوثر کی نوید سُنائی گئی. اور وہ لوگ جو ربِ تعالیٰ کے انعامات دیکھ کے اپنے رب کا شکر بجالاتے ہیں انہیں اس سے دُگنا عطا کرنے کا بھی وعدہ کیا گیا. مسلمان جو علم سے دور بھاگتے انہیں علم کی راہ پہ چلنے کی تلقین کی گئی تاکہ وہ جہالت کی زندگی نہ گزاریں اور زمانہ جاہلیت کی طرح عجیب عجیب سوالات سے بچ سکیں. قرآن کریم واقعی مسلمانوں کیلی ئے عزیز ترین کتاب ہے کیونکہ اس میں پچھلی امتوں کے واقعات بھی بیان کی ئے گ ئے تاکہ اہل اسلام اس سے سبق حاصل کریں اور یہ لاڈلی کتاب جسے جب محبت و غور سے پڑھیں تو ہر آیت کے بارے میں یوں گمان ہوتا ہے جیسے یہ آیت میرے لی ئے ہی ہے. پل بھر میں ایک ٹوٹے ہوئے انسان کو آیات مبارکہ سے سہارا مل جاتا. ایک ناکام انسان کو کامیابی کی راہ مل جاتی ایک ویران دل سکون پالیتا. ایک

بے قرار روح قرار پا لیتی ہے فقط اسے پڑھنے اور سمجھنے سے ہی انسان کا نظریہ حیات ہی بدل جاتا. اس میں مستقبل میں ہونے والے مناظر کو بھی بتا دیا گیا جیسے موت کے بعد زندہ ہونے اور پھر قیامت برپا ہونے کے مناظر جیسے سورۃ النشقاق میں آسمان کے پھٹ جانے اور زمین سے سب کچھ باہر نکال دینے کو بیان کیا گیا ہے کہ دل لرز جاتے ہیں. یہ واحد کتاب جو مسلمانوں کے ذریعہ معاش کو حلال کرنے میں بھی رہنمائی فرماتی اور آخرت میں جب دولت کام نہ آئے گی تو اس وقت نیک اعمال کی دولت حاصل کرنے میں بھی رہنمائی فرماتی ہے. غرض قرآنِ کریم ہی دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو نہ صرف دنیاوی کامیابی عطا کرنے میں مدد کرتی بلکہ اگلی دنیا میں بھی کامیابی اور سُرخروعطا ہونے اور رب کی رحمتِ نظر ہونے کیلئے بھی مدد فراہم کرتی ہے.

یہ بڑی لاڈلی کتاب ہے اہلِ مسلم کی
یہی کامیابی کا راز ہے اہلِ مسلم کی.

www.novelsclubb.com

منزہ یاسمین

محترمہ کا نام منزہ یاسمین ہے جبکہ ان کا قلمی نام محترمہ آپا منزہ جاوید ہے۔ان کا تعلق پاکستان کے شہر اسلام آباد سے ہے۔ یہ ایک گھریلو خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ ایک لکھاری ہیں۔ لکھنے کے شوق کی وجہ سے انہوں نے ادب کی دنیا میں قدم رکھا۔ یہ بہت سے اخبارات میں کالم لکھتی ہیں ان کا قلم تھامنے کا مقصد معاشرتی اصلاح ہے۔ قارئین تک مستفید معلومات پہنچانا ان کا مقصد ہے۔بہت سی ادبی سرگرمیوں میں حصہ لے کر اعزازی اسناد حاصل کر چکی ہیں۔ان کے کالمز کی کتاب 'افکار منزہ' کے نام سے پبلیش ہو رہی ہے

www.novelsclubb.com

"حدیث اور قرآن"

دینِ اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید اور عقیدہ رسالت پر استوار ہے-یہ شریعت کے دو اساسی اور بنیادی اصول ہیں، جن کا ماخذ قرآن و حدیث ہے، اہل اسلام کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث دونوں وحی اور دین ہیں ، نیز اللہ نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔اس لیے ان پر وارد ہونے والے اعتراضات کی علم کی جولان گاہوں میں کوئی حیثیت نہیں۔

www.novelsclubb.com

قرآن اللہ کا کلام ہے، جس کے وحی ہونے میں توشبہ نہیں، لیکن کفار نے اس کا بھی انکار کیا ہے۔قرآن اس انکار کو یوں بیان کرتا ہے۔

"اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ، اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ " (المدثر : ٢٤.٢٥)

"یہ تو ایک مؤثر جادو ہے، یہ تو کسی بشر کا کلام ہے"

نیز فرمایا: "اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقُ" (ص : ٧)

"یہ ایک گھڑ نتل ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تواس سے قرآن میں کیا نقص واقع ہوا؟عیسائی مشنریوں اور آریوں نے قرآن میں شکوک وشبہات پیدا کیے ، قادیانی تنسیخ کے قائل ہیں،روافض نے اس میں تواتر کی حد تک تحریف اور کمی وبیشی کا دعویٰ کیا ہے،وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اصلی قرآن سترہ ہزار آیات پر مشتمل ہے،توان کی باتوں سے قرآن مشکوک ہو جائے گا؟اگر نہیں تواحادیث کا بھی یہی معاملہ ہے۔

قرآن اور انکار حدیث:

انکار حدیث دراصل انکار قرآن ہے، منکرینِ قرآن اور منکرینِ حدیث دونوں کے مقاصد ایک ہیں کہ عقیدہ توحید اور عقیدہ رسالت کا انکار کیا جائے-یہ قرآن و حدیث کے انکار سے ہی ممکن ہے-قرآن کی آڑ میں حدیث کو نشانہ بنایا جائے، حدیث پر اعتراضات وارد کیے جائیں-اس میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں-حدیث کو تاریخی حیثیت دے کر اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتمہ کی سازش کی جائے-

حدیث کو علمی سازش قرار دے کر سرے سے انکار ہی کر دیا جائے-دین کی پیروی کی بجائے خواہشات کی پیروی کو ہوا دی جائے-وہ یوں کہ حدیث کو قرآن پر پیش کریں-اگر یہ قرآن کے موافق ہے تو حدیث ورنہ جھوٹی داستان- کبھی یہ راگ الاپا جاتا ہے کہ قرآن قطعی ہے اور حدیث ظنی ہے-لہٰذا اس سے عقیدہ توحید اور عقیدہ رسالت ثابت نہیں ہو سکتا- کبھی احادیثِ صحیحہ اور آئمہ کی متفقہ تصریحات کے خلاف قرآنی نصوص میں باطل تاویلات کر کے انہیں خواہشات کا تختہ مشق بنایا جاتا ہے- کبھی یہ شور اٹھتا ہے کہ کتب حدیث تو دو سو سال بعد لکھی گئی ہیں،اس پر کیا اعتبار؟ کبھی حدیث کو عقل سقیم کی بھینٹ چڑھا کر اس کا انکار کر دیا جاتا ہے۔

باطل کی پہچان ہے کہ وہ دین کو صرف عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے،حالاں کہ عقل وحی پہ حاکم کسی صورت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں ہو سکتی۔

فرق باطلہ اور قرآن و حدیث:

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جنہوں نے احادیث کا انکار کیا وہ قرآن سے بھی گئے۔

جہمیہ نے حدیث کا رد کیا، قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کا بھی انکار کیا۔

معتزلہ نے جہاں حدیثیں رد کیں وہاں قرآن کو بھی مخلوق کہا ہے۔

امام نعیم بن حماد خزاعی رحمتہ اللہ (م ۲۲۸ ھ) فرماتے ہیں:

"معتزلہ دو ہزار یا اس کے لگ بھگ احادیث کا انکار کرتے ہیں۔"

(سنن ابی داود، تحت حدیث: ۴۷۷۲، وسندہ، صحیح)

اشاعرہ نے حدیث کو چھوڑا اور قرآن کو اللہ کا حقیقی کلام ماننے سے بھی منکر ہوئے۔

خوارج جب احادیث سے منکر ہوئے تو نصوص قرآنیہ میں تحریف و تاویل کرنے لگے۔

کلابیہ نے احادیثِ صحیحہ کو خواہشات کی بھینٹ چڑھایا تو قرآن کو اللہ کا مجازی کلام قرار دیا۔

مرجیہ نے بعض احادیث کا رد کیا اور قرآن کی بعض آیات کو مہمل سمجھ لیا۔

روافض جب کوئے حدیث سے نکلے تو قرآن کو محرف و مبدل کہنے لگے۔

قادیانیوں نے احادیث کا انکار کیا تو تنسیخ قرآن کے قائل ہوئے۔

معلوم ہوا کہ ہر گمراہ جو حدیث پر ظلم ڈھاتا ہے وہ قرآن کو بھی خواہشات کے حوالے کر دیتا ہے۔فرق اتنا ہے کہ رنگ و روپ مختلف ہے، کردار ایک ہے۔

انکار قرآن و حدیث کا ایک نقصان:

قرآن یا حدیث کے انکار کا ایک برا پہلو یہ بھی ہے کہ بعض مقدس ہستیوں کو ہدف ٹھہرا لیا جاتا ہے۔

منکرینِ قرآن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

منکرینِ حدیث روافض نے صحابہ کی کردار کشی کی او بعض جبریل کے دشمن ہوئے۔

خوارج نے صحابہ کی شان میں تنقیص کی۔

ناصبیوں نے اہل بیت کی ذاتِ باصفات پر زبان طعن دراز کی۔

موجودہ دور کے منکرینِ حدیث نے ثقہ آئمہ محدثین اور سلف صالحین کی تذلیل و توہین کی، محدثین کو جاہل، کم فہم اور قرآن کا دشمن و مخالف قرار دیا۔

اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس، صحابہ کے وجود مقدس اور محدثین کے وجود مبارکہ کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے تو اسلام کا وجود باقی نہیں رہ سکتا، منکرینِ حدیث یہی چاہتے ہیں کہ دینِ اسلام کا نام و نشان تک نہ رہے (العیاذ باللہ)۔اس لیے وہ ان نفوسِ قدسیہ کو ہدف تنقید بناتے رہتے ہیں۔

کیا حدیث کی حیثیت تاریخی ہے؟

اس سے بڑی ناانصافی نہیں ہو گی کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو محض تاریخ سمجھا جائے اور دین کے بڑے حصے سے دستبردار ہو جایا جائے۔جبکہ حدیث کے وحی ہونے پر اجماع ہے۔قرآن اس پر شاہد ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا" (الاحزاب: ۲۱)

"اگر آپ اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتے ہیں اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وسلم آپ کے لیے اسوہ حسنہ ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اگر کہیں سے مل سکتا ہے تو وہ حدیث ہے۔اگر حدیث کی حیثیت غیر تشریعی اور تاریخی ہے تو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیسے معلوم ہو گا؟اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے اپنی عبادت کا حکم تو دیا، لیکن اس کی ادائیگی کا طریقہ تاریخ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ثابت ہوا کہ حدیث کا انکار اصل میں شریعت کا انکار ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

"وَأَنْزَلْنَا اِلَيْکَ الذِّکْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ " (النحل : ٤٤)

ترجمہ:

"ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا تاکہ آپ اس کی تفسیر و تشریح کریں۔"

کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ کریم کی تفسیر کی؟اس کی تبیین و توضیح فرمائی؟اگر جواب ہاں میں ہے تو وہ کہاں ہے؟

اگر حدیث کی تشریعی حیثیت کا انکار کر دیا جائے تو اس آیت کی تکذیب لازم آئے گی۔بھلا یہ کہنا کہاں تک جائز ہو گا کہ "حدیث کی حیثیت دینی نہیں، محض تاریخی ہے، جو صبح سے شام تک تبدیل ہو کر کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے۔"

تاریخ جو صبح و شام بدلتی رہتی ہے،اس میں یہ صلاحیت کہاں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو محیط ہو سکے، یہ حدیث ہی ہے جو پوری انسانیت کے لیے سامانِ ہدایت و اصلاح مہیا کرتی ہے اور اصلاح و فلاح کے حوالے سے زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہے۔معیشت و سیاست اور ادب و اخلاق کے دائمی ضابطوں سے مالا مال ہے۔فصاحت و بلاغت،اسلوب و احکام کی بلندی اور دقت تعبیر سے لبریز ہے۔حلال و حرام اور

www.novelsclubb.com

طیب و خبیث میں فرق کرتی ہے۔

یہ حدیث ہی ہے جو قرآن کی تصدیق کرتی ہے۔اس کو وحی برحق قرار دیتی ہے۔اس پر عمل کرنے کو کہتی ہے ۔اس میں اختلاف کرنے سے منع کرتی ہے۔اس کی فضیلت بیان کرتی ہے۔اس کا معجزہ خالدہ ہونا تسلیم کرتی ہے۔اور قرآنِ کریم نے جو تمام اساسی عقائد و عبادات و اخلاق بیان کیے ہیں ان سے سرمو انحراف نہیں کرتی ۔

یہ حدیث ہی ہے جو عبادات کے طریقہ ادائیگی کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ یہ حدیث ہی ہے جو رشتوں کی حرمت بیان کرتی ہے۔

یہ حدیث ہی ہے جس کی ایک بات کے خلاف بھی مسلمانوں کا اجماع نہیں ہوا، عقل سلیم اور فطرت سلیمہ ہر صحیح حدیث کو تسلیم کرتی ہے۔اس سے پہلے دنیا ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر رہی ہے۔ یہ حدیث ہی ہے جو کلمہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

سائرہ مبین

محترمہ سائرہ مبین کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ادب سے لگاؤ بہت بچپن سے تھا۔ناول پڑھنا ان کی عادت تھی تو اس عادت نے ہی دل میں لکھنے کی لگن پیدا کی۔ایک خواہش جاگی دل میں کہ اس طرح لکھ سکتی ہوں کیا لیکن اس خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ان کے ایک سینئر سر (عون عباس) کا ہاتھ ہے جنہوں نے انہیں لکھنے پر آمادہ کیا۔یہ ان کی بہت شکر گزار ہیں۔لکھنے کا آغاز انگریزی کونٹینٹ لکھنے سے ہوا۔اب الحمدللہ پندرہ سے زیادہ کتابوں میں شریک مصنفین کے طور پر لکھ چکی ہیں۔بہت سے اخبارات اور میگزین میں ان کا لکھا شائع ہوتا ہے۔آگے بھی اسی طرح کوشاں ہیں دعا ہے اللہ تعالی اس خواب کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

www.novelsclubb.com

مشعل راہ قرآن کریم

قرآن مجید پہلی آسمانی، مکمل کتاب ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔اس کتاب میں ہدایت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لے آئے، یقین اور محبت کے ساتھ اسے پڑھا۔ قرآن پاک تو ایسی کتاب ہے جو اپنے اندر پوری دنیا کا علم سموئے ہوئے ہے۔ ہر مشکل کا حل قرآن میں ہے۔ جو قرآن کو پڑھتا ہے اسے سمجھتا ہے، اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ایسے دوپٹے کی مانند ہے جو میلا کچیلا اور بے رنگ ہو جاتا ہے تو اسے رنگ ساز کو دیا جاتا ہے اور وہ اسے دھو کر اس کا رنگ بدل دیتا ہے اور وہ دوپٹہ بلکل نیا صاف شفاف دکھتا ہے بلکل اسی طرح جب انسان قرآن پاک کھولتا ہے ایک دفعہ پڑھتا ہے تو اس کے دل سے میل کچیل ہٹادی جاتی ہے وہ دوبارہ پڑھتا ہے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے اس کے دل میں محبت بھر دی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نیکی، خوبصورتی اور محبت کے رنگ میں رنگ دیتا ہے ایک ایسے رنگ میں جو پختہ ہوتا ہے اور اس کے بعد ہی تو انسان اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔ قرآن پاک ہی تو وہ کتاب ہے جس میں جنت کا راستہ دکھایا گیا ہے نیک لوگوں کے لیے ہدایت ہے یہ کتاب۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

"اے مومنو! سنو یہ حقیقت قرآن کی
جنت میں لے کے جائے تلاوت قرآن کی"

کتاب قرآن مجید مانند ہے "ایک سمندر کے ایک ایسا سمندر جس کی گہرائی کو صرف وہی جان سکتا ہے جسے اس دنیا کا ڈر نہیں ہوتا، جسے موت کا ڈر نہیں ہوتا، وہ اللہ تعالی کی ہر آزمائش میں کامیاب ہوتا ہے ہر مشکل میں صبر کرتا ہے اور عشق کی منازل طے کرتے ہوئے وہ اس سمندر میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔" اور جیسے جیسے وہ آگے بڑھتا ہے اسے ایک نیا راستہ ملتا ہے ایک نئ منزل دکھائی دیتی ہے اور وہ اس منزل کو بخوشی قبول کر لیتا ہے اور آگے بڑھتا جاتا ہے اور جو انسان حق کی راہ پہ چلتا ہے پھر وہ باطل سے دور ہوتا جاتا ہے اور اللہ تعالی کے پسندیدہ بندوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

"دنیا کی کتابوں میں قرآن چمکتا ہے
قرآن میں اللہ کا فرمان چمکتا ہے
"عادت بنالے جو تلاوت قرآن کی
اللہ کی نظروں میں وہ انسان چمکتا ہے"

www.novelsclubb.com

ایک جگہ پڑھا کہ "بدبخت ہے وہ انسان جس نے زندگی کو بدلنے والی درجنوں کتابیں پڑھیں لیکن قرآن کریم اس کے پاس گرد آلود ہوتا رہا۔ کیونکہ قرآن پاک کی دوسری سورت سورت بقرہ کے شروع میں بتایا گیا:

"یہ کتاب ایسی ہے، جس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے ان ڈر رکھنے والوں کے لیے جو بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں"

بہت بچپن میں اپنے بڑوں سے ایک نظم سنی تھی جب ہم قرآن پاک نہیں پڑھتے تھے تو وہ سناتے تھے جو آج حقیقت لگتی ہے اس کے الفاظ کچھ یوں تھے:

"جنہاں پڑھ کے قرآن وسارے نی
انہاندے رب چاجندرے مارے نی
جنہاں پڑھ کے قرآن پھرولے نی
انہاندے رب چاجندرے کھولے نی"

مطلب کہ جو لوگ پڑھتے ہیں ایک نصاب کی کتاب سمجھ کر کہ یہ ایک کورس کی طرح ہے اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے بس اتنا جانتے ہی کہ اس جہاں میں پوچھا جائے گا اور کچھ نہیں اور پڑھ کے بھول جاتے ہیں اللہ تعالی ان کے دلوں پہ مہر لگا دیتے ہیں پھر سہ قرآن پاک سمجھنے اور اس سے لطف اندوز ہونے سے قاصر ہوتے ہیں۔ جیسا کے ارشاد باری تعالی ہے۔

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر اپنا لیا ہے، ان کے حق میں دونوں باتیں برابر ہیں، چاہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لیے زبردست عذاب ہے"

اور وہ لوگ جو اس پاک کتاب کو پڑھتے ہیں، پڑھ کر سمجھتے ہیں اور پھر اس پر عمل بھی کرتے ہیں وہی تو ہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہدایت پانے والے وہی تو ہیں۔ ہمارے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلم تو قرآن پاک کی تصویر ہیں ان کی سیرت ان کا اخلاق ان کی تمام عمر قرآن کے اصولوں کے مطابق گزری ہے انہوں نے وہی کیا جو قرآن پاک میں بتایا گیا قرآن کی تفسیر جانے جانتے ہیں جیسا کہ۔

"دنیا میں آئے دو قرآن

ایک کتابوں کا سردار،

ایک رسولوں کا سردار

قرآن کے چہرے پہ قرآن نظر آیا"

اور صحابہ کرام نے رَضی اللہُ تعالیٰ عنہم تو باقاعدہ حفظ کر رکھا تھا۔ اسلام ایک مکمل دین ہے قرآن ایک مکمل کتاب ہے

اللہ تعالی وحدہ لاشریک ہیں اور محمد مصطفی محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلم خاتم النبین ہیں۔ ہمارا فخر ہے اسلام جیسا کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک

کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک"

حفاظت قرآن:

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو تمام شک و شبہات سے پاک ہے الحمد للہ۔ اور اس میں کسی قسم کی ترمیم اور تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے اور اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالی نے لیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۞

-سورۃ نمبر 15 الحجر آیت نمبر 9"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ترجمہ: بے شک یہ کتاب نصیحت ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں"

گویا حفاظت قرآن کا ذمہ اللہ تعالی نے لیا اور یہ ان کا وعدہ ہے اور قرآن کا اعلان ہے۔

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ"

"ترجمہ: بے شک اللہ تعالی کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے"

اور بہت سوں نے کوشش کی اس میں ترمیم کی لیکن الحمدللہ کہ آج تک کم سے کم چودہ سو پینتیس سال گزرنے کے باوجود ہماری پیاری کتاب قرآن مجید محفوظ ہے۔اس کے ایک ایک الفاظ، ان الفاظ کے معانی، اس کتاب کا رسم الخط، اس کتاب کی زبان، اس کتاب کا ماحول اور جس عظیم ہستی پر آخری مکمل اور جامع کتاب نازل ہوئی اس کی سیرت تک محفوظ کر لی گئی۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَلَا یَؤُوْدُہ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ°

ترجمہ: "اور اس پر بھاری نہیں ہے زمین و آسماں کی حفاظت کرنا۔"

ڈاکٹر محمود احمد غازی اپنی کتاب محاضرات حدیث میں تحریر فرماتے ہیں۔

"کتاب الٰہی کے تحفظ کے لیے اللہ رب العزت نے دس چیزوں کو تحظ دیا، یہ دس چیزیں قرآن کے تحفظ کے لیے محفوظ کر لیں گئ".

سب سے پہلے قرآن پاک عربی زبان میں نازل کیا گیا اور وہ زبان عربی آج تک محفوظ ہے اللہ تعالی کی رحمت سے اس کے بعد الفاظ اور اس کے بعد الفاظ کے معنی تک ایسے ہی محفوظ ہیں جیسے وہ زبان محفوظ کر دی گئی ہے، اس پاک کتاب کا رسم الخط انداز بیاں میں آج تک کوئی ترمیم نہیں کر سکا، ماحول جس میں وہ نازل ہوئی، سب سے برھ کر جس پاک ہستی پر وہ نازل کی گئی اس نبی کی سیرت تک محفوظ ہے الحمدللہ۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نبی کے ساتھ صحابہ کرام کی سوانحہ حیات تک محفوظ کر لی گئی جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ تعالی کی عبادت اور قرآن پاک کے لیے وقف کر دی تھیں۔

حضرت عثمان رَضی اللہُ تعالیٰ عنہُ پوری رات عبادت کرتے اور ایک رکعت میں پورا قرآن پاک مکمل کر لیتے تھے۔

حضرت علی رَضی اللہُ تعالیٰ عنہُ ایک دن میں آٹھ ختم کر لیتے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ روزانہ ایک ختم کرتے تھے اور رمضان شریف میں دو ختم کرتے ایک دن میں اور ایک رات میں۔ اور عبداللہ بن مبارک کی روایت میں ہے کہ دو رکعات میں پورا قرآن مکمل کر لیا کرتے تھے۔

ایک شعر یاد آیا:

"*نہ ہو ممتاز کیوں اسلام دنیا بھر کے دینوں میں

وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں"

www.novelsclubb.com

تہنیت آفرین ملک

محترمہ کا نام تہنیت آفرین ملک ہے اور آپ کا تعلق منڈی بہاوالدین سے ہے۔

اور عمر 21 سال ہے۔

آپ مصنفہ، کالم نگار، افسانہ نگار، اور شاعرہ ہیں۔ آپ اردو اور انگلش دونوں زبانوں میں ادب تخلیق کرتی ہیں۔

آپ نے باقاعدہ لکھنے کا آغاز 2017 میں تعلیم و تربیت میں سے کیا۔

پہلی کہانی کی اشاعت کے بعد مزید کچھ تحاریر "تعلیم و تربیت پھول جگنو، بچوں کا باغ اور بچوں کی دنیا" وغیرہ میں اشاعت پذیر ہوئیں۔

فیملی میگزین میں سپورٹس آرٹیکل لکھے ہیں۔

آپ 25 سے زائد اخبارات میں متعدد بار لکھ چکی ہیں۔

آپ نے پنجاب ٹیلنٹ ہنٹ 2021 میں پورے پنجاب کی سطح پر ادب کی فیلڈ میں دوسرا درجہ حاصل کیا۔

اور گوجرانوالہ ڈویژن میں پہلا درجہ حاصل کیا۔

تہنیت "عین عشق برقی جریدے" کی مدیرہ اعلی اور "عین الادب" کی صدر بھی ہیں۔

آپ کی تحاریر کا موضوع عشق حقیقی اور صوفیانہ ہے۔ عشق حقیقی اور مجازی کے پنڈولم میں جھولتی کہانیوں میں معاشرے کے مختلف پہلوؤں پر گہری روشنی ڈالی گئی ہے۔

آپ کی دو ذاتی کتابیں زیر طباع ہیں اللہ آپ کی مدد کرے آمین ثم آمین

[

"نبی کریم ﷺ بحیثیت محسنِ انسانیت"

"صدق وصفا کا پیکر پر نور آگیا
لے کر حیات تازہ کا منشور آگیا"

سورہ ال عمران میں ارشاد باری تعالی ہے کہ :

"بے شک ہم نے مومنوں پر نبی مبعوث کر کے ان پر بڑا احسان کیا ہے۔ جو ان میں سے ہی ہیں اور ان کو ہماری آیات پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور انہیں پاک کرتے ہیں۔ بے شک اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔"

نبوت سے پہلے عرب پہ گمراہی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہر طرف جہالت کا بازار گرم تھا۔ چوری، دھوکا بازی، جھوٹ، زنا، شراب اور تو اور عرب اس قدر وحشی ہو چکے تھے کہ اپنی بیٹیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ ذرا سی بات پہ شروع ہونے والی لڑائی نسلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی تھی۔

شاعر مولانا الطاف حسین حالی نے خوب فرمایا:

"کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا
یوں ہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یوں ہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں"

بالآخر رحمتِ الٰہی جوش میں آئی اور اللہ نے اپنے لاڈلے محبوب کو رحمت عالم اور محسن انسانیت خاتم النبیین ﷺ بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا اور انسانیت پہ احسان عظیم کیا۔ حضرت محمد ﷺ کی آمد کے ساتھ ہی جہالت کا دور ختم ہوا۔ ظلم و ستم کی آندھی رک گئی اور انسانیت کو اپنی منزل نصیب ہوئی۔

"حضور ﷺ آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ گئی دنیا
بجھے چہروں پہ رنگ اترا ستے چہروں پہ نور آیا
حضور ﷺ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا"

محسن انسانیت ﷺ نے عرب کے وحشیوں کو جینے کا ڈھنگ سکھایا۔ ان پہ احسان کیا تو محسن کہلائے لیکن احسان کیا ہے؟؟؟ احسان یہ تو نہیں بھوکے کو کھانا کھلانا یا اسے کپڑے دینا احسان تو وہ ہے جو محمد عربی ﷺ نے بنی نوع انسان پہ کیا۔ انہیں ذلت و رسوائی کی تنگ و تاریک غار سے نکال کر ہدایت کی راہگزر پہ ڈالا۔

محسن انسانیت خاتم النبیین ﷺ کا احسان صرف اپنے تک محدود نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے عمل سے ساری دنیا بلکہ دونوں جہان کو ہدایت کی راہ دکھائی۔

www.novelsclubb.com

آپ ﷺ نے خندہ پیشانی سے اپنے دشمنوں کو معاف فرما کر ساری دنیا کے دشمنوں پہ احسان فرمایا۔

"آقا پاک ﷺ کی بعثت پیاری، جھوم رہی ہے خلقت ساری
عورت گھر کی ملکہ بن گئی پھرتی تھی جو ماری ماری"

آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ اس بات کی گواہ ہے کہ چاہے وہ واقعہ طائف ہو یا شعب ابی طالب میں گزرے وہ سخت ایام ہوں آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کبھی کسی کے لیے رنج و پریشانی کا باعث نہیں بنی۔

آپ ﷺ نے پیارے چچا کو شہید کرنے والے وحشی اور شہید کروانے والی ہند کو معاف فرما کے دنیا کے سارے دشمنوں کے لیے نجات کا احسان فرمایا۔آپ ﷺ کے عمل مبارکہ سے اس بات کی آگاہی ملی کہ معافی مانگ لینے والے کی نجات ممکن ہے۔

آپ ﷺ نے پتھر برسانے والے طائف کے باشندوں کو عین اس موقع پہ معاف فرمایا جب فرشتہ انہیں کچلنے پہ آمادہ تھا آپ ﷺ نے انہیں معاف فرما کہ ساری امت پہ احسان کیا اور انسانیت کے لیے نجات کا دروازہ کھول دیا۔

"اے غریبوں کے سہارے،

اے یتیموں کی مراد

محسن انسانیت ﷺ تجھ سا کوئی دیکھا نہیں"

آپ کے احسان صرف انسانوں تک محدود نہ تھے بلکہ آپ ﷺ نے جانوروں اور پرندوں پہ بھی شفقت فرما کہ لوگوں کو ان کے ساتھ شفقت و محبت کا معاملہ فرمانے کا حکم دیا۔آپ ﷺ نے حکم دیا کہ جانوروں سے ضرورت سے زیادہ مشقت مت لو۔۔۔اور بے زبان جانوروں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔۔۔۔۔یہ نبی پاک ﷺ کا جانوروں پہ احسان تھا کہ انسان جانوروں کے معاملے میں اللہ سے ڈریں

آپ ﷺ کا وجود سارے جہاں کے لیے باعث رحمت و شفقت تھا۔

"سلام ان پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں

سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں"

آپ ﷺ معراج پہ تشریف لے کر گئے۔یہ بھی آپ ﷺ کا انسانیت پہ احسان تھا۔آپ ﷺ نے وہاں

مختلف گناہوں میں مبتلا لوگوں کے انجام دیکھ کر اپنی امت کو ان سے بچنے کی تلقین کر کے پوری انسانیت پہ اپنا احسان کیا اور انہیں سخت عذاب کی وعید سنائی۔

"وفا کا درس ملتا ہے بس ان کی پاک ہستی سے
جنھیں عرش معلی پہ بھی امت یاد رہتی ہے"

یہ بھی نبی پاک ﷺ کا ہم احسان ہی ہے کہ ہمارے گناہ ہمارے ماتھے پہ ثبت نہیں ہوتے ورنہ پچھلی امتیں جب کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ میں مبتلا ہوتیں تھیں تو ان کے گناہوں کی سزا انہیں دنیا میں مل جاتی تھی۔۔۔ قومِ نوح علیہ السلام کا طوفان اور نافرمانوں کے بندر بن جانے والے واقعات سے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہی ملی تو آپ نے اللہ کے حضور اپنی امت کے لیے سفارش کر کے پوری بنی نوع انسان پر قیامت تک کیلئے احسان فرما دیا ورنہ ایک لمحے کو سوچیں اگر ہمیں ہمارے گناہوں کے مطابق سزا ملنے لگے تو یہ دنیا رہنے کے قابل نہیں رہے گی۔

"خطاکار بندوں پہ لطف مسلسل
شفاعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے"

نبی کریم ﷺ کا ایک اور احسان ہمیں ہماری ذات سے آگاہی ہے ہمارے اندر خودی کو پیدا کرنا ہے۔ آپ نے انسان کو اس کے مقام سے آگاہ کیا۔ انسان کو حقیقی اشرف المخلوقات بنایا۔ انسان کو یہ بتایا کہ ایک روز قیامت ہو گا جو سارے دنوں پہ بھاری ہو گا اس کی تیاری کر لو ہمارے اعمال سنوار لو تاکہ ان دن کی سختی سے بچ جاوں۔ اگر دنیاوی امتحانات سے پہلے پرچے سے آگاہی مل جائے تو خوشی دوچند ہو جاتی ہے نبی کریم ﷺ نے تو جنت میں جانے کا سیدھا راستہ ہی پوری انسانیت کو دیکھا کر احسان عظیم کر دیا۔

www.novelsclubb.com

رب کریم کا ہم پہ احسان عظیم ہے کہ ہمیں ھادی الزمان محسن انسانیت خاتم النبین ﷺ جیسی نعمت عطا فرمائی ہمیں ان کا امتی بنایا۔ خوشی و غم میں جو ہم پہ احسان فرما گے۔

قیامت تک آنے والے ہر صالح پر اس عظیم ہستی حضرت محمد ﷺ کے احسان کا ستارہ چمکتا رہے گا۔ آپ ﷺ کا یہ احسان ہی ہے کہ وہ اپنی امت کی درست اور بہترین رہنمائی فرما گئے۔ اگر قیامت تک کوئی بھی رشتہ کسی کا احترام و محبت کا معاملہ فرمائے تو وہ ھادی الزمان ﷺ کا ہی احسان ہو گا۔ اگر قیامت تک کوئی بیٹا اپنے باپ کے ساتھ ادب کرتا ہے تو یہ میرے پیغمبر ﷺ کا ہی احسان ہے۔ الغرض قیامت تک کوئی کسی پہ احسان کرتا ہے تو یہ نبی کریم ﷺ کی ہی بدولت ہے۔

"تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانی محمد ﷺ
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا"

www.novelsclubb.com

کومل صدیقی

محترمہ کا نام کومل صدیقی ہے جبکہ ان کا قلمی نام بنت ناصر احمد ہے۔ یہ ضلع قصور کے شہر پتوکی سے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت گریجویشن ہے۔ انہوں نے لکھنے کا آغاز 2016 سے کیا تھا لیکن ان کی باقاعدہ اشاعت 2022 سے کی۔ ان کی تحاریر بہت سے اخبار اور میگزین میں شائع ہو چکی ہیں ان کے قلم تھامنے کا مقصد

لوگوں کو رب سے ملوانا اور دین اسلام کی اشاعت کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولادت باسعادت:

حضور اقدس واقعہ "اصحاب فیل" کے پچپن دن کے بعد 12 ربیع الاول کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آبائی شہر ہے۔

نام ونسب:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکہ کے معتبر خاندان قبیلہ قریش میں پیدا ہوئے۔ یہ قبیلہ اپنی خاندانی شرافت کی وجہ سے عزت دار مانا جاتا تھا۔ بیت اللہ کی چابیاں انھیں کے پاس تھیں اور بیت اللہ کی نگرانی انھیں کے ذمہ تھی۔ آپ کے دادا عبد المطلب بہت نیک اور زاہد و تقویٰ والے شخص تھے۔ انہوں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد رکھا۔

بچپن:

دستور عرب کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن عرب کے قریب ایک دیہات میں گزرا۔ یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی والدہ بھی ہیں۔ آپ ان کے پاس تقریباً چار سال رہ کر واپس اپنی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ آپ چھ سال کے تھے جب آپ کی والدہ بھی انتقال کر گئی۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ ان کی پیدائش سے قبل ہی انتقال کر گئے تھے اس لیے اب ان کی پرورش کا ذمہ آپ کے دادا نے لیا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک آٹھ برس کی ہوئی تو آپ کے دادا بھی انتقال کر گئے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے پاس آ گئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ :

"جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلنے کے قابل ہوئے تو باہر نکل کر بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے مگر خود کھیل کود میں شریک نہ ہوتے لڑکے آپ کو کھیلنے کے لیے بلاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے میں کھیلنے کے لیے نہیں پیدا کیا گیا ہوں۔(مدارج النبوہ ج2 ص21)"

شمائل وخصائل:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم انور کا رنگ گورا سفید تھا۔(شمائل ترمذی ص2)

آپ کا جسم بے حد نرم و نازک تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا سایہ نہ تھا۔(زرقانی ج 5 ص249)-آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے کے قطرات موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ اور ان کے قطرات میں مشک وعنبر سے زیادہ خوشبو رہتی تھی۔(بخاری ج1 ص365)-آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے والے دو دانتوں میں ذرا سا خلا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تو اس خلا سے نور برستا معلوم ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ (بخاری ج1 ص502

www.novelsclubb.com

دور جوانی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :

" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنواری پردہ نشین عورت سے بھی کہیں زیادہ حیادار تھے۔(بخاری جلد1 ص503)

اعلان نبوت سے قبل بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کوئی بری بات نہیں کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے پوری زندگی وقار اور مروت کے خلاف کوئی عمل نہیں کیا۔ آپ ﷺ کی جوانی ہر طرح کی برائی سے پاک تھی۔

حسن اخلاق:

نبی مقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ واحد ذات ہیں جو سب خوبیوں کا مجموعہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن اخلاق کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس ایک جملے میں بیان کیا ہے۔

"کانَ خُلُقُہ القُران"

"یعنی تعلیمات قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق تھے۔ (سیرت مصطفٰی ص 388)

حسن معاشرت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سے جڑے ہر رشتے ازواج مطہرات، اصحاب، خدام، پڑوسیوں سب سے خوش اخلاقی اور ملنساری کا برتاؤ کرتے۔ ہر کوئی آپ کے اخلاق کا گرویدہ تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ:

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی خوش اخلاق نہ تھا۔ آپ ﷺ کے اصحاب یا گھر والوں میں سے جو کوئی بھی آپ کو پکارتا تو آپ لبیک کہہ کر جواب دیتے۔ (سیرت مصطفٰی ص 393)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے کبھی بھی حضور صلی اللہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جس وقت بھی مجھے دیکھتے مسکراتے، اور اپنے اصحاب سے خوش طبعی بھی فرماتے سب کے ساتھ مل جل کر رہتے ہر ایک کے ساتھ گفتگو فرماتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بچوں سے بھی خوش طبعی فرماتے۔ان بچوں کو اپنی گود میں بٹھا لیتے آزاد نیز لونڈی غلام مسکین سب کو دعوت قبول فرماتے۔ مدینے کے انتہائی حصے میں رہنے والے بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے اور عذر پیش کرنے والوں کے عذر قبول کرتے۔

(شفاء شریف جلد 1 ص 71)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"میں نے دس سال سفر و طن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ مگر کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ مجھے جھڑکا، نہ ڈانٹا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ "تو نے فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں "کیا۔"(زرقانی جلد 4 ص 266)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے ملاقات فرماتے-ان کے سوالوں کے جواب دیتے اور انہیں علم دین بھی سیکھاتے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحب زادیوں کی بھی خبر گیری کرتے، اپنے نواسے، نواسیوں کو بھی پیار اور شفقت سے نوازتے۔ راستے پر جاتے ہوئے کوئی بچہ مل جاتا تو اس سے بھی گفتگو فرماتے، ان کی بات چیت سے اپنا دل خوش کرتے اور ان کا بھی دل بہلاتے۔

پڑوسیوں کی بھی خبر گیری کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے طرز زندگی سے ایسے اسلامی معاشرے کی تشکیل کی اگر آج دنیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے لگ جائے تو دنیا میں امن و سکون اور محبت کی فضا قائم ہو جائے۔

ختم نبوت:

جس طرح اللہ کے معبود ہونے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ کوئی اور معبود نہیں ہے اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے ٹھیک اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نبی ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس بات پر یقین رکھنا بھی ضروری ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے جو شخص ختم نبوت کا انکاری ہے اس کا ایمان نامکمل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میری اور تمام انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت عمارت بنائی اور لوگ اس کے آس پاس گھومتے ہوئے کہنے لگے ہم نے اس سے بہترین عمارت نہیں دیکھی مگر یہ ایک اینٹ (کی جگہ خالی ہے جو کھٹک رہی ہے) تو میں (اس عمارت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں۔ (صحیح مسلم حدیث 5959)

ایک اور جگہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

میں ختم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (ترمذی 4/93 حدیث 2226)

دعویٰ کذاب:

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"عنقریب اس امت میں تیس کذاب نکلیں گے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (جامع ترمذی جلد 4 حدیث نمبر 2219)

وفات:

29صفر 11ھ کو ایک جنازے سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سر درد، تیز حرارت ہو گئی۔ یہ مرض الموت کا آغاز تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری ایام ازواج مطہرات کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزارے۔

آخری دن نزع کی حالت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اوپر ٹیک لگوادی۔ آپ ﷺ پانی سے چہرہ پونچھتے اور فرماتے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ موت کے لیے سختیاں ہیں۔ مسواک کی پھر ہاتھ یا انگلی اٹھائی، نگاہ چھت کی طرف بلند کر کے فرمایا، انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین کے ہمراہ جنہیں تو نے انعام سے نوازا۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، رحم کر، رفیق اعلیٰ میں پہنچادے۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔۔۔ آخری فقرہ تین بار دہرا کر رفیق اعلیٰ سے جاملے۔

یہ واقعہ 12ربیع الاول 11ھ چاشت کی شدت کے وقت ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 63سال 4 دن ہو چکی تھی۔ ابو طلحہؓ نے بستر اٹھایا جس پر وفات ہوئی تھی نیچے بغلی قبر کھودی۔

دس دس صحابہ نے حجرہ میں نماز جنازہ پڑھی۔ کوئی امام نہ تھا۔ پہلے بنو ہاشم پھر مہاجرین، انصار، مردوں کے بعد عورتوں، انکے بعد بچوں نے۔ (سیرت مصطفیٰ ص342)

www.novelsclubb.com

سویرا قیصر

محترمہ کا نام سویرا قیصر ہے۔ ان کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر گجرات سے ہے۔ ان کی تعلیم گرایجوایشن ہے۔

دینی تعلیم کی بات کی جائے تو بہت چھوٹی عمر میں قرآنِ پاک مکمل قرات کے ساتھ پڑھنا سیکھنا لیا تھا۔ پھر

قرآنِ پاک کو تفسیر سے پڑھنا سیکھا اور اب تجوید سیکھ رہی ہیں۔ان کا قلم تھامنے کا مقصد مایوسیوں اور اداسیوں کو مٹانا ہے۔

اداس اور ڈپریسڈ لوگوں کے چہروں پہ مسکان بکھیرنا ہے۔یہ زیادہ تر موٹیویشنل تحاریر ہی لکھتی ہیں۔

یہ حق اور سچ لکھنے کے حق میں ہیں، ان کا کہنا ہے اگر آپ نے قلم تھام ہی لیا ہے تو اس کو سچ لکھنا بھی سکھائیں۔

لکھنے کا شوق تو میٹرک میں پیدا ہوا تھا۔

شاعری لکھا کرتی تھیں۔

اب محترمہ انٹرنیشنل لیول پہ شاعری لکھتی ہیں۔

یہ پاکستان کے مختلف اخبارات اور رسالوں میں لکھ چکی ہیں۔

کچھ انتھالوجی کتابوں کا بھی حصہ بنی ہیں۔

ایک کتاب میں کوآرتھر کے طور پر بھی کام کیا ہے۔

بہت سی ادبی سرگرمیوں کا حصہ بن کر پوزیشنز اور اعزازی اسناد حاصل کر چکی ہیں

مختلف ویبسائٹس اور پلیٹ فارمز کے لئے تحاریر لکھ چکی ہیں۔

ہم عوام لاہور پاکستان نیوز پیپر میں بیورو چیف گجرات کے عہدے پر فائز ہیں۔

ماہنامہ سرائے سخن انٹرنیشنل میں صدر کے عہدے پر فائز ہیں، اور بخوبی اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سارے آنلائن اداروں میں اپنی خدمات بخوبی سرانجام دے رہی

ہیں۔

محترمہ اپنے الفاظ سے دنیا بھر میں انقلاب لانا چاہتی ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ان کے الفاظ ہی ان کی پہچان ہیں۔

ان کے لفظوں نے ہی ادبی دنیا میں انہیں ایک بلند مقام اور ایک خوبصورت پہچان دی ہے۔

آخر پہ اپنے والدین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے مُجھ پہ یقین کیا اور مجھے ہر قدم پر سپورٹ کیا۔

تمام اساتذہ کرام کی تہ دل سے شکر گزار ہوں جن کی وجہ سے آج اس بلند مقام پہ پہنچ سکی ہوں۔

ان تمام دوستوں کا دل سے شکریہ جنہوں نے میری ہر چھوٹی خوشی کو بڑا بنایا اور ہر قدم پہ میرا ساتھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرز زندگی"

میں ناچیز گنہگار سی بندی اس قابل تو نہیں ہوں کہ پیارے آقا کی شان میں کچھ لکھ سکوں لیکن پھر بھی یہ میری ادنی سی کاوش ہے اللہ پاک قبول فرمائے آمین۔

سید الکونین خاتم الانبیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک، بچپن، جوانی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت، آپ کا معاشرہ، آپ کے عقائد، آپ کے اخلاق، آپ کا رہن سہن غرض یہ کہ زندگی کے ہر موڑ اور ہر گوشہ کا نام سیرت ہے۔ عقل و فہم اور دینی شعور رکھنے والے کسی بھی مسلمان پر یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ انسانی زندگی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی ذات میں بہترین نمونہ ہے قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

www.novelsclubb.com

"اللہ کے رسول میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے"

نیز امتِ مسلمہ کے لیے آپ کی بے پایاں شفقت و مہربانی اور مسلمانوں کی خیر و فلاح کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوششیں کی ان سے قرآن و حدیث بھرے ہوئے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

"تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول تشریف لائے ہیں، ان پر تمہاری تکلیف بھاری ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے حریص ہیں اور ایمان والوں پر نہایت شفیق و مہربان ہیں"

شفقت و مہربانی پر ایک حدیث شریف ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ آیت تلاوت فرمائی رب اِنھن الخ (کہ میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا یعنی ان کی وجہ سے بہت سے آدمی گمراہ ہو گئے، پس جو لوگ میری پیروی کریں وہی میرے ہیں، پس ان کے لیے تو میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کو تو ہی بخش دے۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی تلاوت فرمایا!!

"یعنی اے اللہ اگر آپ میری امت کے ان لوگوں کو عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں (یعنی آپ کو عذاب و سزا کا پورا حق ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور کہا اے میرے اللہ! میری امت، میری امت، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا میں روئے، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ؛ اگرچہ تمہارا رب سب خوب جانتا ہے؛ مگر پھر بھی تم جا کر ہماری طرف سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ پس جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے جبرئیل کو وہ بتلا دیا جو اللہ سے عرض کیا تھا یعنی اس وقت میرے رونے کا سبب امت کی فکر ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان کو ہماری طرف سے کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں راضی اور خوش کر دیں گے، اور تمہیں رنجیدہ اور غمگیں نہیں کریں گے"

یہ امت کے فکر و غم اور خیر خواہی کے جذبات سے معمور پیغمبرانہ مزاج تھا جو ہمہ وقت آپ کو مضطرب و بے چین رکھتا تھا، اور یہ سلسلۂ شفقت و مہربانی صرف دنیا کی فانی زندگی تک محدود نہیں بلکہ محشر کے میدان میں بھی، جب ہر انسان ہی نہیں بلکہ ہر نبی نفسا نفسی کے عالم میں ہو گا، کرب و ابتلاء کے عین موقع پر بھی زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ''امتی امتی'' جاری ہو گا، اور آپ دیگر انسانوں کے ساتھ ساتھ اپنی امت کے حق میں خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔

پیارے نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں امت کے لئے بے پناہ درد موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غاروں میں جا کر رو رو کر اس امت کی خاطر دعا مانگی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

آپ کی بچوں سے محبت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچوں سے بے حد پیار اور محبت تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے محبت کے بارے میں ایک واقعہ پیش ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا ہے اور ان کا لعاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہہ رہا ہے۔ (مسند احمد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائیں تو آپ کے ساتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے ایک کندھے پر ایک اور دوسرے کندھے پر دوسرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک کو بوسہ دیتے اور کبھی دوسرے کو اسی طرح چلتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب آ گئے تو ایک آدمی نے پوچھا: یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان دونوں سے بڑی محبت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے گویا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔(بخاری)

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین آگئے دونوں نے سرخ کرتے پہن رکھے تھے اور گرتے پڑتے چلے آرہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور ان دونوں کو گود میں اٹھالیا پھر فرمایا اللہ تعالی سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے مال اور اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں گرتے پڑتے ہوئے آتے ہوئے دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ منبر سے اتر کر انہیں "(گود میں) اٹھالیا۔۔(ترمذی)

اللہ پاک سے دعا ہے مجھے اور آپ کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

منظم حیات

www.novelsclubb.com

محترمہ کا نام منظم حیات ہے۔ شہر فرید پاکپتن سے تعلق ہے۔ ایم اے اردو اور درس نظامی کے سال دوم میں تعلیم جاری ہے۔ انہوں نے

میٹرک سے لکھنا شروع کیا۔ اور باقاعدہ لکھتے ایک سال ہونے کو ہے۔ بہت سے موضوعات پر قلمبندی کر چکی ہوں۔

ملک کے مختلف اخبارات میں کالم شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی میگزین کا حصہ ہیں۔ نو آموز کالم نگار

اور سٹوری رائٹر ہیں۔ معمولی سی معلمہ بھی ہیں۔

ہاتھوں میں قلم کا آ جانا ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ انہیں لکھنے کا شوق بچپن سے تھا۔ مگر یہ ہر انسان کو ورثے میں نہیں ملتا۔ جس طرح انہیں یہ عطا کیا گیا۔ ان کے ہاتھوں میں قلم کا ہونا خداداد صلاحیت ہے۔

انسان کا نام اس کی پہچان کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ وقت کے ساتھ ان کا قلم ان کی پہچان ضرور بنے گا۔ جس نے ادب کی دنیا میں انہیں متعارف کروایا۔

یہ "بہت زیادہ لکھنا اور لکھتے جانا" کو فوقیت نہیں دیتی۔ ان کا کہنا ہے "کم لکھیں مگر ایسا لکھیں کہ ایک ایک حرف دل میں اترتا محسوس ہو"۔ وقت کے ساتھ اور بشرط زندگی قلم کی بدولت ایک شناخت بنا کر دنیا سے رخصت ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"سرکار کائنات ﷺ اور فضیلت قرآن"

"کیا پوچھتے ہو وُسعتِ دامانِ مصطفیٰ ﷺ
سائے نے جس کے حشر کا میداں چُھپا لیا"

اس کائنات کی سب سے حسین شخصیت سرکار ﷺ ہیں۔ جن کا نور تمام عالم کو منور کیے ہوئے ہے۔ جن کے دم سے کائنات میں زندگی کا وجود ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے دونوں جہانوں کے لیے رحمت عالم بنا کر بھیجا۔ جن کی محبت کے سامنے دنیا کی تمام محبتیں اپنا وجود کھو دیتی ہیں تو دوسری طرف آپ ﷺ کے دم سے ہی محبتیں جنم لیتی ہیں۔ جن کے تبسم نے تمام عالموں کو خوشنمائیاں عطا کیں۔ جن کی خوشبو سے پھولوں نے خوشبو پائی۔ جن کے دم سے تمام فضائیں معطر ہیں۔ جن پر خدائے نور ﷻ نے اپنا کلام قرآن پاک نازل فرمایا۔ جن کو خدائے برحق نے آخری نبی بنا کر بھیجا۔ دکھوں کے ماروں کے دلوں کی راحت، غم زدوں کے غمخوار، بے کسوں کا سہارا اور یتیموں کا والی بنا کر بھیجا۔

"جس دل میں آپ ﷺ کی محبت ہو۔ وہ دل کبھی ویران نہیں ہو سکتا۔ اور جس دل میں آپ ﷺ پر نازل ہوا کلام ہو وہ کبھی بنجر و پریشان نہیں ہو سکتا۔"

ہم کس قدر خوش نصیب امت ہیں۔ ہمیں خدائے برحق نے اپنے محبوب ﷺ عطا کیے۔ اپنا کلام عطا کیا۔ قرآن کا علم حاصل کرنے والا دل کبھی غمگیں نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ قرآن شفا ہے۔ جو اس سے جڑ جاتا ہے وہ کبھی بیمار نہیں ہو سکتا۔ وہ کبھی اداس نہیں ہو سکتا۔ وہ کبھی پریشان نہیں ہو سکتا۔ جو اس کتاب سے جڑ جاتا ہے یہ اس کی دوست بن جاتی ہے۔ قرآن اپنے دوستوں کو پھر اکیلا نہیں چھوڑتا۔ یہ ہر مشکل وقت میں تسلی بن کر آتا ہے۔ ہر مشکل راستے میں روشنی کی کرن بن کے آتا ہے۔ یہ پھر بھٹکنے نہیں دیتا، درست راستے کی جانب راہنمائی عطا کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے محبت بھرے پیغامات ہم تک پہنچاتا ہے۔ جہاں کبھی انسان ہمت ہارنے لگتا ہے یہ دلاسہ بن کر ساتھ نبھانے آجاتا ہے۔ میں نے زندگی میں قرآن سے بہترین دوست و مددگار کسی کو نہیں پایا۔ اس کے حرف حرف میں خوبصورت پیغامات چھپے ہیں۔ جیسے خود اللہ پاک پیار سے

ہم سے ہم کلام ہو رہے ہیں۔اس کلام پاک کی فضیلت پر جس قدر مرضی لکھ لیا جائے مگر اس کی حرمت اور عظیم مرتبے کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

مگر آج کے موجودہ وقت میں ہم نے اس کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ ہم نے اس کے پیغامات پر کان دھرنے چھوڑ دیے ہیں۔اس کلام پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم تو دلواتے ہیں۔ مگر پھر اس پر توجہ نہیں دیتے۔ کیا یہ کافی ہے کہ قرآن آپ کو پڑھنا آتا ہو؟ جبکہ قرآن کو سمجھ سمجھ کر پڑھنا چاہیئے۔اس کے ہر معنی پر غور وتدبر کر کے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحاب قرآن (حفظ و تلاوت اور عمل کرنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا۔(مسلم،1874)

قرآن پاک کی حرمت کا خیال کرنے والوں کے لیے قرآن نور بن جاتا ہے۔ان کے لیے اللہ پاک سے سفارش کرتا ہے۔ بعض لوگ ہوتے ہیں جن کو قرآن پسند کر لیتا ہے۔ پھر ان کو دنیا کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ قرآن کے اور قرآن ان کا ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہم نے آج قرآن کو کتنا یاد رکھا ہوا ہے۔ جبکہ اس کی ایک آیت بھی جس دل میں موجود ہے وہ اس کا حافظ ہے۔ ہم نے محض اس کلام کو گناہ و ثواب تک محدود رکھا۔ جبکہ یہ تو بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ جس میں ہر دور کے لوگوں کی کہانیاں موجود ہیں۔اس کی تلاوت سے زبان پر مٹھاس سی معلوم ہوتی ہے۔

تلاوت قرآن کی فضیلت پر حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ایک آیت قرآن پاک کی سنے اس کے لیے دو چند نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو تلاوت کرے اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا۔

{بحوالہ فضائل قرآن} {راوی حضرت ابو ھریرہؓ}

ہم سے سوال ہو گا۔ ہم نے کتنا خیال کیا اس کتاب کا، اس کی حرمت و پاسداری کا۔ اس کی عظمت و مرتبے کا۔

کچھ دشمنان اسلام اس کلام پاک کی بے حرمتی کر کے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ! مگر ان کو نہیں معلوم، یہ کلامِ خدا ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لیا ہے۔ یہ مسلمانوں کے سینوں میں موجود ہے۔ مسلمانوں کی زندگیوں میں موجود ہے۔

قرآن کی عظمت کو ترازو میں نہ تولو، قرآن تو ہر دور میں انمول رہا ہے

قرآن کا خوبصورت پیغام آپ تک اس تحریر کی صورت پہنچانا چاہوں گی۔ وہ لوگ جو انبیاو رسل کے لیے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیت دی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی)، اور ہم نے مریم کے فرزند عیسی (علیہ السلام) کو واضح نشانیاں عطا کیں اور ہم نے پاکیزہ روح کے ذریعے اس کی مدد فرمائی، اور اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے پیچھے آنے والے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آجانے کے بعد آپس میں کبھی بھی نہ لڑتے جھگڑتے مگر انہوں نے اختلاف کیا پس اس میں سے کچھ ایمان لائے اور ان میں سے کچھ نے شرک اختیار کیا، (اور یہ بات یاد رکھو کہ

)اگر اللہ چاہتا (یعنی انہیں ایک ہی بات پر مجبور رکھتا) تو وہ کبھی بھی باہم نہ لڑتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (یعنی لوگوں کو فیصلہ کرنے کی آزادی عطا فرماتا اور ان کا ذمہ دار ٹھراتا ہے۔

(پارہ 2 تلک الرسل، سورۃ البقرہ آیت 253)

اللہ پاک ہمیں قرآن پر عمل کرنے والا بنائے آمین۔

عائشہ ذیشان

محترمہ کا نام عائشہ ذیشان ہے، آپ ایک مذہبی اور ادبی خاندان سے ہیں۔آپ کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع گوجرانولہ سے ہے۔ آپ خوابوں خیالوں کی دنیا سے کوسوں پرے حقیقت پسندی کے اصولوں پر زندگی گزارنا پسند کرتیں ہیں۔بناوٹی اور دہرے معیار سے آپ کو سخت نفرت ہے۔یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر لوگ آپ سے متفق نہیں ہوتے اور یہی وجہ آپ کو، باقی لوگوں سے منفرد کرتی ہے۔آپ ہر چیز قسمت کے کھاتے میں نہیں ڈالتیں بلکہ اپنی تقدیر خود بدلنے پر یقین رکھتی ہیں۔لکھنے کا شوق آپ کو بچپن سے ہی تھا۔دنیا کے بدلتے رنگوں اور حالات کی کشیدگی آپ کے قلم اٹھانے کا سبب بنی۔آپ حقیقت پر مبنی چیزوں کو دنیا کے سامنے لانا چاہتی ہیں۔آپ کا مقصد لوگوں کے جزبات، خیالات اور مسائل کو منظرِ عام لانا ہے تاکہ دوسرے لوگ اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔اس حوالے سے کئی کالم اور افسانے اخبارات اور میگزین میں شائع ہو چکے ہیں۔آپ کی شاعری، غزلیں، افسانے اور کہانیاں کئی میگزین اور اخبارات کی زینت بن چکی ہیں۔ریڈیو پاکستان میں بھی آپ کا کلام نشر ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ

انڈین کتاب(faith in love)،
گوشہ تخیل(انتھالوجی)اور
ادھورے سے خواب میں بھی لکھ چکی ہیں۔
آپ کو کئی اعزازی اسناد، سرٹیفیکیٹ نیو ٹیلنٹ ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔
آپ ادبی دنیا میں قدم رکھ چکی ہیں اور ادب کی خدمت اپ کی اولین ترجیح ہے۔

ناموسِ رسالت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نبی اور اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو اپنا محبوب بنا کر آپ کو بلند مقام اور درجات سے نوازا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ آقا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو اس کا دعویٰ بھی کرے گا وہ جھوٹا اور فاسق ہو گا۔ محمد مرزا جیسے قادیانی جو جھوٹے نبوت کے دعویدار تھے وہ ایسی تابناک موت مرا کہ عبرت کا نشان بن گیا۔ ہمارے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جان و مال سے زیادہ عزیز ہیں اور ان کو اپنی جان و مال اپنے ماں باپ پہ فوقیت ہمارے دین کا لازمی جزو ہے۔ خود اللہ پاک فرماتے ہیں کہ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے ماں باپ جان و مال سے زیادہ اللہ اور اس کا رسول عزیز نہ ہو جائے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس تمام مسلمانوں کے لیے اور ساری دنیا کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے ۔زمانہ جاہلیت میں عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا۔ماں، بیٹی، بہو، بیوی اور لونڈی میں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے صدقے میں عورت کو مقام عطا کیا گیا کہ آج وہ بھی برابر کے حقوق رکھتی ہے اسے زندگی جینے کا پورا پورا حق دیا گیا ہے۔اسے زندہ درگور نہیں کیا جاتا۔ماں کے روپ میں پیروں تلے جنت بچھادی۔بیوی راحت کا ذریعہ بنادی۔بہن کو عزت بخشی کیونکہ ہمارے آقا سید المرسلین خاتم النبیین رحمت اللعالمین ہیں۔اللہ پاک فرماتے ہیں کہ :"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کی عقیدت اس قدر ہے محبت اس قدر ہے عشق اس قدر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے جہنم واصل کو قتل کر دیتے ہیں۔

یہ عشق اس قدر مسلمانوں کے سینوں میں بھرا ہے کہ مسلمان ذات پات اور فرقہ واریت سے جدا ہو کر گستاخی کرنے والے قتل کر کے نشانِ عبرت بنادیتے ہیں۔یہ عشق غازی علم الدین شہید جیسے غلام پیدا کرتا ہے۔یہ عشق ممتاز حسین قادری جیسے عاشقِ رسول پیدا کرتا ہے۔

جب جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی جہنم واصل گستاخی کرتا ہے تو پوری مسلم امہ کے دل تڑپ اٹھتے ہیں۔کیونکہ ہمارے نبی۔صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دلوں میں بستے ہیں۔

حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والوں سے تمام مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ ہونا چاہئے ۔اسرائیل، بھارت، فرانس اور دیگر شر پسند ممالک جو حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھیس پہنچانے کے لیے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور مسلمانوں کے جذبات سے مغلوب ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

پاکستان چونکہ ایک اسلامی ملک ہے اور اسلام کے نام پہ وجود میں آیا ہے۔اس لیے یہ ہمیشہ اسلام و فوبیا پہ بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے ہیں۔پاکستان کے سابق وزیر اعظم نے عالمی اجلاس میں یہ بات تمام لوگوں کو بتادی کہ "ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دلوں میں بستے ہیں ہم ان سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں محبت کرتے ہیں اور جب ان کی حرمت پہ حرف آئے تو ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔اور پھر اسلامی ممالک کو جمع کر کے او آئی سی کا (48) اڑتالیس واں اجلاس 23_3_2022 کو ہوا اور اس کی میزبانی کا شرف پاکستان کو حاصل ہوا اور ایسی قرارداد منظور کروائی کہ اب اسلام اور ہمارے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کو پامال کرنے والے کو قانونی طور پر سزا دی جائے گی۔

مسلمانوں نے کبھی کسی مذہب کی توہین نہیں کی پاکستان میں مختلف مذاہب کے لوگ آزادانہ طریقے سے اپنی عبادات کرتے ہیں۔اور کبھی کسی مذہب کی حرمت کو پامال کرنے کی کوشش نہیں کی۔لیکن کچھ شر پسند ممالک ایسی چیزوں کو فروغ دے کر مسلمانوں کے جذبات مجروح کر کے فساد پھیلانا چاہتے ہیں تاکہ مسلمانوں کا دنیا میں غلط تاثر پڑے اور اسلام کی ساکھ کو کمزور کیا جا سکے۔کیونکہ اسلام تیزی سے پھیلنے والا دین ہے خیر اور بھلائی کا دین ہے۔اور ہمارے آقا سرورِ کائنات کی حرمت ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے اسی لیے بزدل شر پسند لوگ مسلمان کو جذباتی طور پر بھڑکا کر اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔یہ بات تہہ ہے کہ حرمتِ رسول کی حرمت کو پامال کرنے والے کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے گا۔

"لکھوں بھی تو کیا لکھوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں
سب لکھ دیا خود اللہ نے قرآن میں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فاطمہ جبیں

محترمہ کا نام فاطمہ جبیں ہے ان کا تعلق اسلام آباد سے ہے۔ان کی عمر 13 سال ہے ان کو بچپن سے ادب سے خاص لگاؤ تھا اور اپنے شوق کے مطابق انہوں نے سوم کلاس میں چھوٹی چھوٹی دو تین کہانیاں لکھی۔ جنہوں نے انہیں کم عمری میں ہی لکھاری کی پہچان دی۔ یہ مختلف ادبی سرگرمیوں میں شرکت کر کے اعزازی اسناد حاصل کر چکی ہیں اور کچھ انتھالوجی کتابوں میں بھی لکھ چکی ہیں۔ان کے قلم اٹھانے کا مقصد حق کی آواز بلند کرنا ہے۔اللہ پاک ان کے قلم میں مزید وسعت پیدا فرمائے آمین ثم آمین۔

www.novelsclubb.com

"قرآن"

آج مجھے جس موضوع کو قلمبند کرنے کا موقع ملا ہے وہ ایک بہت اہم موضوع ہے۔ اور میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ میرا قلم اس موضوع پر لکھ رہا ہے۔۔۔۔

یہ وہ کتاب ہے جسکو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آنکھوں کا نور مسلمانوں کے لئے شفا اور اللہ سبحانہ وتعالی کی پسندیدہ کتاب قرار دیا ہے اور اس خوبصورت کتاب کا نام "قرآن مجید" ہے۔ قرآنِ مجید آخری الہامی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا سے زمین پر نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر 23 سال کی مدت میں نازل فرمایا:، قران پاک کا نزول رمضان المبارک میں لیلۃ القدر میں شروع ہوا۔۔ یہ اللہ رب العزت کا کلام ہے اور اس کے ہر ہر حرف میں مسلمانوں کے لیے رحمت اور شفا ہے- قرآنِ پاک میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے لیے بھی ہدایت ہے اور یہ ہر دور کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالی نے بہت سے انبیاء اکرام کے واقعات کا ذکر فرمایا ہے جن سے آج ہمیں اور ہماری نسلوں کو بہت سبق ملتا ہے۔

www.novelsclubb.com

قرآن مجید کے بارے میں حدیثِ مبارکہ ہے،

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے"

قرآن مجید کے بارے میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا:

"قران مجید پڑھا کرو یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کا ذریعہ بنے گا" جی ہاں یہ وہی کتاب ہے جو قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرے گی اور نہ پڑھنے والوں کے حق میں

کھڑی ہو جائے گی اور کہے گی: اے اللہ اے مالک اس انسان نے اپنی زندگی کے سارے کام پورے کیے، یہ دنیا میں عیش والی زندگی گزار کے آیا ہے، لیکن یہ مجھے بھول گیا تھا بس اس نے مجھے چھوڑ دیا اس نے میرا ایک حق بھی نہیں ادا کیا۔۔

یہ کوئی عام کتاب نہیں ہے، جو بس دنیا میں تھوڑا سا فائدہ دے گی بلکہ یہ ایک الہامی کتاب جو ہمارے پیارے پیغمبر پر نازل کی گئی یعنی قرآن مجید ہے، یہ وہ کتاب ہے جس سے زندگی کے ہر لمحے ہر معاملے میں رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

اور آخرت میں بھی ہماری فلاح کا ذریعہ ثابت ہو گی، یہ ہمیں ہر مشکل سے نکالتی ہے، اور ہمیں ہر سوال کا جواب قرآنِ پاک سے ملتا ہے۔

لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم اسے پڑھیں گے اور سمجھیں گے۔

اب اگر بات کی جائے قرآن کریم کے حقوق کی تو قرآن پاک کے چار حق ہیں،

1: قرآن کو پڑھنا

2: قرآن کو سمجھنا

3: قرآن کے احکامات پر عمل کرنا

4: قرآن کے پیغام کو آگے پہنچانا

آج سوچیں کہ کیا ہم نے ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے قران کے چار حق ادا کیے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہم تک پہنچا دیا لیکن اب یہ ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت یعنی ہمیں دے دی گئی تو آج کیا ہم اپنی ذمہ داری کو پورا کر رہے ہیں..؟؟ کیا ہم قران کے لیے اپنے حق کے لیے آواز اٹھا رہے

www.novelsclubb.com

ہیں؟

مجھے بتائیں کیا آپکا ایمان اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ آپ اپنی عظیم کتاب کے لیے اپنے دین کے لیے آواز نہیں اٹھا سکتے..!!

کیا آپ اس دور کو بھول چکے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اتنے ظلم سہے لیکن وہ دین سے پیچھے نہ ہٹے حق سے پیچھے نہ ہٹے۔۔۔۔ابھی بھی وقت ہے۔۔ابھی بھی وقت ہے، آپ کے پاس جاگ جائیں سوئی نیند سے بیدار ہو جائیں اس سے پہلے کہ آپ ابدی نیند سو جائیں، اٹھیں اور اپنی زندگی کو قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزاریں، اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں بڑی محبت سے اس قرآن کو سینے سے لگائیں، اللہ کے حضور سر بسجود ہو جائیں، اور شکر ادا کریں اپنے رب کا کہ جس نے آپ کو اتنی مہلت دی کہ یہ قرآن آپ کے سامنے ہے اور اللہ نے آپ کو قرآن کے چار حق ادا کرنے کی توفیق عطا کی۔

www.novelsclubb.com

اقراء جبیں

محترمہ کا نام اقراء جبیں ہے ان کا تعلق پنجاب کے ضلع بہاولنگر اور تحصیل ہارون آباد سے ہے۔انہوں نے حال ہی میں ایم۔اے اُردو مکمل کیا ہے اور اب شعبہ تدریس سے منسلک ہے۔ان کو لکھنے کا شوق بچپن سے تھا۔ان کا قلم تھامنے کا مقصد معاشرتی اصلاح ہے اور قارئین تک مستفید معلومات پہچانا ہے۔ابھی تک ان کے بہت سے کالم مختلف اخبار کی زینت بنے ہیں۔ان کا قلم آئندہ بھی لوگوں کے دلوں کو چُھوتا رہے گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تحفہ قرآن"

اللہ نے قرآن پاک کا تحفہ ہم مسلمانوں کو عطا کیا ہے۔قرآن پاک ہمارے لیے سر چشمہ ہدایت ہے۔قرآن پاک اللہ کی پیاری کتاب ہے جو اس نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔قرآن پاک زندگی کے ہر موڑ پر مسلمانوں کی اصلاح کرتا ہے،راستہ دکھاتا ہے۔قرآن مجید 23 سال کے محدود عرصے میں نازل ہوا۔

ہمارے پیارے نبی نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، اگر انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت۔" (یہ حدیث حسنہ ہے

مالک بن انس سے روایت ہے)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے نبی اور رسول بھیجے اور سب انبیاء اکرام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس دیا ہے،

اب تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اکرام دنیا میں تشریف لا چکے ہیں اللہ پاک نے ہر نبی کو اپنی امت کی راہنمائی کے لیے کتاب دے کر بھیجا ہے۔ ہر نبی پر اپنی الگ کتاب نازل ہوئی ہے۔ لیکن ان کا وجود برقرار نہیں رہ سکا جبکہ قرآن پاک 1400 سال گزر جانے کے باوجود اپنی اصل حالت میں موجود ہے اور رہتی دنیا تک شاد و آباد رہے گا

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"ہم نے اس کتاب (قرآن پاک) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہے" (سورۃ الحجر آیت 9)

اللہ پاک نے قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے یہ وہ واحد کتاب ہے جس سے ہمیں زندگی کے ہر موڑ پر اصلاح ملتی ہے۔

قرآن مجید وہ کتاب ہے، جس نے ہر پہلو سے بے مثل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"کہہ دے کہ اگر انس و جن جمع ہو جائیں اور کوشش کریں کہ اس قرآن کی مثل بنا لائیں تو وہ ہر گز اس کی

مثل نہ بنا سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں"۔(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 17،18)

قرآن پاک میں ارشاد الٰہی ہے

"پھر کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے، اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں ضرور بہت زیادہ اختلاف پاتے۔"(سورۃ النساء آیت نمبر 4)

اللہ پاک نے قران پاک کے ایک ایک لفظ پر دس دس نیکیاں رکھی ہیں۔ سورۃ یٰس کو قرآن پاک کا دل کہا جاتا ہے اور جس گھر میں سورۃ یٰس کی روزانہ تلاوت ہوتی ہو اس گھر میں کبھی رزق کی کمی نہیں ہوتی۔

حضرت محمدؐ کا ارشاد ہے:

"بے شک تم میں سے افضل ترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے".

"نبی اکرم نبی آخر الزمان ہیں" آپ پر آخری کتاب قرآن مجید نازل کی گئی اور آپ کی سیرت طیبہ قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے، اللہ پاک نے قرآن و سنت کو محفوظ فرمایا اور آپ پر دین اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا گیا ہے، اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور آپ کی اطاعت ہے۔

قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے اور قرآن کریم ایک ایسا معجزہ ہے کہ تمام مخلوقات مل کر بھی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے قرآن مجید کی عظمت کا انداز اس بات سے لگایا جا سکتا ہے یہ کتاب جس سرزمین پر نازل ہوئی اس نے وہاں کے لوگوں کو عرشِ خاک سے اٹھا کر اوجِ ثریا تک پہنچا دیا۔ قرآن مجید کو قوت تاثیر حاصل ہے یہ اس کے الفاظ انسان کے دل پر بہت گہرا اثر کرتے ہیں اور سننے یا پڑھنے والا اکتاہٹ نہیں محسوس کرتا بلکہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے دلی سکون میسر ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جس نے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اُسی نے اللہ کی اطاعت کی"(سورۃ النساء آیت 80)۔

قرآن مجید میں ہر چیز کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا ہے

زکوۃ کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کو عمدہ قرض دو"(سورۃ المزمل آیت 20)

قرآن مجید انسان کی زندگی کے ہر موقع پہ رہنمائی فراہم کرتا ہے قرآن مجید انسان کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔

www.novelsclubb.com

سونیا سحرش

بہت سے چہرے نہ سہی لیکن چند ایک چہرے جو محترمہ کے نام سے واقف ہوں گے۔ شاید آپ بھی انہیں جانتے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے آپ ان کا نام پہلی بار سن رہے ہوں۔

لیکن امید ہے اندھیرے میں برق تجلی کا کام کرنا ان کو خوب آتا ہے۔ یہی ان کی پہچان ہے۔ ادب کی دنیا میں ان کا نام نہ ہی زیادہ پرانا ہے اور نہ ہی بالکل نیا ہے۔ چلیں ان کا تعارف کرواتی ہوں۔

محترمہ کا نام سونیا سحرش ہے۔ پیار سے سحری، سونی کہا جاتا ہے مسکراہٹ۔ ان کے والد محترم کا نام محمد ارشاد ہے۔ ان کا تعلق وہاڑی سے ہے۔ ابھی ان کا بی۔ ایس Mathematics مکمل ہوا ہے۔ اب آگے پڑھنے کا ارادہ ہے ان شاءاللہ تعالیٰ یہ تو بات ہو گی دنیاوی تعلیم کی اب دینی تعلیم کی بات کی جائے تو ان کے پاس کوئی ڈگری نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

ادب کی دنیا میں قدم رکھنا ان کے لیے ہمیشہ سے کامیابیوں کا سبب بنا ہے جس نے انہیں الگ پہچان دی ایک نام دیا۔ ادب کی دنیا میں آج ان کا نام بڑا نہ سہی چھوٹا سا ضرور پکارا جاتا ہے۔ انہوں نے 2019 سے باقاعدہ لکھنے کا آغاز کیا۔ مرتبہ کے طور پہ انہوں نے دو بکس مرتبہ کروائی پہلی "ارمغان قلب" اور دوسری "قلم سے قلب تک"۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ماشاءاللہ اب صاحب کتاب بھی ہیں۔

دسمبر 2022 میں ان کی اپنی کتاب "صراط مستقیم ناول" منظر عام پہ آئی۔ جو فقط ان کی ملکیت ہے۔ یہ ان

کی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہے جس نے انہیں الگ پہچان دی یہ کہتی ہیں کہ ان کا نام کچھ اس طرح جانا جاتا ہے۔آپ وہی سونیا سحر ش ہیں نا جنہوں نے صراط مستقیم بک لکھی؟

اور یہ سوال ان کے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔اس ناول نے ڈھیروں کامیابیاں سمیٹی۔یہاں تک کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ سیل ہو گیا۔

اب تک بہت سارے ایوارڈز اور میڈلز بطور لکھاری جیت چکی ہیں۔

ناموسِ رسالت

آج جس موضوع پر قلم اٹھانے کی ہمت کر رہی ہوں۔یقیناوہ موضوع بہت اہم اور خوبصورت ہے کہ اُس پہ جتنا لکھا جائے کم ہو گا۔

پھر بھی میں اپنی ادنی سی کوشش کروں گی ان شاءاللہ کہ میں قلم پکڑنے کا ذرا سا حق ادا کر سکوں۔

جیسا کہ ٹاپک کا نام ہے:

"ناموس رسالت"

سب سے پہلے ہم ناموس کے معنی جانتے ہیں کہ ناموس سے کیا مراد ہے؟

ناموس سے مراد آبرو، عزت، شہرت، عظمت اور شان ہے۔

اور رسالت سے مراد پیغام لے جانے اور پہنچانے کا کام کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات بندوں تک پہنچانے کا عمل جو کے ہمارے انبیاء کرام کے ذمے ہے۔یعنی ناموسِ رسالت سے مراد رسول کی آبرو، عزت، شہرت، عظمت اور شان ہے۔اور تحفظِ ناموسِ رسالت سے مراد ہے کہ:

www.novelsclubb.com

"کسی بھی رسول کی آبرو، شہرت، عزت، عظمت یا شان کا لحاظ کرنا۔ ہر قسم کی عیب جوئی اور ایسے کلام سے پرہیز کرنا جس میں بے ادبی ہو۔

جی تو ہم نے ناموس رسالت کے معنی دیکھ لیے ویسے تو بحثیت مسلمان ہم سب جانتے ہیں کہ ناموس رسالت کا کیا مطلب ہے؟

خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تکریم ہر مسلمان کے لیے سرمایہ حیات ہے اور اس کے بغیر کوئی مسلمان ایمان کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔ یہی چیز اہلِ اسلام کو دنیا کی دیگر مذہبی روایات سے منفرد اور اہم بناتی ہے اہلِ اسلام کا یہ تہذیبی سرمایہ ہمیں اندھیروں میں روشنی دکھاتا ہے اور مایوسیوں سے نجات دلاتا ہے جب تک مسلمان کا دل اس جذبہ سے سرشار اور آباد رہتا ہے وہ کبھی اغیار سے مغلوب نہیں ہوتا۔

نبوت و رسالت ایک اعلیٰ روحانی منصب ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے خاص خاص بندوں کو منتخب کر کے فائز فرمایا ہے۔ جس کے ذریعے انسان کو معرفت الہیٰ حاصل ہوتی ہے۔ مطلب کہ نبوت و رسالت ایک ایسا منصب ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان رابطہ کا کام کرتا ہے۔

بے شک ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آخری نبی ہیں۔ جن کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پہ ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو اپنے لیے بہترین نمونہ مان کر مکمل عمل کیا جائے۔

جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، سرکار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُ كُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيهِ مِنْ وَالِدِه وَوَلَدِه وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”تم میں سے کوئی پکا مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے ماں باپ آل اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو جاؤں“۔

اور آج ہم مسلمان ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام و تعلیمات کو چھوڑ کر کامیابی کی ناکام کوشش میں مصروف ہے۔

اگر آپ نے اپنی زندگی میں کسی کو آئیڈیل بنانا ہے تو ماڈرن لوگوں، ایکٹرز ان سب کی بجائے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا آئیڈیل مانا جائے ان کے احکامات مانے جائیں۔

زندگی میں چاہے کسی معلم کا کردار ہو، باپ کا ہو، بھائی کا ہو یا کسی بھی رشتے کا تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

اگر اخلاق کی بات کی جائے تو اخلاق کا لفظ آتے ہیں ایک خوبصورت خاکہ نظروں کے سامنے آتا ہے اور وہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے علم اور عبادت کی زینت اخلاق کو قرار دیا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کا ایک اہم پہلو عدل اور انصاف کی تعلیم تھی۔ انہوں نے ہمیشہ عدل وانصاف کرنے کی ترتیب دی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "رحمت اللہ للعالمین" یعنی "دونوں جہانوں کے لیے رحمت" کہا گیا ہے۔

سورہ الاعراف آیت نمبر 157

ترجمہ:

جو اس رسول یعنی نبی امی کے پیچھے چلیں جس کا ذکر وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے (۷۵) جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دے گا، برائیوں سے روکے گا، اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام قرار دے گا، اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے وہ طوق اتار دے گا جو ان پر لدے ہوئے تھے۔ (۷٦) چنانچہ جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لائیں گے اس کی تعظیم کریں گے اس کی مدد کریں گے، اور اس کے ساتھ جو نور اتارا گیا ہے اس کے پیچھے چلیں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

حافظہ ارم شاہین

محترمہ کا نام حافظہ ارم شاہین ہے۔ ان کا تعلق بورے والا شہر سے ہے۔ 12 سال کی عمر میں اللہ پاک نے مکمل قرآن پاک حفظ کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ درس نظامی کا چھ سالہ کورس کیا ہے الحمدللہ۔ کتابیں پڑھنے کا بچپن سے بہت شوق ہے۔ اور کتابوں کی نسبت سے لکھاریوں سے بہت انسیت ہے۔

میم چندا آمنہ کی کتاب گوشہ تخیل میں لکھ چکی ہیں۔

یہ ان کی دوسری انتھالوجی کتاب ہے۔ان کا کہنا ہے کہ "یہ اپنی پیاری میم چندا آمنہ صاحبہ کی دل سے مشکور ہیں۔ جنہوں نے اس سفر میں قدم قدم پہ ساتھ دیا۔ جن کی بدولت ان کو اللہ پاک نے لکھنے کا شرف عطا فرمایا"

www.novelsclubb.com

عظمتِ قرآن

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

انا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ○

"بے شک قرآن ہم نے خود نازل فرمایا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" (سورہ الحجر آیت ۹)

"ہے قولِ نبی ﷺ قولِ خُدا فرمان نہ بدلا جائے گا

بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا"

لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللہ

"اللہ کی باتیں بدلتی نہیں ہیں۔" (سورہ یونس آیت ٦٤)

قیامت تک اس کے انداز یہ ہونگے کہ

"بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا"

کیونکہ یہ کلام خدا ہے۔

یہ فرمان الٰہی ہے۔

یہ صحیفہِ ہدایت ہے۔

یہ داعی انقلاب ہے۔

یہ نسخہ کیمیا ہے۔

یہ نسخہ شفا ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ○

"اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

www.novelsclubb.com

"(سورہ الاسراء آیت ۸۲)

"اللہ رب العزت نے انسان کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کا جو علاج تجویز کیا ہے۔اس کا نام ''قرآن'' ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"بے شک یہ قرآن حق، مضبوط اور سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔"(سورہ الاسراء آیت ۹)

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے۔ قرآن کے بتائے ہوئے راستے روشن ہیں۔ واضح ہیں۔۔۔۔۔۔۔حق ہیں۔۔۔۔۔سچ ہیں۔۔۔۔۔جس قوم کی راہنمائی قرآن کرے، قوم کی انگلی پکڑ کر قرآن اس کو کائنات پھرائے وہ قوم کبھی گمراہ نہیں ہو سکتی۔

قرآن نے ہماری انگلی پکڑی ہوئی ہے۔اس دنیا کے بازاروں میں۔۔۔۔۔اس کائنات کی گلیوں میں قرآن ہماری انگلی پکڑ کے رہنمائی کر رہا ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"بے شک یہ قرآن حق، مضبوط اور سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔"(سورہ الاسراء آیت ۹)

www.novelsclubb.com

"یہ قرآن جب تک مسلمانوں کے پاس ہے مسلمانوں کو دنیا کی کوئی طاقت شکست سے دوچار نہیں کر سکتی۔ مسلمان اس کتاب کا حامل ہے اور یہ کتاب مسلمانوں کی نگران ہے۔ پاسبان ہے وہ مسلمان جو پہلے زمانے والے تھے۔وہ قرآن کے حافظ بھی تھے اور محافظ بھی تھے۔

ہم بھی مسلمان ہیں۔۔۔۔ہمارے اندر قرآن کے حافظ تو ہیں مگر محافظ نظر نہیں آرہے۔اب یوں لگتا ہے کہ پہلے مسلمان قرآن کے محافظ تھے۔اور آج کل کے مسلمانوں کا قرآن محافظ ہے۔

قرآن اللہ پاک کی شان والی کتاب ہے، عظمت والی کتاب ہے۔قرآن اللہ پاک کی وہ مقدس امانت ہے۔جو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اللہ پاک نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطے سے اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر نازل فرمائی۔

فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ

"اے محبوب ہم نے یہ قرآن آپ کے دل پر اتارا ہے۔"(سورہ البقرہ ۹۷)

قرآن عرش کی جانب سے لوحِ محفوظ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر اترا۔جب آقا علیہ السلام شہر مکہ سے دو میل کے فاصلے پر جبلِ نور کی چوٹی پر غارِ حرا میں محوِ ذکرِ خدا تھے۔

اس وقت عرش کی رفعتوں سے قرآن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر اترا۔۔۔۔۔۔۔اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جبلِ نور سے مکہ میں اترے۔

اللہ پاک نے یہ قرآن اتارا ہے وہی اس کا محافظ ہے۔ ہم تک قرآن اللہ پاک کی حفاظت میں پہنچا۔اور اللہ پاک نے ہم تک قرآن پہنچانے کے لیے جو واسطے بنائے وہ چار ہیں۔

چار وسیلوں سے اس امت تک قرآن پہنچا۔پہلا وسیلہ جبریل امین علیہ السلام،

دوسرا وسیلہ اللہ پاک کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم،

تیرا وسیلہ صحابہ واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چوتھا وسیلہ علماء دین۔

چاروں وسیلے حق اور سچ ہیں۔ جبریل علیہ السلام سچا۔۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صادق و امین۔۔۔۔ صحابہ واہل بیت سچے۔۔۔۔۔اس امت کے علماء اور اولیاء سچے۔۔۔ خدا کی سچی کتاب سچوں کے وسیلے سے اس امت تک پہنچی۔

جبریل علیہ السلام اللہ پاک سے لیتے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آکر پیش کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن لیا۔

پہلا واسطہ بنے جبریل امین۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پڑھا صحابہ نے اہل بیت نے سنا۔

صحابہ واہل بیت کا ایک ہی دور ہے۔

فرق صرف اتنا ہے کہ اہل بیت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والے۔۔۔۔۔اور صحابہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دَر والے تھے۔

گھر والے بھی شان والے اور دَر والے بھی شان والے ۔۔۔۔ جو گھر والوں اور دَر والوں کو نہیں مانتا۔۔۔۔۔۔وہ بے دَر ہے.....دَر بدر ہے۔۔۔خاک بہ سر ہے۔

صحابہ و اہل بیت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن سنا۔۔۔۔ محفوظ کیا۔۔۔۔ منقوش کیا۔۔۔ ملفوظ کیا۔۔۔۔۔ مربوط کیا۔۔۔۔۔زبانوں پر جاری کیا۔۔۔۔۔ سینوں پر نقش کیا دماغوں میں حفظ کیا۔۔۔۔۔وہ قرآن کی امانت کے امین بن گئے وہ قرآن کے بوجھ کے حامل بن گئے حاملین قرآن بن گئے۔۔۔۔وہ نورِ قرآن کے محافظ بن گئے۔

صحابہ واہل بیت نے قرآن پڑھا پھر علماء کو پڑھایا، عوام کو سکھایا، وہ قرآن پڑھتے رہے۔ کبھی بدر میں۔۔۔۔۔ کبھی احد میں۔۔۔۔۔ کبھی خندق میں۔۔۔۔ کبھی حنین میں۔۔۔۔۔ کبھی کربلا میں۔۔۔۔۔ کبھی مصلے پر۔۔۔۔۔ کبھی منبر پر۔۔۔۔۔ کبھی محراب میں۔۔۔۔ کبھی صف بصف۔۔۔۔۔ کبھی سر بکف۔۔۔۔ کبھی میدانوں میں۔۔۔۔۔۔ کبھی پہاڑوں میں۔۔۔۔۔ کبھی غاروں میں۔۔۔۔۔ کبھی کوہساروں

میں۔۔۔۔ کبھی دریاؤں میں کبھی سمندروں میں۔۔۔۔ کبھی گھوڑے کی زین پر۔۔۔۔ کبھی فرشِ زمین پر اور کبھی نیزے کی نوک پر بھی قرآن ہی پڑھتے رہے۔ صحابہ واہل بیت کو ہمارا سلام ہو۔۔۔۔اہل بیت کو ہمارا سلام ہو۔۔۔۔جو انگاروں پر لیٹے رہے، قرآن پڑھتے رہے، تلواروں سے جنگ لڑتے رہے، قرآن پڑھتے رہے۔۔۔۔۔موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے مسکراتے رہے، قرآن پڑھتے رہے۔

وہ قرآن والے تھے، وہ اہل القرآن تھے۔

قرآنی انقلاب کا پیغام سنانے والے سب سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ قرآن کتاب انقلاب ہے، یہ بدل دینے والی کتاب ہے۔ ہدایت والی کتاب ہے۔ دلوں کی دنیا بدلنے والی کتاب زمین کے نقشے بدلنے والی کتاب ہے۔ قرآن کے سب سے پہلے داعی انقلاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

پھر قرآنی انقلاب کا کائنات پر نقشہ جمانے والا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

وہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قرآن کی آیتیں پڑھتے ہوئے مدینے سے اٹھے، نکلا، سنورا، بپھرا، ابھرا، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کی آیتیں پڑھتے جاتے اور دنیا کے بتیس ملک فتح کر لیے۔

وہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

جو قرآن پڑھتے جاتے تھے اور بتیس ہزار مربع میل پر قرآن کے جھنڈے لہراتے جاتے تھے۔

وہ فاروق اعظم!

جس نے سب سے پہلے اس امت میں رمضان المبارک کے مہینے میں نماز تراویح میں ختم قرآن کا حکم جاری فرمایا۔

انہوں نے ملتِ اسلامیہ پر یہ احسان کیا کہ

قرآن کو کائنات پر غالب کرنے کے لیے۔۔۔۔ مسلمانوں کے بچے بچے کو قرآن کا حافظ بنانے کے لیے۔۔۔ نماز تراویح میں باجماعت ختم قرآن کی سنت جاری کی۔

میرے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ !

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّين

"امت کے لیے سنت پر عمل کرنے کے دو ہی رستے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت۔(مسند احمد، رقم الحدیث۔ ۱۷۱۸۹)

پورے عالمِ کفر کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں۔

سن لو کافرو!

اے بھارت کے حکمرانو!

اے امریکہ کے حکمرانو!

سن لو برطانیہ روس والو!

سن لو فرانس کے حکمرانو!

سن لو قرآن کی بے ادبی کرنے والو!

اس قوم کے اندر بد عملی تو ہو سکتی ہے۔ یہ قوم بد عمل تو ہو سکتی ہے۔ بغیرت نہیں ہو سکتی۔ اس قوم کے سینے میں ابھی توحید کا نور ہے۔ اس قوم کے سینے میں ابھی رسالت کا نور ہے۔ اسی لیے اس مسلمان قوم میں دم خم ہے۔ اس قوم نے تمہیں بدر میں مزے چکھائے۔ پانی پت کے معرکوں میں مزے چکھائے۔۔۔۔۔ اب

www.novelsclubb.com

کشمیر کے چند مٹھی بھر مجاہد تمہیں بتا رہے ہیں۔ ہمارے اندر توحید کا رسالت کا نور ہے۔ پاکستان کی حکومت سن لے پاکستان میں امریکہ کے گشت کرتے سیاست دان سن لیں۔۔۔۔ "اگر تم یہ یہ چاہتے ہو کہ پاکستان میں جنسی آوارگی پھیلا کر لڑکوں اور لڑکیوں کو ٹی۔وی کے ذریعے سوشل میڈیا کے ذریعے بدمست بنا کر زنا عام کر دیں گے اور اس پاک وطن کے مسلمانوں کے سینوں سے ایمان نکل جائے گا۔ تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ یہ مسلمان قوم ہے۔ یہ پاکستانی قوم بے عمل تو ہو سکتی ہے۔ بے نماز تو ہو سکتی ہے۔ بے روزہ تو ہو سکتی ہے لیکن اس قوم کے سینوں میں توحید کا نور، رسالت کا نور، قرآن کا نور، قرآن کی عظمت، ختم نبوت پہ پہرا داری کا جذبہ آج بھی زندہ ہے۔

امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر والو سن لو۔۔۔۔ تم یہ کہتے ہو کہ "ہم پاکستان کو بے دین، سیکولر اسٹیٹ بنا کے چھوڑیں گے۔

ہمیں قسم ہے عزتِ خدا کی۔۔۔۔۔اور ہمیں قسم ہے رسالت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی۔۔۔۔۔اور ہمیں قسم ہے عظمتِ قرآن کی۔۔۔۔۔جب تک پاکستان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بھی غلام زندہ ہے۔ یہاں لادینی نظام نہیں آسکتا۔

"نہ گھبراؤ مسلمانو خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے
یہ کافر کیا سمجھتے ہیں جو ہم سے روز الجھتے ہیں
ابھی تو کربلا کا آخری میدان باقی ہے"

آج بھی پاکستان کی مائیں بہنیں بیٹیاں غیرت والی موجود ہیں۔۔۔۔۔آج بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی لونڈیاں اس ملک میں موجود ہیں۔ آج بھی حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے غلام موجود ہیں۔ آج بھی علی اصغر کے نام پر گردنیں کٹانے والے موجود ہیں۔

کافرو!۔۔۔۔۔۔۔اس پاک وطن میں تمہیں سر جھکانے والے کم ملیں گے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ہر دیوانہ سر کٹانے والا ملے گا۔ میں اپنی مسلمان بہنوں کو پیغام دینا چاہتی ہوں۔ قرآن کی تلاوت، قرآن کی دعوت کو عام کرو، قرآن کو اپنے بچوں اپنے شوہروں اپنے بھائیوں کے دلوں کی بہار بنائیں۔ پہلا قدم آپ نے اٹھانا ہے۔ قرآن ایسے ناپڑھیں کہ اوپر سے بہہ جائے۔ قرآن فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح پڑھیں اور سنیں کہ دل میں اتر جائے! آمین یارب العالمین

مسلمان قوم آج بھی یہ اعلان کرتی ہے!

"ہے قولِ نبی ﷺ قول خدا فرمان نہ بدلا جائے گا

بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا"

www.novelsclubb.com

کائنات ارشد

محترمہ کا نام کائنات ارشد ہے۔ان کا تعلق سرگودھا کے شہر بھلوال سے ہے۔یہ تقریباً 8 سال سے تعلیم تربیت کے شعبے سے منسلک ہیں۔پانچ سال سے دین سیکھنے سکھانے کا کام کر رہی ہیں۔الھدی انسٹیٹیوٹ سے منسلک ہیں۔ قلم تھامنے کا مقصد دین کی اشاعت اور رب کائنات کی محبت کی طرف لوگوں کو راغب کرنا ہے اپنی آواز لوگوں تک پہنچانے کے لیے قلم کو تھاما اور لکھنا شروع کیا،سب تعریف بڑائی والے رب کریم کی ذات کے لیے،یہ پاکستان کے مختلف اخبارات میں لکھ چکی ہیں اور یوتھ کے لیے موٹیوشن لکھتی ہیں اسکے علاوہ دیگر میگزین کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ان کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو دینِ حق کی پہچان کروائیں اور رب تعالی کی محبت سے آشنا کروا سکیں۔اگر ان کا لکھا اک لفظ کسی اک انسان کے دل تو بدلے گا، قلم کی روشنی سے کوئی تو دین کی طرف آئے گا تو لکھنے کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

www.novelsclubb.com

ناموس رسالت

ہم ناموسِ رسالت ﷺ کی اصطلاح فارسی معنی کے اعتبار سے استعمال کرتے ہیں' اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی عصمت' عزت' حُرمت' آبرو اور نیک نامی ہے' اسی طرح تمام مقدّساتِ دین کی حرمت کے لیے ناموس کا کلمہ استعمال ہوتا ہے' جیسے ناموسِ اُلوہیت' ناموسِ قرآنِ کریم اور ناموسِ دینِ مبین وغیرہ۔

سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ تمام انسانیت کے لئے رحمت بن کر آئے۔ آپ ﷺ رب کی شان بن کر آئے۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ تو چلتا پھرتا قرآن تھی، آپ ﷺ کی عزت، عظمت اور محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا،

ہے اور آپ ﷺ کے گستاخوں کا مُنہ توڑنا سُنتِ الٰہی ہے۔ اللہ پاک نے کلامِ الٰہی میں تمام مجرموں کی سزائیں بیان کی ہیں جن میں سب سے زیادہ سخت وعید و قلی سزا گستاخِ رسول ﷺ کی ہے۔ اس کے متعلق قرآنِ مجید نے کبھی فرمایا، زَنِیۡمٍ (سورہ القلم آیت نمبر 13) یعنی ''بدکاری کی پیداوار'' اور کبھی فرمایا، اَبۡتَرُ ۚ (سورہ الکوثر آیت نمبر 3) یعنی خیر سے کٹا ہوا اور محروم اور کبھی فرمایا تَبَّتۡ یَدَاۤ، تباہ ہو جائیں اسکے دونوں ہاتھ اور کبھی فرمایا۔ ''لَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَہُمۡ'' اللہ (سورہ التوبہ آیت نمبر 80) انہیں ہر گز نہ بخشے گا۔ قرآنِ پاک کو پڑھنے، اور سی کرنے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ سب سے پہلی جس ذات نے حضرت محمد ﷺ کی ناموس پر پہرہ دیا وہ ذاتِ اقدس اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہیں

دو معنی ہوں اچھا اور برا اور لفظ بولنے میں اِس بُرے معنی کی طرف بھی ذہن جاتا ہو تو وہ بھی اللہ اور اُس کے

رسول ﷺ کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔اِس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر میں اچھے الفاظ کا چُناؤ کرنا نہ صرف اللہ پاک نے اہلِ ایمان کو سیکھایا ہے،بلکہ خود اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس و بابرکت کے بارے میں اعلیٰ الفاظ کا استعمال کر کے بتا دیا کہ سب شانیں میرے محمد کی ہیں۔۔

آئیں ہم یکجان ہو کر عزم کرتے ہیں کہ حرمت رسول پہ ہم قلم اٹھائیں گے جو چھوڑنا پڑا چھوڑیں گے، ہمیں اپنے ناموس کی حفاظت مرتے دم تک کرتے رہنا ہے کیونکہ کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کے وہ نبی کریم صلی علی علیہ وسلم کو اپنی جان، اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنے مال اور اپنی ہر چیز سے زیادہ محبوب نہ سمجھ لے،

آج کے پُر فتن دور میں چاہیے کہ تحفظ ناموس رسالت کے لیے کھڑے ہوں۔اگر ہم ہدایت کے طلبگار ہیں تو ہمیں اپنے طور پر مکمل طور پر ناموس رسالت کے دشمنوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہو گا۔یہ ہم امت مسلمہ کی اولین ذمہ داری ہے،

www.novelsclubb.com

ناموس رسالت پہ بآواز بلند ہو جاؤ

منافقت سے نکلو امت محمدی کے ترجمان ہو جاؤ

شگفتہ اعجاز

محترمہ کا نام شگفتہ اعجاز ہے۔ یہ پنجاب کے شہر جہانیاں سے تعلق رکھتی ہیں۔ بی ایس انگلش کی طالبہ ہیں۔ یہ کالم نگار اور افسانہ نگار ہیں۔ انہوں نے ستمبر 2022 میں لکھنے کا اغاز کیا، ادب سے تو انہیں بچپن سے ہی بے حد لگاؤ تھا لیکن جب لکھنا شروع کیا تو قلم بہت خوبصورتی سے رواں ہوتا چلا گیا۔ انہوں نے اب تک پاکستان کے مختلف نیوز پیپرز، میگزینز اور ڈائجسٹ میں لکھا ہے۔ انڈیا کی 40 سے زائد انتھالوجی کتابوں میں کو-آتھر کے طور پر لکھ چکی ہیں، اور وہاں کی دو کتابوں "فیتھ ان لو اور ٹرو فرینڈ شپ" کی کمپائلر ہیں۔ شاعری لکھنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ اور وقتاً فوقتاً غزل یا شعر لکھتی رہتی ہیں۔ ایک ناول لڑکی ست رنگی لکھ رہی ہیں جو ان شاءاللہ جلد منظر عام پر آجائے گا۔ یہ ایک بہت اچھی گرافک ڈیزائنر بھی ہیں۔

ان کے لکھنے کا مقصد لوگوں کی رہنمائی کرنا ہے، حق اور سچ لکھنا ہے۔ یہ چاہتی ہیں کہ ان کے قلم سے ایسے الفاظ لکھے جائیں جو ہر پڑھنے والے پر اثر رکھیں اور ان کے قارئین ان الفاظ سے کچھ نہ کچھ ضرور سیکھیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرز زندگی"

www.novelsclubb.com

نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدﷺ کی زندگی اس دنیا میں موجود ہر شعبے کے لوگوں کے لیے اسوہ کامل کا درجہ رکھتی ہے۔

چاہے کوئی استاد ہو یا شاگرد، کوئی لیڈر ہو یا رعایا، اس دنیا کا کوئی بھی انسان ہو ان سب کے لیے آپ ﷺ کی زندگی ایک کامل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ سارے جہان کے لیے رحمت ہیں۔ آپ ﷺ اخلاق و آداب کا اعلی معیار رکھتے تھے۔ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کے ذریعے دین اسلام کی تکمیل ہی نہیں بلکہ نبوت کے سلسلہ کو بھی آپ ﷺ کی ذات اقدس پے ختم کر کے سیرت انسانیت کی بھی تکمیل فرما دی۔ آپ ﷺ کی

سیرت اس قدر وسیع عنوان ہے کہ اس پر ہزاروں کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔آپ ﷺ کی زندگی انتہائی سادہ تھی اور ان کی یہ زندگی دوسرے انسانوں کو بھی سادگی اپنانے کا درس دیتی ہے۔اگر آپ ﷺ کی زندگی کو بیان کرنے لگیں تو مثالیں ختم ہی نہ ہوں۔

اللہ پاک نے نبی ﷺ کے ہاتھ میں سارے عرب کی حکومت تھمادی تھی۔لیکن آپ ﷺ میں ذرا بھی غرور اور گھمنڈ نہ تھا۔چھوٹا ہو یا بڑا، ہمیشہ سلام میں پہل کرتے تھے۔غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیتے تھے۔اور غریب سے غریب آدمی کی بھی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔خچر اور گدھے پر بھی خوشی سے سفر کرلیتے۔صحابہ کرام کے ساتھ اس قدر گھل مل جاتے تھے کہ مجلس میں میں اگر کوئی اجنبی شخص آجاتا تو آسانی سے آپ ﷺ کو پہچان نہ پاتا۔

آپ ﷺ اپنا ہر کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔حتیٰ کے جانوروں کو چارا بھی خود ڈالتے تھے۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ "رسول پاک ﷺ حج کے لیے گئے تو میں نے دیکھا کہ جو چادر آپ ﷺ نے اوڑھ رکھی ہے اس کی قیمت چار درہم سے زیادہ نہ تھی۔ایک دن دو صحابہ آپ ﷺ کے گھر گئے کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ خود اپنے مکان کی مرمت کررہے تھے۔وہ بھی آپ ﷺ کا ہاتھ بٹانے لگے،جب کام ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے دونوں کو بہت دعائیں دیں۔

آپ ﷺ کھانے میں بھی بلکل سادہ غذا کھاتے اور کھانے کے معاملے میں یہ دعا فرماتے: اے اللہ آل محمد کے رزق کو بقدر زیست بنا نیز جب آپ ﷺ کے لیے پہاڑوں کو سونا بنانے کی پیشکش کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے رب! میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں اور دوسرے دن بھوکا رہوں تاکہ جب کھاؤں تو تیرا شکر ادا کروں،اور جب بھوکا رہوں تو آپ کی جانب گریہ وزاری میں لگا

رہوں (مشکوۃ)۔

آپ ﷺ کی اس طرز عمل کا نتیجہ یہ تھا کہ صحابہ کرام بھی اس طرزِ عمل کو اپنانے میں کوشاں رہتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زندگی کو ہر لحاظ سے آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق بسر کریں۔ اگر ہر انسان آپ کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزارے تو کامیاب ہو جائے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن واحادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

www.novelsclubb.com